روشنی

www.KitaboSunnat.com

حاجی محمد ابراہیم

مہتمم

جامع مسجد مبارک اہل حدیث

گلی نمبر ۶۰ - شیر شاہ روڈ، نصیر آباد

شالامار ٹاؤن لاہور

۲۸۱

م-ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اعتذار

زیر نظر کتاب میں راقم نے قرآن و حدیث کی رو سے مندرجات کو نہایت احتیاط سے رقم کرنے کی کوشش کی ہے' تاہم انسانی کوشش میں سہو کا امکان بہر صورت موجود رہتا ہے۔ اگر قارئین کو کسی مقام پر کوئی غلطی نظر آئے تو راقم کو عنداللہ معذور سمجھتے ہوئے درگزر فرمائیں۔ شکریہ!

طالب دعا

حاجی محمد ابراہیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روشنی

حاجی محمد ابراہیم

مہتمم

جامع مسجد مبارک اہل حدیث

گلی نمبر ۶۰ - شیر شاہ روڈ، نصیر آباد

شالامار ٹاؤن لاہور

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحقِ مولف محفوظ

بار اول	:	مئی ۱۹۹۸ء
تعداد	:	۵۰۰
تالیف	:	حاجی محمد ابراہیم
پرنٹرز	:	الاہمیت پرنٹرز، لاہور
کمپوزنگ	:	اشراق کمپوزنگ سنٹر، لاہور
قیمت	:	50.00 روپے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

ان کے نام

جنہوں نے دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ میں اپنے جان و مال کی پروا نہ کی اور اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے اپنی قیمتی سے قیمتی متاع کو اللہ کی راہ میں قربان کر دیا

حاجی محمد ابراہیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

حاجی محمد ابراہیم حفظہ اللہ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے اہل حدیث اکابر علماء کرام سے براہ راست فیض حاصل کیا۔ ان کی مجالس میں بیٹھے' ان کے درس و وعظ سنے' ان کے اپنے ہم عصر علماء کے ساتھ مناظرے دیکھے اور ان مناظروں میں علمائے اہل حدیث نے اپنے مد مقابل کو کس طرح پچھاڑا' یہ سب باتیں حاجی صاحب موصوف کے ذہن پر نقش ہیں۔ چونکہ حاجی صاحب اپنے تجربات اور مشاہدات کی روشنی میں ایک چلتی پھرتی کتاب ہیں' لہٰذا انہوں نے اپنے حافظے میں محفوظ باتوں کو کاغذ پر منعکس کروانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ میں نے پرزور تائید کی اور عرض کیا کہ آپ کے ذہن کے مخفی ہیرے قرطاس و قلم کی زینت بننے چاہئیں۔ موصوف پہلے ہی تیار تھے اور میری بات نے مہمیز کا کام دیا اور حاجی صاحب اپنے ذہن کے کونوں کھدروں سے صحیح اسلامی واقعات نقل کروانے لگے۔

محترم حاجی صاحب امرتسر کے قریب بل خورد نامی گاؤں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیسویں صدی کے اوائل میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم امرتسر میں ہی حاصل کی۔ اوائل عمر سے ہی خداداد صلاحیتوں کی بنا پر اصلاحی، تعمیری اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ امرتسر میں سکھوں کے ساتھ مل کر امن کمیٹی بنائی جس کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ دینی ذوق کے پیش نظر سالانہ کانفرنس کا انعقاد ان کا شروع سے مشغلہ رہا ہے جن میں کبار علمائے کرام کو دعوت خطاب دی جاتی۔ فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، سید محمد داود غزنویؒ، روپڑی خاندان کے سرخیل حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ اور مولانا محمد اسماعیل روپڑیؒ، حافظ عبدالقادر روپڑی حفظہ اللہ، مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ، سید عبدالغنی شاہ صاحبؒ، مولانا محمد صدیق فیصل آبادیؒ، مولانا محمد صدیق آف سرگودھا، مولانا محمد اسماعیل ذبیحؒ، مولانا محمد رفیق مدنپوریؒ اور دیگر علمائے اہل حدیث کی میزبانی کا انہیں شرف حاصل رہا ہے اور علم کے ان سمندروں سے حاجی صاحب اکتساب فیض کرتے رہے ہیں۔ تقسیم ہند کے بعد حاجی محمد ابراہیم صاحب چونیاں شہر میں منتقل ہو گئے۔ وہاں پر اہل حدیث کی صرف ایک مسجد تھی لہذا آپ نے چونیاں میں دوسری مسجد کی بنیاد رکھی اور اسے مکمل کروایا۔ اپنے ذوق کی تسکین کے لیے یہاں بھی سالانہ کانفرنس کا آغاز کیا۔ امرتسر میں قیام کے دوران مسلم لیگ میں شامل رہے۔ پاکستان آکر بھی یہ فریضہ ادا کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے۔ چونیاں شہر میں سالانہ کانفرنس کے موقع پر سید محمد داؤد غزنوی، مولانا معین الدین لکھوی حفظ اللہ، مولانا محمد ابراہیم خادم مرحوم، مولانا علی محمد صمصامؒ اور سعید الفتؒ نے شرکت فرمائی۔ حاجی صاحب شاعروں کا کلام سن سن کر خود بھی پنجابی زبان میں طبع آزمائی کرنے لگے۔ ان کا یہ کلام ایک مختصر کتابچے کی صورت میں الگ شائع ہو رہا ہے۔

نصیر آباد میں قیام پذیر ہونے کے بعد انہوں نے وہاں بھی ایک مسجد تعمیر کروائی اور تا حال اس کی کمیٹی کے صدر ہیں۔ اور وہاں سالانہ کانفرنسوں کا بھی اہتمام فرماتے رہتے ہیں۔ یہیں پر آپ کو بزرگ رہنما اور شاعر اسلام جناب علیم ناصری صاحب کی رفاقت حاصل ہے۔ اللہ کریم ان بزرگوں کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے، آمین!

حاجی صاحب نے تجارت کے پیشے کو اختیار کیا۔ دوبار حج کی سعادت حاصل کی اور تین بار عمرے پر جانے کا شرف حاصل ہوا۔ اب بھی بڑھاپے کے عالم میں خدمت خلق کے جذبے سے سرشار ہیں اور ہر وقت اللہ کی مخلوق کی بھلائی میں مشغول رہتے ہیں۔ اللہ کریم ان کی اس سعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور آخرت کے لیے ذخیرہ بنائے۔ آمین!

عبد الرحمٰن لدھیانوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دعا کیسے قبول ہوتی ہے

حضور سرور کائنات فخر موجودات سرکار دو عالم خاتم النبین شفیع المذنبین رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں ایک صحابی نے عرض کی یارسول اللہ دعا فرمایئے کہ جو میں دعا مانگوں قبول ہو جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حلال روزی کمانے والے کی دعا قبول ہوتی ہے محض ہاتھ پھیلا دینے سے قبول نہیں ہوتی جو شخص حلال و حرام میں فرق نہیں کرتا اس کی سنتیں فرائض اور اس کے صدقات بھی قبول نہیں کیے جاتے۔

اگر کوئی شخص دس درہم کا کپڑا خریدتا ہے اور دس درہموں میں صرف ایک درہم حرام کا ملا دیتا ہے تو جب تک وہ کپڑا اس کے جسم پر رہے گا۔ اس کی دعا قبول نہیں ہوگی۔

جو لوگ اس بات کی پروا نہیں کرتے کہ چیز کہاں سے آئی ہے اور کیونکر آئی ہے انہیں حق تعالیٰ بھی دوزخ میں ڈالتے وقت کچھ پرواہ نہیں کرے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو حرام سے پرہیز کرتے ہیں۔ مجھے قیامت کے دن ان سے حساب لیتے شرم آئے گی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ نمازیں پڑھو کہ تمہاری پیٹھ خم کھا جائے اتنے روزے رکھو کہ سوکھ کر کانٹا ہو جاؤ۔ ان عبادتوں سے خاک نتیجہ نہیں نکلے گا۔ اگر حلال حرام کا دھیان نہیں رکھو گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غیب کے علم کو اللہ رب العزت کے سوا کوئی نہیں جانتا نبی اکرم ﷺ عمرہ کی غرض سے چودہ سو صحابہ کرامؓ کو ساتھ لے کر مدینہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جب آپ مقام حدیبیہ پر پہنچے تو آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مکہ روانہ کیا کہ تم وہاں جا کر حالات کا جائزہ لو جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مکہ پہنچے تو مشرکین نے آپ کے آنے کے متعلق دریافت کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم عمرہ کرنے آئے ہیں۔ مشرکین نے کہا کہ صرف آپ عمرہ کر سکتے ہیں اور کسی کو اجازت نہیں دیتے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا' کہ جب تک نبی کریم ﷺ عمرہ نہیں کریں گے میں بھی عمرہ نہیں کروں گا تو یہ افواہ پھیل گئی کہ حضرت عثمان شہید کر دیئے ہیں۔ یہ خبر جب آپ ﷺ تک پہنچی تو آپ کے دل میں غصے کی لہر دوڑ گئی تو پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک درخت کے نیچے تمام صحابہؓ سے بیعت لی کہ میں حضرت عثمان کا قصاص لینا چاہتا ہوں۔ جسے بیعت رضوان کہتے ہیں۔ اگر نبی کریم ﷺ کو غیب کا علم ہوتا تو آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص کے لیے صحابہؓ سے بیعت نہ لیتے۔ یعنی بیعت کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا کچھ عرصے کے بعد نبی اکرم ﷺ کو خبر ملی کہ حضرت عثمان کو شہید نہیں کیا گیا۔ بلکہ وہ حیات ہیں تو مکہ کے مشرکین حدیبیہ کے مقام پر جمع ہوئے مشرکین نے کہا آپ ﷺ جنگ کے ارادے سے آئے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے کہا کہ ہم جنگ کے لیے نہیں آئے بلکہ عمرہ کے لیے آئے ہیں اور ہمارے ساتھ قربانی کے جانور بھی ہیں۔ مشرکین نے کہا آپ اس سال عمرہ نہیں کر سکتے واپس لوٹ جائیں اور آئندہ سال آ کر عمرہ کریں یہ پہلی شرط تھی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی ہمارا آدمی مدینے چلا جائے تو ہم واپس لے سکتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اگر کوئی آدمی آپ ﷺ کا مکہ میں آگیا۔ ہم واپس نہیں کریں گے۔ آپ ﷺ نے اس شرط کو بھی قبول کر لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ کیوں اس شرط کو قبول کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ شرط ہمارے خلاف ہے۔ کیا آپ اللہ کے رسول نہیں ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ میری صلح مبین ہے آپ اس کو نہیں جانتے۔ اس کے علاوہ مشرکین نے کہا ایک معاہدہ لکھا جائے تاکہ ہم آپ پابند رہیں آپ نے حضرت علی کو حکم دیا کہ معاہدہ لکھو جب حضرت علی نے لکھا یہ معاہدہ جناب محمد رسول اللہ کی طرف سے ہے تو مشرکین نے اعتراض کیا ہم آپ کو اللہ کا رسول نہیں مانتے اگر رسول مانتے تو پھر ہمارا جھگڑا ہی کیا ہے حضرت علی کو آپ نے حکم دیا کہ جہاں میرا نام محمد رسول اللہ لکھا ہے وہاں سے مٹا دو تو حضرت علی نے کہا کہ میں آپ کے نام کو نہیں مٹا سکتا کیونکہ میں آپ کو رسول مانتا ہوں تو حضرت محمد رسول اللہ نے فرمایا کہ جہاں میرا نام لکھا ہے مجھے بتا دو میں اس کو مٹاؤں گا کیونکہ میں امی ہوں اگر نبی اکرم کو غیب کا علم ہوتا تو یہ تمام واقعہ پیش کیوں آتا میں اس لیے لکھ رہا ہوں کہ جو بھی شخص اس کو پڑھے اس پر غور کرے۔

نبی پاک ﷺ نے ایک دن طائف جانے کا ارادہ کیا اور نیت یہ تھی کہ وہ بڑے باوقار لوگ ہیں اور صاحب عقل لوگ ہیں میں ان کو وہاں جا کر دین کی تبلیغ کروں گا اور اللہ تعالےٰ کے احکامات کو ان پر واضح کروں گا ہوسکتا ہے کہ وہ ایمان لے آئیں لیکن جب نبی نبی اکرم ﷺ طائف میں پہنچے تو آپ نے اپنا تعارف کروایا کہ میں اللہ کا رسول محمد ہوں۔ عبد اللہ بیٹا ہوں۔ قریشی خاندان سے تعلق رکھتا ہوں اور مکہ کا رہنے والا ہوں۔ کہا کہ اللہ نے مجھے رسول منتخب کیا ہے میں اپنی جانب سے کوئی بات نہیں کرتا جب تک اللہ کی طرف سے جبریل امین میرے پاس کوئی حکم لے کر نہ آئے اس کے بعد نبی اکرم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحید کی دعوت دی اور شرک کا رد کیا اور اللہ تعالےٰ کی تمام صفات بیان کیں اور فرمایا کہ مجھ سے پہلے کئی پیغمبر بھی آئے وہ اپنی شریعت لے کر آئے وہ سب منسوخ ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ میں آخری رسول ہوں' میرے بعد کوئی نبی یا رسول نہ ہوگا۔ جب آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی جو کہ سورہ فاتحہ میں موجود ہے' ایاک نعبد ایاک نستعین یعنی اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت مت کرو اور جو بھی حاجت ہو اللہ سے مانگو کیونکہ اللہ سمیع البصیر ہے جب یہ بات طائف والوں نے سنی اور اس پر غور کرنے لگے پھر انہوں نے کہا کہ یہ باتیں ناممکن ہیں' ایسا کیونکر ہونے لگا لوگوں نے آپ کو مجنوں اور دیوانے کا خطاب دیا اور طائف کی بستی میں ایک انقلاب برپا ہو گیا بہت سے نبی کریم کے پاس جمع ہو گئے اور پتھر مارنے لگے' پتھر لگنے کی وجہ سے آپ کے بدن سے خون بہنے لگا آپ کے نعلین خون سے بھر گئے آپ اس تکلیف کی وجہ سے ایک باغ کے کنارے بیٹھ گئے پھر اٹھنے کی ہمت نہ رہی ایک فرشتہ حاضر ہوا اور آکر سلام عرض کیا کہا کہ اگر آپ حکم کریں تو میں ان دونوں پہاڑوں کو ٹکرا کر اس بستی کو ملیا میٹ کردوں آپ نے جواب دیا کہ میں اس وجہ سے دنیا میں نہیں بھیجا گیا میں تو دنیا میں رحمت للعالمین بن کر آیا ہوں ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں کی اولاد ایمان لے آئے اور میرا مقصد پورا ہو جائے اگر نبی کریم کو غیب کا علم ہوتا تو آپ طائف میں تشریف نہ لے جاتے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عالم الغیب اللہ کی ذات کے سوا اور کوئی نہیں۔

جب جنگ بدر ہوئی تو مکے کے مشرکین کافی تعداد میں جمع ہو کر مقام بدر پر پہنچے تو آپ کو مدینے میں خبر پہنچی کہ مکہ کے مشرکین جنگ کے لیے مقام بدر پر پہنچ کر آپ کو چیلنج کر رہے ہیں یہ بات سن کر آپ بہت فکر مند ہوئے اور صحابہ کرام کو جمع کیا اور حالات سے آگاہ کیا صحابہ کرامؓ نے لبیک کہا' ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاضر ہیں۔ مسلمانوں کی کل تعداد تین سو تیرہ تھی جنگ کے لیے سواریاں اور ہتھیار بہت کم تھے بہرحال آپ ﷺ اللہ کی ذات پر بھروسہ کر کے مقام بدر پر تشریف لے گئے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر اپنے پروردگار سے دعا کر رہے تھے اے اللہ ہم تعداد میں قلیل ہیں اور ہم ہر لحاظ سے کمزور ہیں ہم آپ کی مدد چاہتے ہیں اگر آپ نے ہماری مدد نہ کی تو آپ کا نام لینے والا کوئی نہ رہے گا آپ کے کندھوں پر ایک چادر تھی وہ نیچے گر گئی تو حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کی اے اللہ کے نبی یقین ہے کہ اللہ آپ کی دعا کو رد نہیں کریں گے۔ آپ ایک اونچی جگہ پر تشریف فرما تھے اور مشرکین ایک نیچی جگہ پر خیمہ زن تھے۔ اچانک بارش ہوئی اور ان کا بہت سا نقصان ہوا اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑا اور اللہ نے وعدہ کیا کہ میں فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔ جنگ شروع ہوئی اس جنگ میں ۷۰ مشرکین مارے گئے اور ستر قیدی بنا لیے گئے آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا کہ ان قیدیوں سے کیا سلوک کیا جائے۔ فیصلہ ہوا کہ ان سے فدیہ لے کر ان کو چھوڑ دیا جائے۔ اس سے جو مال حاصل ہوگا اس کا سامان خریدیں گے ان قیدیوں میں آپ کے چچا بھی تھے اور آپ ﷺ کے داماد حضرت ابوالعاص بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش بیٹھے یہ سارا واقعہ سن رہے تھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ تمہاری کیا رائے ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ جو میرے رشتہ دار ہیں وہ میرے حوالے کر دیں جو علی رضی اللہ عنہ کے اور جو جو کسی کا رشتہ دار ہے وہ ان کے حوالے کر دیا جائے اور ان سب کو قتل کر دیا جائے تاکہ آئندہ کے لیے یہ فتنہ ختم کر دیا جائے تو نبی کریم ﷺ نے یہ بات سن کر کہا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بات ارشاد فرمائی کہ میرا ارادہ بھی وہی تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تھا یہ آپ ﷺ کو لائق نہ تھا کہ دنیا کا مال لے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر ان کو چھوڑ دیتے میرے علم میں تھا کہ میرے رسول سے ایسی لغزش ہو گی تو میں نے پہلے ہی معاف کر دیا ہے۔ اگر معاف نہ کیا ہوتا تو آپ ﷺ کو آج اس وجہ سے تکلیف برداشت کرنی پڑتی۔ اگر نبی کریم ﷺ عالم الغیب ہوتے تو آپ ﷺ فدیہ لے کر مشرکین کو نہ چھوڑتے اور یہ واقعہ پیش نہ آتا۔

خود دار کا سر کٹ تو سکتا ہے' جھک نہیں سکتا

ایک خوددار شخص کا واقعہ لکھ رہا ہوں اس کا نام عبداللہ بن زبیر اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا داماد تھا۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی دو بیٹیوں کا ذکر ہے' اسماء اور عائشہ رضی اللہ عنہا اسماء زبیر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں تھیں۔

جب حالات نے پلٹا کھایا تو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ ایک تحریک چلی اس میں عبداللہ نے حصہ لیا۔

یہ تحریک مخالفین کی طرف سے تھی۔ جب مخالف کامیاب ہو گئے۔ حضرت عبداللہ کے وارنٹ جاری ہو گئے۔ عبداللہ اپنی والدہ سے ملنے آئے سلام پیش کیا والدہ کی نظر ختم ہو چکی تھی اس لیے انہوں نے عبداللہ کی آواز سن کر کہا کہ آج آپ کی آواز میں وہ پیار نہیں کیا بات ہے۔ عبداللہ نے عرض کی۔ مخالف کامیاب ہو گئے اور میرے وارنٹ گرفتاری جاری ہو گئے۔ اس لیے آیا ہوں کہ شاید پھر موقعہ نہ ملے۔

والدہ نے پوچھا آپ مخالفت پر تھے یا آپ حق پر' آپ نے کہا ہم حق پر تھے۔ والدہ نے کہا تشریف لے جائیں کیونکہ حق پر رہنے والوں کو تکلیف آتی رہتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبد اللہ کو گرفتار کرکے سرعام ایک درخت کے ساتھ پھانسی دے دی اور سات روز تک لاش درخت کے ساتھ لٹکتی رہی عبد اللہ کی والدہ کو بلا کر درخت کے نیچے کھڑا کر دیا۔ والدہ نے کہا اس سواری سے سوار کو کب ظلم نیچے اتارے گا مخالف نے کہا اے اماں عبد اللہ نے ہماری مخالفت کی اور ہم نے اس کی دنیا اجاڑ دی اماں نے جواب دیا اے ظالم تو حقیقت کو نہیں سمجھ سکا، تو نے میرے بیٹے کی دنیا خراب کر دی اور اس نے تمہاری آخرت خراب کر دی۔

پڑھنے والے غور کریں کہ دنیا کس کی خراب ہوئی اور آخرت کس کی خراب ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان کیا کہ میں اللہ کا رسول ہوں جبریل میرے پاس تشریف لاتے ہیں اللہ کے حکم کے مطابق میں بات کرتا ہوں جب مکہ میں اس بات کا چرچا ہونے لگا اور انقلاب بپا ہو گیا آپ کے خاندان والوں نے اور دوسرے لوگوں سے مل کر آپ کی مخالفت کی مکہ کے چودھری اور وڈیرے لوگوں نے آپ کے سامنے بہت باتیں کیں کہ آپ نے ان باتوں سے رک جائیں اور اپنی دعوت بند کر دیں لیکن آپ نے کسی کی بات پر لبیک نہ کہا آپ نے مسلمانوں کو کہا کہ اپنے ایمان کو محفوظ رکھتے ہوئے لوگوں کی شرراتوں سے بچ جاؤ اور جو بھی کہیں جانا چاہتا ہے وہ چلا جائے اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا اے نبی آپ یہاں سے ہجرت کر جائیں یہ میرا آپ کو حکم ہے مختصریہ کہ آپ مکہ چھوڑ کر مدینہ تشریف لے گئے کچھ مسلمانوں کے آدمی حبشہ شہر میں چلے گئے وہاں نجاشی نامی بادشاہ کے پاس مقیم ہو گئے اور عیسائی بادشاہ تھا انجیل پر ایمان رکھتا تھا چند دنوں کے بعد مکہ کے مشرکین نے نجاشی کو ان مسلمانوں کے بارے میں بھڑکایا انہوں نے کہا کہ یہ مسلمان باغی قسم کے لوگ ہیں جو آپ کے پاس آئے ہیں ان کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ذہن اچھا نہیں ہے۔

نجاشی نے مسلمانوں کو بلا کر استفسار کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے مسلمانوں نے بادشاہ کی بات کا جواب دینے کے لیے حضرت جعفرؓ طیار کو تیار کیا حضرت جعفرؓ طیار نے دربار میں کھڑے ہو کر سورہ مریم کی تلاوت شروع کی نجاشی چونکہ عربی سمجھتا تھا سورہ مریم کی آیات سن کر اس کی آنکھوں میں آنسو بہنے لگے حتی کہ اس کی داڑھی تر ہو گئی نجاشی نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں سے کہا کہ تم میرے شہر میں امن سے رہو اور مشرکین کو حکم دیا کہ تم میرے شہر سے نکل جاؤ۔ مشرکین بڑے ذلیل و رسوا ہو کر مکہ واپس چلے گئے۔ مسلمانوں کے قافلے میں ابوسفیان کی بیٹی ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کا شوہر بھی تھے ام حبیبہ کے خاوند نے اس کہ کہا کہ میں اپنے شہر مکہ جارہا ہوں اور اپنے دین پر واپس پلٹ رہا ہوں آپ کا کیا خیال ہے اس نے جواب دیا کہ جب میں گھر سے چلی تھی اپنے سردار باپ کی عزت و وقار کو ختم کر کے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہوئے گھر سے نکلی تھی میری طرف سے آپ کو اجازت ہے آپ جا سکتے ہیں۔

جب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سارے واقعہ کا علم ہوا تو آپ نے نجاشی کے نام ایک خط لکھا خط کا مضمون یہ تھا کہ جب کوئی اپنے دین سے نکل جاتا ہے تو اس کا نکاح شرعی لحاظ سے فسخ ہو جاتا ہے (آپ نے فرمایا) کہ ام حبیبہ سے پوچھو کہ وہ میرے (محمدؐ) کے ساتھ نکاح کا ارادہ رکھتی ہیں اگر پروگرام ہے تو آپ ولی بن کر میرا اس کے ساتھ نکاح کر دیں اور کسی اچھے آدمی کے ساتھ اس کو میرے پاس بھیج دیں اس شرط پر ام حبیبہ سے مشورہ کیا گیا ام حبیبہ نے اس شرط کو قبول کر لیا اور نجاشی نے ولائت کے فرائض سر انجام دیتے ہوئے ام حبیبہ کا نکاح نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا اور اس کو قافلے کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف بھیج دیا واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لایعلمون' اللہ تعالیٰ اپنے امر پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں اگر جانتے ہوتے تو یوسف علیہ السلام کے بھائی آپ کو کنویں میں نہ ڈالتے۔ کنویں میں ڈالنا ہی یوسف علیہ السلام کی کامیابی تھی بھائیوں کو اگر اس بات کا علم ہوتا کہ آخر کار ہمیں ایک دن ذلیل ہونا ہے اور شرمندگی اٹھانی پڑنی ہے تو وہ یوسف علیہ السلام کو قتل کر دیتے لیکن کنویں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ پھینکتے کنویں میں ڈالنے سے پہلے مشورہ کیا کہ باپ کو کیسے مطمئن کیا جائے۔ مشورہ طے پایا کہ اس کی قمیض اتار کر کسی جانور کے خون سے رنگ لیتے ہیں اس سے باپ کو مطمئن کر دیں گے کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے جب کنویں میں ڈال دیا تو دل کو اطمینان و سکون ہوا۔ اب ایک نیا پروگرام تیار ہوا کہ تھوڑی دیر سورج غروب ہونے کا انتظار کرو جب شہر میں داخل ہوئے یہ بھائی اونچی اونچی رو رہے تھے اور شور مچا رہے تھے۔ لوگوں نے پوچھا کہ کیوں رو رہے ہو ہر شخص کو یہ جواب دیتے کہ یوسف کو بھڑیا کھا گیا حتی کہ باپ کی خدمت میں کھڑے ہو کر سلام کیا اور خاموش ہو گئے باپ نے پوچھا کہ کیا بات ہے' خاموش کیوں ہو سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہماری غفلت کی وجہ سے یوسف کو بھیڑیا کھا گیا۔ باپ نے کہا عفلت کی تھی کہنے لگے یوسف کو سامان کے پاس چھوڑ کر ہم شکار کو نکل گئے واپس آئے تو یوسف کو بھیڑیا کھا گیا تھا یہ بات سن کر باپ نہایت حیران ہوا اور اللہ تعالے کی طرف رجوع کیا اس کے بیٹے یہودہ نے باپ سے کہا کہ اگر آپ کو یقین نہیں آتا تو اس قمیض کی طرف دیکھ لیں باپ نے جب قمیض کو دیکھا تو کہا کہ بھیڑیا کتنا بے انصاف ہے یوسف کو کھا گیا اور قمیض کو پھٹنے نہیں دیا معلوم ہوتا ہے کہ قمیض اتار کر بھیڑے نے میرے بیٹے کو کھالیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی پاک ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا اے علیؓ ممکن ہے کہ میں تم سے پہلے اس دنیا سے چلا جاؤں لہٰذا تم ان باتوں کاخیال رکھنا وقت پر نماز ادا کرنا جب کوئی فوت ہو جائے تو فوراً" اس کی تجہیز و تکفین کرنا اچھا ہے یا برا تاکہ وہ اپنے انجام کو پہنچ جائے جب آدمی فوت ہو جائے اس کی بیگم کی صحت اچھی ہے نکاح کا قابل ہے تو عدت کے بعد فوراً اس کے نکاح کا انتظام کرنا ہو گا۔

جب انسان گناہ کے بعد نادم ہوتا ہے کہ میں نے کیا کیا ابھی تک اس کا دل مردہ نہیں ہوتا تو اللہ تعالے ایسے آدمی کی مدد کرتا ہے۔

ایک سرکش آدمی تھا اس نے ایک کم سو قتل کیے۔ اس کے بعد اس کا ضمیر ملامت کرنے لگا کہ تو نے یہ کیا کیا۔ اب ایک بزرگ صاحب ایمان کے پاس پہنچا اور اس کے پاس جا کر عرض کی کہ میں نے ایک کم سو قتل کیا ہے کیا میری نجات ممکن ہے اس نے اس کو ملامت کی کہ ظلم کیے ہیں کیا اب بھی تو جنت کی خواہش کرتا ہے اسکے ہاتھ میں تلوار تھی اس نے اسی تلوار کے ساتھ اس کو قتل کر دیا جب سو ہو گیا تو اپنے گناہوں کی وجہ سے اپنے نفس کو ملامت کرنے لگا حق کی تلاش میں نکلا صاحب علم آدمی کی پاس پہنچا اور اس کو سارا واقعہ بیان کیا وہ کہنے لگا کہ تم یہ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ ہجرت کرجاؤ شاید وہاں تمہاری بخشش کا کوئی رستہ نکل آئے اب اس کے دل میں یہ خوف آیا کہ میں نے جو کیا ہے برا کیا ہے ہو سکتا ہے کہ ؟ نے سے میرے گناہ معاف ہو جائیں جب اپنے گھر سے نکلا تو کچھ منزل طے کرچکا تھا اس کی موت واقع ہو گئی فرشتوں کے دو گروہ جنت اور جہنم کے اس کی روح لینے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے آئے ان کے درمیان اختلاف ہو گیا انہوں نے اپنے اللہ سے عرض کی' اب کیا کیا جائے آپ حکم فرمائیں رب الغرت نے حکم دیا جس جگہ اس کی موت واقع ہوئی ہے اس کی جگہ پیائش کی جائے جس جگہ اس نے پہنچنا تھا کیا وہ جگہ اس کے گھر کے قریب ہے یا دور ہے گھر سے سفر کیا ہے اگلی منزل نصف ہے یا نصف سے کم اگر کم ہو گئی ہے تو اس کو جنت میں لے جاؤ کیونکہ اس کے دل میں حق کی خواہش تھی اور حق کی خواہش والوں کو ہم کبھی مایوس نہیں کرتے اللہ تعالے نے فرمایا کہ دو قسم لوگ مجھے بہت پسند ہیں' ایک وہ جن کو ہم نعمت دیتے ہیں اور وہ شکر کرتے ہیں دوسرے وہ جو گناہ کرنے کے بعد توبہ کرتے ہیں۔

ایک نہایت دلچسپ واقعہ خلیفہ ہارون الرشید کی بیوی کے حوالہ سے پیش خدمت ہے اس کی بیوی کا نام زبیدہ تھا زبیدہ کو ایک روز خواب آیا کہ میرے ساتھ درندے پرندے صحبت کر رہے ہیں یہ خواب دیکھ کر بہت پریشان اور شرمندہ ہوئی انہوں نے اپنی خادمہ کہ حکم دیا کہ فلاں صاحب علم آدمی کے پاس جاؤ اور اس کو کہو کہ یہ خواب میں نے دیکھا ہے۔ خادمہ کہنے لگی کہ یہ خواب مجھے آیا ہے۔ بزرگ نے پوچھا تم اپنی پوزیشن بیان کرو کہ تمہاری کیا حقیقت ہے خادمہ نے کہا کہ میں ہارون الرشید کے گھر کی خادمہ ہوں اس بزرگ نے اچھے انداز سے کہا کہ جس کا خواب ہے اس کا ذکر کرو خادمہ یہ سن کر واپس آگئی اور زبیدہ کے پاس یہ تمام واقعہ بیان کیا زبیدہ نے کہا کہ جاؤ اور اس سے کہو کہ یہ خواب زبیدہ کا ہے جو ہارون الرشید کی بیوی ہے خادمہ نے تمام واقعہ بزرگ کے سامنے بیان کیا کہ یہ خواب ہارون الرشید کی بیوی کا ہے بزرگ نے کہا کہ جاؤ اور میری طرف سے اسے مبارک باد دو کہ اللہ تعالیٰ تم سے ایسا کام لے گا جس سے اللہ کی مخلوق کو بہت فائدہ ہو گا یہ واقعہ سن کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبیدہ نہایت فکر مند ہوئی کون سا ایسا کام ہے کہ جس کی وجہ سے اللہ کی مخلوق کو فائدہ پہنچے گا۔

تھوڑے عرصے بعد زبیدہ نے یہ محسوس کیا اپنے شہر سے نہر نکال کر مکہ مکرمہ تک پہنچادو جس سے اللہ کی مخلوق کو فائدہ پہنچے گا اور ہارون الرشید سے پوچھا کہ کیا تم میرے اس کام سے راضی ہو ہارون الرشید نے یہ سن کر خوشی محسوس کی جب نہر کا کام پایہ تکمیل کو پہنچا تو بیگم نے عام اعلان کیا کہ اس نہر پر جس نے بھی کام کیا ہے وہ اپنا ریکارڈ لے کر فلاں تاریخ کو میرے پاس پیش ہو میں نے اس کو چیک کرنا ہے ہر آدمی فکر مند ہوا کہ نہ جانے اب ہمارے ساتھ کیا ہو گا جب سب کاغذات لے کر لوگ عام مجمع کی شکل میں جمع ہو گئے زبیدہ نے اعلان کیا کہ جس نے بھی نہر پر کام کیا ہے کیا اسے اس کی مزدوری مل گئی ہے جواب دو تو ہر شخص نے کہا ہمیں ہماری مزدوری مل گئی ہمارا کوئی بقایا نہیں زبیدہ نے حکم دیا کہ تمام ریکارڈ کو جلا دو اور ضائع کردو اور اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ اے اللہ میں ان لوگوں سے حساب لے سکتی تھی کیونکہ میں اس وقت باوقار ہوں اور اس لیے میں نے ان کا ریکارڈ چیک کرنے سے انحراف کیا ہے کہ قیامت کے دن تو مجھ سے حساب نہ لینا یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جن کا آخرت پر ایمان ہوتا ہے کچھ عرصہ کے بعد بیگم زبیدہ کی موت واقع ہو گئی کسی شخص نے زبیدہ کو خواب میں دیکھا کہ اسے وہ مقام حاصل ہے جو جنت والوں کو ملتا ہے اس آدمی نے زبیدہ سے دریافت کیا کہ یہ مقام تجھے کیا اس نہر نکلوانے کی وجہ سے ملا ہے۔ زبیدہ نے جواب دیا کہ نہر نکلوانے میں میرا کوئی کمال نہیں یہ تو میرے پاس قوم کا خزانہ امانت تھی جو میں نے ان پر خرچ کیا ہے ان میں میرا کوئی کمال نہیں پوچھنے والے نے کہا جنت کس عمل کی وجہ سے ملی زبیدہ نے جواب دیا کہ میں نے ایک روز اپنی ہم خیال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سہیلیوں کا اجلاس طلب کیا اور یہ طے کیا گیا اس اجلاس میں چونکہ میں باوقار تھی اس لیے شراب کا گلاس سب سے پہلے مجھے پیش کیا گیا سب کی نگائیں میری طرف مرکوز تھیں۔ میں نے شراب پھینک دی اور یہ اعلان کر دیا کہ کوئی بھی شراب نہیں پیئے گا کیونکہ یہ حرام ہے میرے اسی عمل کی وجہ سے اللہ تعالے نے خوشی سے مجھے جنت سے نواز اور اب میں جنت میں ہوں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص گناہ کرنے کے وقت تائب ہو جائے اس کا یہی مقام ہوتا ہے۔

ایمان داروں کا واقعہ

ایک روز مکہ والوں نے ابوسفیان کو مشورہ دیا کہ مدنیہ جاؤ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیاسی گفتگو کرنی ضروری ہے جب وہ مدینہ پہنچا تو آپ سے ملاقات ہوئی کہنے لگا کہ اگر اجازت ہو تو بیٹی سے مل لوں آپ نے اجازت دے دی جب ابوسفیان اپنی بیٹی کے پاس ان کے گھر پہنچے تودستک دی بیٹی نے آواز پہچان کر اجازت دی کہ تشریف لے آئیں بیٹھنے لگا تو بیٹی نے روک دیا اور بستر کو طے کر کے اجازت دے دی کہ اب تشریف رکھیں ابوسفیان نے بیٹی سے کہا کہ کیا بات ہے بستر میرے قابل نہیں بیٹی نے جواب دیا کہ ابا جان یہ بستر رسول اللہ ﷺ کا ہے اور آپ مشرک ہیں آپ اس بستر پر بیٹھ نہیں سکتے یہ ایمان کی علامت ہے جب مسلمان کے اندر ایمان ہوتا ہے تو اسے حق وباطل کی پہچان ہوتی ہے۔

جو شخص اللہ کی مخلوق کے ساتھ احسان کرتا ہے ریا کے بغیر تو اللہ تعالیٰ انسان کو حق کا راستہ دکھا دیتا ہے۔

ایک روز کا واقعہ ہے کہ ایک پیشہ ور عورت ایک جگہ اپنے آشنا کے ساتھ سفر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر رہی تھی اچانک کنویں پر نظر پڑی جہاں ایک کتیا کنویں کا چکر کاٹ رہی تھی عورت نے محسوس کیا کہ اس کو پانی کی ضرورت ہے جب اس عورت نے کنویں کی طرف دیکھا تو پانی قریب تھا اس عورت نے دوپٹہ سے اپنی جوتی باندھ کر کنویں سے پانی نکال کر کتیا کو پلایا کتیا پانی پینے کے بعد وہاں سے چلی گئی چند روز کے بعد اس عورت کی موت واقع ہو گئی اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے گناہ اس عمل کی وجہ سے معاف کر کے اسے جنت میں داخل کر دیا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو خواب میں دیکھا۔ اس سے سوال کیا کہ تو فلاں گنہگار عورت ہے وہ کہنے لگی کہ آقا جی ہاں میں ہی وہ عورت ہوں۔ پوچھا کہ آپ کو یہ مقام کیسے حاصل ہوا تو اس عورت نے یہ کتیا والا واقعہ بیان کیا تو ثابت ہوا کہ جو اللہ کی مخلوق کے ساتھ احسان کرتا ہے ان لوگوں کا اجر ایسا ہی ہوتا ہے۔

ایک عادل بادشاہ کا واقعہ ہے جس کا نام سلطان مراد تھا۔ اس نے ایک روز اپنی انتظامیہ کو بلا کر مشورہ کیا کہ میں دنیا میں اچھا کام کر جاؤں فیصلہ یہ طے پایا کہ کوئی ایسا کام کرو جو صدقہ جاریہ ہے آخر فیصلہ ہوا کہ مسجد بنائی جائے مسجد کے لیے جگہ اور اس کا تخمینہ لگا کر ایک معمار کے حوالے کی گئی کہ تمام کام مکمل کرنا ہے اور جتنی رقم کی ضرورت ہے وہ خزانے سے لے لیا کرو جب مسجد پایہ تکمیل تک پہنچ گئی تو معمار نے عرض کی کہ مسجد تیار ہو گئی ہے لہٰذا آپ اس کا افتتاح کریں تو بادشاہ نے عام اعلان کیا کہ سب لوگ مسجد دیکھیں اس مجمع میں ایک انجینئر آدمی تھا جو عمارتی معاملات کو سمجھتا تھا اس نے کہا کہ اس کا قبلہ ٹیڑھا ہے بادشاہ نے کہا میری کافی رقم کا نقصان ہو گیا مسجد میں نقص پیدا ہونے کی وجہ سے بادشاہ کو غصہ آ گیا اور جلاد کو بلا کر کہا کہ معمار کے دونوں ہاتھ کاٹ دو جب معمار کے دونوں ہاتھ کٹ گئے تو شہر میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہایت انقلاب کی صورتحال پیدا ہوگئی کیونکہ ہر شخص بے بس تھا کیونکہ یہ معاملہ حکومت کا تھا کسی نے معمار کو یہ مشورہ دیا کو تم بادشاہ کے خلاف عدالت میں دعوی کردو معمار نے جب بادشاہ کے خلاف دعوی کر دیا عدالت نے بادشاہ کے نام نوٹس جاری کر دیا کہ آپ فلاں تاریخ کو حاضر ہو کر اپنی صفائی پیش کریں، جب تاریخ پر بادشاہ اور معمار دونوں حاضر ہوئے تو عدالت نے بادشاہ کا نام پوچھا بادشاہ نے بڑے غصے سے کہا تم مجھے نہیں جانتے عدالت نے کہا کہ اگرچہ ہم آپ کو جانتے ہیں لیکن نام پوچھنا عدالت کا قانون ہے بادشاہ نے کہا میرا نام سلطان مراد ہے عادل نے کہا کہ یہ سلطان کی جگہ نہیں جہاں کھڑے ہیں آپ نام بتائیں بادشاہ نے کہا واقعی آپ نے ٹھیک کہا میرا نام مراد ہے عادل نے کہا یہ ملزموں کے کھڑا ہونے کی جگہ ہے اب عادل نے پوچھا کہ یہ مدعی کہتا ہے بادشاہ مراد نے میرے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے ہیں اس کی وجہ بیان کرو بادشاہ نے مسجد کا تمام واقعہ سنایا اور کہا کہ مسجد کا کافی نقصان ہو چکا ہے لہذا میں نے انکے ہاتھ کٹوا دیئے ہیں عادل نے کہا آپ خود فیصلہ نہیں کر سکتے کیونکہ آپ کو کوئی اختیار نہیں تھا آپ ان کے خلاف عدالت سے رجوع کرتے تو عدالت خود فیصلہ کوتی بادشاہ یہ سن کر خاموش ہوگیا عادل نے پوچھا کہ اب آپ کیا چاہتے ہیں مراد نے کہا کہ میں انصاف چاہتا ہوں آپ اس فائل پر دستخط کریں کہ آپ کیا چاہتے ہیں مراد نے کہا کہ میں انصاف چاہتا ہوں عادل نے جلاد کو حکم دیا کہ وہ مراد کے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے جائیں عدالت کے فیصلے پر لوگوں میں ایک غصہ کی لہر دوڑ گئی معمار نے کہا کہ میں عدالت کے فیصلے پر اتفاق کرتا ہوں اور اپنا مقدمہ واپس لیتا ہوں معمار نے عدال سے کہا میں بادشاہ کو معاف کرتا ہوں ایسا عادل بادشاہ مجھے کہاں ملے گا قاضی کو لوگوں نے کہا کہ اب بادشاہ آپ کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہے تو

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاف کیا ہے اب قاضی نے کہا کہ میں اپنے عہدے پر ہوں اس کے بعد میں اس عہدے سے فارغ ہو جاؤں گا اگلے روز بادشاہ نے وزیروں اور مشیروں کی مجلس میں یہ اعلان کیا کہ میں آج کے بعد قاضی کو اپنا مشیر خاص رکھتا ہوں۔

نبیؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ کے عرش کے نیچے ایسے عادل بادشاہ ہوں گے یہ تاریخی واقعہ بطور عبرت کے درج کیا گیا۔

جب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان کیا تو مشرکین نے طرح طرح کے پروگرام بنانے شروع کیے آخر یہ فیصلہ کہ یہودی جو مدینہ میں رہتے ہیں اہل کتاب ہیں ان سے ان کی حقیقت معلوم کرتے ہیں تو ایک وفد مدینہ گیا اور رسول اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جا کر معلومات حاصل کیں یہودیوں نے مشرکین کی بات سن کر فیصلہ دیا کہ ان سے چار سوال کرو اگر وہ جواب دیں تو ان کو نبی مان لو مشرکین نے کہا کہ وہ سوال کیا ہیں یہودیوں نے کہا کہ پہلا سوال یہ ہے کہ روح کیا ہے دوسرا چار آدمیوں کے بارے میں پوچھو کہ وہ کون تھے تیسرا سوال یہ پوچھو کہ ذوالقرنین کون تھا چوتھا سوال یہ ہے مسجد اقصیٰ کی نشان دہی کرو مشرکین یہ سوال سن کر خوش ہوئے اور اپنی قوم کے ساتھ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے یہ سوال کیے تو آپ نے کہا کہ کل آکر دریافت کرلینا ہم آپ کو تفصیل کے ساتھ بتائیں گے قوم یہ سن کر واپس ہوگئی اور اگلے روز تمام لوگ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کا خیال تھا کہ میرے پاس وحی آئے گی لہٰذا میں ان کو بتلا دوں گا لیکن وحی نہ آئی آپ کو جواب نہ دے سکے اور قوم بددل ہو کر واپس چلی گئی آپ کی مخالفت میں اور تیزی آگئی اسی پریشانی میں اٹھارہ روز گزر گئے اللہ کی جانب سے وحی آئی کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے انشاء اللہ کیوں نہیں کہا کہ میں کل بتاؤں گا جب بھی کوئی کام کرنے کا ارادہ کریں تو انشاء اللہ کہہ کر مجھے شامل کر لیا کریں اللہ تعالے نے فرمایا کہ روح امر الٰہی ہے چار آدمیوں کے واقعہ کے لیے سورہ کہف نازل ہو گئی ذولقرنین کی خوبیاں بیان کیں مسجد اقصیٰ کا نقشہ سامنے کردیا کہ جو پوچھتے ہیں بیلاتے جاؤ مشرکین لاجواب ہو گئے اس بات سے ثابت ہوا کہ جب بھی کوئی کام کرو انشاء اللہ کہہ لیا کرو انشاء اللہ کی معنی یہی ہے کہ اللہ کی مدد شامل حال ہو جائے جو آدمی اللہ کی صفات میں شک کرے اللہ تعالے فوراً" اپنی رحمت سے ہدایت دے دیتا ہے۔

ایک آدمی جس کا نام عزیز تھا وہ ایک گدھے پر سوار تھا جب ایک بستی کے پاس سے گزرا تو بستی مسمار ہو چکی تھی عزیر نے دل میں یہ محسوس کیا کہ یہ بستی کیسے بن سکتی ہے اللہ سمیع البصیر ہے وہ سنتا ہے۔ جو دنیا کا کان نہیں سنتا اور دلوں کے بھیدوں کو جانتا ہے اور عزیز کے دل کی بات کو بھی جانتا ہے عزیز نے محسوس کیا کہ مجھے نیند آگئی ہے۔ تھوڑی دیر آرام کر لوں اپنا گدھا ایک درخت کے ساتھ باندھ دیا اور کھانا اور پانی ایک درخت کے ساتھ نشان کرکے سو گئے جب عزیرِ نے محسوس کیا کہ میں کافی سو چکا تو' بیدار ہوا اندازہ لگایا کہ میں ایک دن یا آدھا دن سویا ہوں جب عزیز نے دیکھا تو گدھا موجود نہیں' کھانا اور پانی تازے کا تازہ ہے۔

اللہ کی جانب سے حکم ہوا کہ اے عزیر تم ایک سو سال تک سوئے ہو اور اس بستی کو دیکھو کہ اس کی کیا پوزیشن ہے وہ بستی ایک شہر کی شکل اختیار کر گئی ہے حکم ہوا گدھے کی طرف دیکھو کہاں باندھا تھا ایک ایک ٹکڑا جمع ہو کر گدھا اصلی وجود میں آگیا یہ سن کر عزیر نے کہا کہ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے اس وقت عزیر کی عمر چالیس سال تھی اور اس کی داڑھی سیاہ تھی جب وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے گھر گیا تو ان کے بیٹے اور پوتے سفید داڑھیوں والے ہو چکے تھے مشکل سے عزیر نے اپنی نشاندہی کرائی جس بات کو آپ کا دل نہ مانے تو اللہ تعالے کی طرف رجوع کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر کام کر سکتا ہے۔

ابراہیم علیہ السلام نے اللہ پاک کی خدمت میں عرض کی جو لوگ مر چکے ہیں یہ قیامت کے دن کیسے زندہ ہوں گے اللہ تعالیٰ نے کہا کہ کیا تجھے یقین نہیں کہا مجھے یقین ہے لیکن دل کا اطمینان چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ نے کہا کہ چار پرندے لو ان کو ذبح کر کے ان کا قیمہ بنا کر پہاڑ کے چار کونوں میں رکھو بعد میں ان کو بلاؤ ابراہیم علیہ السلام نے ایسے کیا کہ پرندوں کو ذبح کر کے ان کا قیمہ کر کے پہاڑ کے چاروں کونوں میں رکھا اور ان کو بلایا تو وہ آگئے تو اللہ تعالے نے کہا کہ تم جان لو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے جتنی ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عزت دی، کافی امتحان لیے۔ ابراہیم علیہ السلام ہر امتحان میں کامیاب رہے اور وہ ہمیشہ عرض کرتے کہ اے اللہ یہ تیرا مجھ پر فضل ہے۔

○

ثعلبہ نامی ایک صحابی نے نبی مکرم صلی الہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ میرے لیے دعا کریں اللہ میرے مال میں برکت ڈالے آپ نے فرمایا اے ثعلبہ جو اللہ نے دیا ہے اس پر شکر کرنا چاہیئے شکر کرنے والوں کو اللہ تعالے اپنی نعمت سے نواز دیتا ہے صحابی نے دوبارہ عرض کر یار رسول اللہ دعا فرمائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ اس کے مال میں برکت کر کچھ عرصہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد مال میں اتنی برکت ہو گئی کہ مویشیوں کے لیے جگہ تنگ ہو گئی ثعلبہ کو مدینہ سے باہر جانا پڑا وہاں جا کر نئے مکان میں انتظام کر لیا۔

ثعلبہ کا مال تو بڑھ گیا لیکن ایک بہت بڑی نعمت سے محروم ہو گیا۔ نعمت یہ تھی کہ نبی اکرم الہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتا' وعظ و نصیحت 'سنتا اور آپ کا دیدار بھی کرتا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکواۃ کی وصولی کے لیے ایک وفد ثعلبہ کے پاس بھیجا ان لوگوں نے ثعلبہ کو کہا کہ ہم کو رسول اللہ نے آپ کے پاس زکواۃ کے لیے بھیجا ہے اپنے مال سے زکواۃ دیں ثعلبہ نے زکواۃ دینے سے انکار کر دیا وفد نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واقعہ بیان کیا آپ نے کہا اے ثعلبہ تو مال کی محبت میں ہلاک ہو گیا ساالبہ نے محسوس کیا میں نے اچھا نہیں کیا۔ اپنے مال سے کچھ نامناسب بکریاں لے کر نبی کریم کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا آپ نے ثعلبہ کی زکواۃ لینے سے انکار کر دیا ثعلبہ واپس لوٹ گیا سالبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صدیق اکبرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا صدیق اکبرؓ نے نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی زکواۃ لینے سے انکار کر دیا میں کیسے لے سکتا ہوں۔ جب عمر فاروقؓ دور آیا تو ثعلبہ عمرؓ کے پاس بھی آیا عمرؓ فاروق نے بھی یہی جواب دیا میں آپ کی زکواۃ وصول نہیں کر سکتا ثعلبہ پوری جماعت میں گستاخ مشہور ہو گیا عثمانؓ کے دور میں بھی حضرت عثمانؓ کے پاس ثعلبہ آیا لیکن حضرت عثمانؓ نے بھی زکواۃ لینے سے انکار کر دیا اسی حالت میں ثعلبہ کو موت واقع ہو گئی یہ واقعہ لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ قاری یاد رکھے کہ خدا ایسا مال نہ دے جو اللہ اوراس کے رسول کی محبت سے دور کر دے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبلؓ سے گفتگو کرتے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا' اے معاذؓ! میں آپ کے ذمے ایک کام لگاتا ہوں' آپ کا کیا خیال ہے؟ معاذؓ نے کہا' یارسول اللہ ﷺ! میری خوش قسمتی ہے کہ آپ میرے ذمہ کوئی کام لگائیں بندہ حاضر ہے آپ نے فرمایا اے معاذؓ یمن جاؤ مبلغ بن کر لوگوں کو دین کا پیغام سناؤ معاذؓ نے اس بات کو قبول کر لیا اور جانے کے لیے ایک تاریخ مقرر ہو گئی تاریخ پر ایک اونٹ کھجور اور ستو وغیرہ منگوایا گای جب آپ معاذؓ کو رخصت کرنے آئے تو مدینہ کے باہر ان سے کہا ایک شتر پر بیٹھ جاؤ تو عرض کی یارسول اللہ میں آپ کی موجودگی میں اونٹ پر نہیں بیٹھ سکتا یہ گستاخی ہے رسالت مآب نے فرمایا کہ یہ میرا حکم ہے آپ مبلغ ہیں اس کام کے لیے جارہے ہیں جس کام کے لیے اللہ نے انبیاء کی ڈیوٹی لگائی تھی۔

حضرت معاذؓ کہتے ہیں میرے اونٹ کے ساتھ رسالت مآب ﷺ جا رہے تھے جبکہ میں اونٹ پر سوار تھا' میرے اونٹ کے پیروں کا غبار آپ کے کپڑوں اور چہرہ انور پر پڑ رہا تھا۔ میں نے محسوس کیا لیکن میری کسی بات کی طرف توجہ نہیں دی گئی حتیٰ کہ ایک جگہ جا کر آپ نے کہا کہ اونٹ کھڑا کر دو۔ آپ ﷺ مجھے نصیحت کرنے لگے۔ پہلی نصیحت یہ تھی کہ وہاں جا کر سب سے پہلے توحید کا مسئلہ بیان کرنا اور اس کے بعد فرض نمازوں کا حکم کرنا۔ ماہ رمضان کے روزوں کی فضیلت سے آگاہ کرنا۔ زکواۃ کے بارے میں ان کو تفصیل سے بیان کرنا۔ زکواۃ جس قدر لوگ دیں اس کو جمع کرنا' انکار نہ کرنا' غریبوں اور مسکینوں پر تقسیم کرنا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محض زکواۃ لینے کے لیے آئے ہیں پھر حج کے مسائل بتانا' اگر کوئی صاحب مال ہو تو حج ادا کرے آپ نے فرمایا اے معاذؓ جس قوم کی طرف جار رہے ہو پیار سے گفتگو کرنا ایسا نہ ہو کہ لوگ تیری بات سن کر دور ہو جائیں آپ نے فرمایا ک جب قوم کے درمیان تنازع ہو جائے تو کس طرح حل کریں گے معاذؓ نے کہا کہ میں قرآن کی رو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے فیصلہ کروں گا آپ نے فرمایا کہ اگر قرآن میں نہ ہو تو میں حدیث کی رو سے فیصلہ کروں گا آپ نے فرمایا کہ اگر حدیث کی رو سے نہ ہوا تو معاذؓ کہنے لگا کہ میں اجتہاد سے کام لوں گا آپ نے فرمایا' تم نے درست کہا اللہ آپ کے سینے کو ایمان سے مالا مال کرے گا۔ آپ نے فرمایا کہ ہو سکتا ہے کہ جب تم واپس آؤ تو مجھ سے ملاقات نہ ہو سکے معاذؓ نے کہا کہ میں یہ سن کر کہ طبیعت پر گراں نہ گزرے' یہ بات مقصد سے خالی نہیں۔ معاذؓ کہتے ہیں کہ جب میں یمن پہنچا تو بڑے اچھے طریقے سے لوگوں نے استقبال کیا اور میرے قریب بیٹھے۔ میں نے ان کو وہ باتیں بتلائیں جو آقا نے مجھے نصیحت فرمائی تھیں۔ کچھ عرصے کے بعد میری طبعیت میں پریشانی پیدا ہوئی کہ میں مدینہ جاؤں۔ لوگوں نے اعتراض کیا کہ اے معاذؓ ہمیں چھوڑ کر مت جائیں معاذؓ نے نے کہا کہ میرا دل نہیں لگتا اب میں مدینہ جانا چاہتا ہوں آخر کار لوگوں نے مجھے بڑی خوشی سے اجازت دے دی اب میں سمجھا کہ میری طبعیت میں انقلاب کیوں آگیا راستے میں ایک آدمی سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ان سے نبی پاک ﷺ کا حال دریافت کیا۔ اس نے کہا کہ آپ تو اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ بات سن کر میں نے انا اللہ وانا الیہ راجعون کہا۔ میرے اس لکھے ہوئے کو جو پڑھے وہ اس طرح تبلیغ کرے جس طرح تبلیغ کا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذؓ کو حکم دیا۔

ایک دلچسپ واقعہ جو عمل کے ساتھ تعلق رکھتا ہے تین آدمیوں نے سفر کا ارادہ کیا اور سفر کے دوران میں گرمی یا برسات کی وجہ سے ایک غار میں پناہ لی۔ اچانک غار کے سامنے پتھر کا ٹکڑا آگرا جس سے نکلنے کا راستہ بند ہو گیا وہ تینوں آدمی اپنی زندگیوں سے مایوس ہو گئے کہ اب ہماری موت واقع ہو جائے گی ایک نے کہا کہ آج کوئی ایسا عمل پیش کرو جو اللہ کے لیے کیا ہو ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص نے اپنی زبان سے یہ الفاظ کہے کہ اے اللہ میں زمیندار آدمی ہوں اپنا مکان تعمیر کرا رہا تھا شام کو اپنے مزدوروں کو ان کی مزدوری دے دیا کرتا تھا ایک مزدور سے میرا تنازع ہو گیا۔ وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا میں نے بہت کوشش کی لیکن وہ مجھے نہ ملا اس کی مزدوری سے میں نے غلہ خرید کر زمین میں بو دیا اس میں کافی برکت ہوئی میں نے اس کا حساب علیحدہ رکھا ان پیسوں سے چند بکریاں خرید کر اپنے ریوڑ میں شامل کر لیں اللہ کے فضل سے اس کی تعداد میں بہت اضافہ ہو گیا میں رات دن اس فکر میں تھا کہ وہ آدمی مل جائے تاکہ اس کا مال اس کو واپس کردوں پھر اچانک ایک دن میرے پاس تشریف لایا اور اپنی مزدوری کا مطالبہ کیا میں نے کہا یہ سارا مال تمہارا ہے اسے لے جاؤ اس نے کہا کہ مجھ سے مذاق کیوں کرتے ہو جتنی میری مزدوری ہے وہ مجھے دے دو میں نے اسے یقین دلایا کہ یہ واقعی تیرا مال ہے وہ مال لے کر رخصت ہو گیا اے اللہ یہ عمل میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تھا مجھے کسی کا خوف نہ تھا اس کے بعد پتھر تھوڑا سا پیچھے ہٹ گیا لیکن باہر کی گنجائش نہ تھی۔

دوسرے آدمی نے اپنا عمل پیش کیا اے اللہ میں بکریاں چراتا تھا۔ میرا طریقہ یہ تھا جب باہر سے آتا دودھ نکال کر پہلے اپنے ماں باپ کو پیش کر کے بعد میں اپنے بچوں کو پلاتا تھا ایک روز میں دیر سے گھر آیا میرے ماں باپ سو چکے تھے۔ میں دودھ نکال کر ان کے پاس کھڑا رہا میرے بچے میرے پاس بھوکے روتے روتے سو گئے لیکن میں نے ان کو دودھ نہیں دیا جب وہ صبح بیدار ہوئے تو پہلے ان کو پلایا اسی طرح رات ساری ان کے سرہانے کھڑا رہا اے اللہ میرا یہ عمل خالص تیری رضا کے لیے تھا اے اللہ مجھے اس مصیبت سے نجات دے تو پتھر کچھ اور پیچھے ہٹ گیا۔ تیسرے نے کہا' اے اللہ میں ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال دار ہوں، تو نے مجھے مال دیا ہے میرے خاندان میں ایک نیک عورت تھی، اس پر میں ہمیشہ اپنا ناپاک ارادہ رکھتا تھا لیکن وہ اس ارادے سے پناہ مانگتی رہی اور میری شرارت سے محفوظ رہی آخر ایک روز اس خاتون نے میرے پاس آ کر میرے دروازے پر دستک دی۔ میں نے پوچھا، کس طرح آئی ہو، وہ کہنے لگی کہ میرے بچے بھوکے ہیں گھر میں کھانے کو کچھ نہیں اپنے مال سے صدقہ دے دو خاتون نے کہا کچھ پیسے دے دو تاکہ میں بچوں کو کھانے کے لیے دے آؤں اور اپنے وعدہ پر حاضر ہو جاؤں گی۔ وہ اپنے وعدے کے مطابق میرے دروازے پر پہنچ گئی۔ جب میں نے اس کو اندر آنے کی اجازت دی اور میں نے دروازے کو کنڈی لگا دی تو اس نے کہا، کنڈی کس لیے لگا رہے ہو۔ میں نے کہا، اس لیے کہ کوئی اجنبی نہ دیکھ لے۔ خاتون نے کہا اللہ تعالیٰ تو دیکھ رہا ہے، ہم کیسے چھپ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفت سمیع البصیر ہے۔ وہ دیکھتا ہے۔ یہ سن کر میں نہایت شرمندہ ہوا اور کہا، تم آج سے میری ہمشیرہ ہو، تمہیں جس قدر ضرورت ہو، لے جایا کرو۔ اے اللہ یہ کام میں نے تیرے لیے کیا۔ اس کے بعد پتھر اپنی جگہ سے پیچھے ہٹ گیا۔

یہ آزمائش تھی۔ پڑھنے والوں کو کوشش یہ کرنی چاہیے کہ ہر عمل اللہ کے لیے کیا کریں۔

هل جزاء الاحسان الا الاحسان

اللہ پاک نے فرمایا، کہ میرے احسانات کا شکر ادا کرو اور جس نے میرے بندے کا شکر ادا نہ کیا اس نے میرا بھی شکر ادا نہ کیا۔ اب میں اہل علم سے سوال کرتا ہوں جب عثمان رضی اللہ عنہ مدنیہ تشریف لائے تو مدینہ کی کیا حالت تھی؟ مسلمانوں کو پینے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے میٹھا پانی نہیں ملتا تھا عثمانؓ نے اپنی جیب سے نصف کنواں خرید لیا ایک دن مسلمان پانی پینے لگے اور دوسرے دن غیر مسلم پھر کچھ عرصے بعد باقی حصہ بھی خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا اور اور اعلان کر دیا جو بھی پانی پینا چاہتا ہے' اس کنویں سے لے اور اس سے کسی قسم کا معاوضہ نہیں لیا جائے گا۔ مسجد کے لیے جگہ تنگ تھی۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے جگہ خرید کر مسجد کے ساتھ ملا دی۔ جنگ تبوک کے لیے آپ نے ارادہ کیا اور اعلان کیا کہ حسب توفیق چندہ لاؤ۔ ہر شخص نے ایک صاع کھجور یا جو لا کر پیش کیا اور کہا' میں یہ مزدوری کر کے لایا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اس قلیل صدقے کو سب صدقے پر ڈال دو۔ یہ برکت والا ہے عثمانؓ کو حکم دیا کہ تم بھی مال لاؤ عثمانؓ نے سو اونٹ بمعہ سامان پیش کیا آپ نے کہا کہ کچھ اور دو اسی طرح عثمانؓ نے ایک ہزار اونٹ دیے آپ نے اپیل کی حضرت عثمانؓ نے اشرفیوں کی تھیلی آپ کی خدمت میں پیش کی آپ آپ اشرفیوں کی ہاتھ میں گھماتے ہیں اور مال میں برکت کی دعا کرتے ہیں حضرت عثمانؓ نے اور بھی بہت سی نیکیاں کیں اور ایک مرتبہ آپ نے حضرت عثمانؓ کو یقین دلایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے جنت دے گا۔ نیک اعمال کرنے کی وجہ سے حضرت عثمانؓ کا وقار پیغمبرؐ کی وجہ سے بلند ہو گیا حضرت عثمانؓ کو آپ نے ایک بیٹی کا رشتہ دے دیا اس کے فوت ہو جانے پر آپ غمگین رہنے لگے آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے دوسری بیٹی کا رشتہ بھی دے دیا اور پھر اسکے فوت ہو جانے پر آپ نے فرمایا کہ اے عثمانؓ اگر میری کوئی اور بیٹی ہوتی تو میں تیرے نکاح میں دے دیتا۔

ایک روز ایسا آیا کہ دو آدمی پھلانگ کر حضرت عثمانؓ کے گھر میں داخل ہوئے۔ حضرت عثمانؓ قرآن کی تلاوت کر رہے تھے ایک شخص نے آپ کی داڑھی کو پکڑ لیا اس کا نام محمدؒ تھا صدیقؓ کا بیٹا تھا حضرت عثمانؓ نے کہا کہ میری داڑھی پکڑنے والے میری داڑھی کی قدر تیرے باپ کو تھی اس نے داڑھی چھوڑ دی۔ دوسرا آدمی تلوار کا وار کرنے لگا تو ان کی بیوی دوڑ کر آئیں انہوں نے اپنا ہاتھ حضرت عثمانؓ کی گردن پر رکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس سے حضرت نائیلہ کی انگلیاں کٹ گئیں اور حضرت عثمانؓ شہید ہو گئے۔ حضرت عثمانؓ کی میت گھر پڑی رہی جنازے کے لیے لوگ تیار نہ ہوئے فیصلہ کیا گیا کہ حضرت عثمانؓ کو جنت البقیع میں دفن نہ کیا جائے رات کو جنازہ اٹھایا گیا تقریباً" چھ آدمی تھے لوگوں نے اس جنازے پر پتھر مارے غالباً" ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جنازہ پڑھایا ۔ حضرت عثمانؓ کی قمیض اور حضرت نائیلہ کی انگلیاں دمشق کے گورنر حضرت امیر معاویہ کے پاس بھیجی گئیں۔

کچھ عرصہ کے بعد حضرت علیؓ کو امیرالمومنین کا خطاب دیا اور امیر منتخب ہونے کے بعد لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے قصاص کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے لوگوں سے کہا جلد بازی سے کام نہ لیں جس کی وجہ سے لوگ دو حصوں میں تقسیم ہو گئے۔ انہی دنوں حج کی تاریخ قریب آ گئی۔ حضرت عائشہ بھی حج کے لیے گئیں امیر معاویہ سے قصاص لینے کے لیے ملاقات ہوئی مشورہ ہوا اس سلسلے میں حضرت علیؓ سے بات کی جائے جب کوئی نتیجہ نہ نکلا تو کچھ لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور کچھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہو گئے اور جنگ کی شکل کی اختیار کر گئی۔ مسلمانوں کا قاتل دائمی جہنمی ہے کیا یہ جنگ نفس کے لیے تھی یا اللہ کی رضا کے لیے تھی جب تہجد کا وقت ہوتا تو دونوں فریق نماز پڑھتے کیونکہ دونوں مومن تھے۔ علیؓ کا گروہ اللہ سے دعا مانگتا' اے اللہ حضرت عائشہؓ اور معاویہؓ پر فتح دے حضرت عائشہؓ کا گروہ اللہ سے دعا مانگتا کہ اے اللہ مجھے علیؓ پر فتح دے۔

دونوں فریق الگ الگ نماز پڑھتے اور اپنی فتح کی دعا مانگتے۔ جو لوگ اس جنگ میں شہید ہوئے' اللہ کے نزدیک ان کا کیا اجر ہے' اس کا حال تو صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ بہرحال جب کافی جانیں ضائع ہو گئیں تو حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کا تصفیہ ہو گیا۔ انسانوں سے غلطیاں ہوتی ہیں تاہم بہتر وہ ہے جو اپنی غلطی کو تسلیم کر لے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

(۲۴ھ تا ۳۵ھ مطابق ۶۴۵ء تا ۶۵۶ء)

تعارف : حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خاندان نبی امیہ سے تھے آغاز بعثت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے تھے اور آنحضرت نے اپنی صاحبزادی رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ سے کر دیا تھا اہل مکہ کی اذیتوں سے تنگ آکر حبشہ کو ہجرت کر گئے مگر یہ افواہ سن کر کہ اہل قریش نے اسلام قبول کر لیا ہے واپس مکہ آ گئے بعد ازاں جب مدینہ جانے کی اجازت ملی تو وہاں ہجرت کر گئے آپ نے غزوہ بدر کیے علاوہ تمام غزوات نبوی میں شرکت کی جنگ بدر کی موقعہ پر آپ کی بیوی رقیہ رضی اللہ عنہا بستر مرگ پر تھیں اس لیے جنگ میں حصہ نہ لے سکے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی دلجوئی کے لیے اپنی دوسری صاحبزادی ام کلثوم کو آپ کے نکاح میں دے دیا اسی سبب سے آپ کو ذوالنورین یعنی دو نوروں والا کہا جاتا ہے صلح حدیبیہ میں آپ کو اہل مکہ کے پاس سفیر بناکر بھیجا گیا اس وقت یہ افواہ مشہور ہو گئی تھیں کہ آپ شہید کرا دیئے گئے ہیں اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے جان دینے کی بیعت لی جسے بیعت رضوان کہا جاتا ہے اسلام کی خاطر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بے دریغ خرچ کیا اکثر غزوات کی تیاری میں دل کھول کر چندے دیئے اور مدینہ کا مشہور و معروف کنواں رومہ آپ ہی نے آٹھ ہزار دینار میں خرید کو مسلمانوں کے لیے وقف کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کاتب وحی رہے عہد صدیقی اور ؓ میں معتمد خاص اور مشیر اعلیٰ تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتخاب : جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جانبر ہونے کی کوئی امید نہ رہی تو صحابہ کبار نے حاضر ہو کر کہا کہ اپنا کوئی جانشین مقرر کر دیں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بڑی سوچ بچار اور غور و خوض کے بعد چھ آدمیوں کی ایک کمیٹی مقرر کر دی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' طلحہ رضی اللہ عنہ' زبیر رضی اللہ عنہ' اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ پر مشتمل تھی اور فرمایا کہ یہ بزرگ امت میں افضل واعلیٰ ہیں ان میں سے کسی ایک کو امیر منتخب کو لو۔

طریق انتخاب کے متعلق حکم دیا کہ فیصلہ کثرت رائے سے ہو اگر دونوں طرف کی رائیں برابر ہوں یعنی ایک طرف تین' اور تین دوسری طرف تو میرے لڑکے عبد اللہ کی رائے لے کر فیصلہ کر دیا جائے اور اگر اس کی رائے قابل قبول نہ سمجھو تو وہ فریق غالب ہو گا جس طرف حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ہوں گے اس کے بعد یہ شرط لگا دی کہ جانشین خلافت کا فیصلہ تین دن کے اندر اندر ہو جانا چاہیے اور جو لوگ اس فیصلہ سے سرکشی کریں انہیں قتل کر دیا جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد یہ بزرگ ان کی وصیت کے مطابق مسور بن مخزمہ کے گھر میں جمع ہوئے مگر کسی قطعی فیصلہ پر نہ پہنچ سکے آخر حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے خلافت سے دستبرداری کا اعلان کیا اور کچھ دیر کی بحث و تمحیص کے بعد باقی پانچ حضرات نے انہیں اختیار دے دیا کہ وہ جسے چاہیں خلیفہ نامزد کردیں حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے ایک دو دن کی کوشش سے طلحہ رضی اللہ عنہ' زبیر رضی اللہ عنہ نے اور سعد رضی اللہ عنہ کو اس بات پر رضا مند کر لیا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں دست بردار ہو جائیں پھر انصار و مہاجرین کے مغزز سرداروں سے مشورے کرتے رہے آخر تیسرے دن فجر کی نماز کے وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلان کر دیا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی یہ دیکھ کر سب لوگ بیعت کے لیے ٹوٹ پڑے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ اس سے بہت برہم ہوئے اور غصہ کی حالت میں مسجد سے باہر آگئے مگر فوراً پلٹے اور اندر جا کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی ایک روایت کے مطابق حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے فیصلہ دینے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو علیحدہ علیحدہ بلا کر یہ شرط پیش کی تھی کہ خلیفہ نامزد ہو جانے کی صورت میں آپ قرآن' حدیث اور پہلے دو خلفاء کی پیروی کریں گے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ شرطیں قبول کر لیں مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ وہ قرآن اور حدیث کے پابند رہیں گے مگر ضروری نہیں کہ صدیق رضی اللہ عنہ اور فاروق رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر بھی چلیں اس پر حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

فتوحات

اسکندریہ کی بغاوت۔ اسکندریہ میں رومیوں کی کافی تعداد موجود تھی جن کو قیصر روم ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف بغاوت کرنے پر اکساتا رہتا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دبدبہ کے باعث انہیں ہمت نہ پڑی تھی فاروق اعظم کی وفات کے بعد ان لوگوں نے قیصر روم کی شہ پا کر کھلم کھلا اعلان بغاوت کر دیا روم کا بحری بیڑہ بھی ان کی امداد کے لیے قسطنطنیہ سے اسکندریہ پہنچ گیا مصر کے والی ابن ابی سرح تھے لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصری قبطیوں کی درخواست پر عمر بن العاص کو دوبارہ فوج کی کمان سنبھالنے کو بھیجا انہوں نے جلد ہی رومیوں کو شکست دے کر بھگا دیا اور شہر دوبارہ مسلمانوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبضہ میں آگیا اسکندریہ کے مصری باشندے قبطی اس بغاوت میں رومیوں کے ساتھ شریک نہیں ہوئے تھے اس لیے بھاگتے وقت عیسائیوں نے انہیں بہت سا مالی نقصان پہنچایا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی تو حتی الامکان اس نقصان کی تلافی کر دی۔

آرمینیہ اور آذربائیجان کی سرکشی اور ایشیائے کوچک کی فتوحات

۲۵ھ میں آذربائیجان اور آرمینیہ کے باشندوں نے صلح ناموں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بغاوت کردی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی سرکوبی کے لیے ولید بن عقبہ کو روانہ کیا جس نے انہیں شکست دے کر دوبارہ مطیع و فرمانبردار بنا لیا اسی دوران میں پتہ چلا کہ ایشیائے کوچک میں عیسائیوں کی ایک بہت بڑی فوج مسلمانوں کی کچلنے کے لیے آرہی ہے اس کے مقابلے میں حبیب بن مسلمہ آگے بڑھے اور عیسائیوں کو شکست دے کر ایشیائے کوچک کے اکثر مقامات پر قبضہ کر لیا انہی ایام میں امیر معاویہ نے ایشیائے کوچک پر فوج کشی کی اور انطاکیہ اور سولوس کے درمیان بہت سے قلعے سر کرکے وہاں اسلامی نو آبادیاں قائم کیں۔

طرابلس کی فتح۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ عمرو بن العاص مصری فوج کی کمانداری پر فائز رہیں اور مالی اور سیاسی امور کا نظام عبد اللہ بن ابی سرح کے ہاتھوں میں رہے عمرو بن العاص کو ایسی تقسیم حکومت پسند نہ آئی اس لیے عبد اللہ کو پورے مصر کی والی بنا دیا گیا عبد اللہ ابی سرح نہایت بلند حوصلہ نوجوان تھے انہوں نے شمالی افریقہ پر باقاعدہ فوج کشی کی سب سے پہلا حملہ طرابلس پر ہوا وہاں کا حاکم جرجیر ایک لاکھ میں بیس ہزار فوج لے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر مقابلہ میں آیا دونوں فوجوں میں ایک عرصہ تک جنگ ہوتی رہی لیکن کوئی فیصلہ نہ ہو سکا آخر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو ایک تازہ دم فوج کے ساتھ مدد کو بھیجا ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے پے در پے حملے کرکے اہل طرابلس کو ہراساں و پریشانی کر دیا بالاخر مجبور ہو کر جرجیر نے پچیس ہزار درہم سالانہ خراج ادا کرنے کا وعدہ کرکے صلح کر لی اس کے بعد مسلمانوں نے ٹیونس، الجزائر اور مراکش وغیرہ کے تمام علاقے بھی فتح کر لیے۔

قبرص کی فتح

امیر معاویہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں دمشق کے حاکم تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں سارے ملک شام کا گورنر مقرر کر دیا چونکہ امیر معاویہ کا زیادہ تر مقابلہ رومیوں کے ساتھ رہتا جن کے پاس جنگی کشتیاں تھیں اس لیے وہ ضرورت محسوس کرتے تھے کہ مسلمانوں کا بھی ایک بحری بیڑہ ہونا چاہیے تاکہ سمندر میں بھی رومیوں کا مقابلہ کیا جاسکے مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بحری جنگ کے خلاف تھے اور امیر معاویہ کی درخواست قبول نہیں کرتے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابتدا میں سمندری جنگ کے مخالفت کی مگر امیر معاویہ کے پیہم اصرار سے مجبور ہو کر کشتیاں بنانے کی اجازت دے دی۔ لیکن یہ شرط عائد کر دی کہ بحری فوج میں صرف وہی لوگ لیے جائیں جو برضا و رغبت اس میں شامل ہونا پسند کریں امیر معاویہ نے بحری بیڑہ تیار کرا کے سب سے پہلا حملہ جزیرہ قبرص پر کیا یہ جزیرہ ساحل شام کے نزدیک ہی واقع ہے اس وقت یہاں رومیوں کی حکومت تھی قبرص کے باشندے جنگ وجدل سے بہت گھبراتے تھے اس لیے انہوں نے سات ہزار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درہم سالانہ خراج ادا کرنے کا وعدہ کر کے صلح کرلی شرائط یہ تھیں کہ مسلمان ان کی پوری پوری حفاظت کریں گے اور اہل قبرص رومیوں کے مقابلے میں مسلمانوں کو اپنے جزیرہ سے گزرنے دیں گے اور رومیوں کی نقل و حرکت سے مسلمانوں کو آگاہ کرتے رہیں گے۔ کئی سال تک یہ صلح قائم رہی مگر 32 ہجری میں اہل قبرص نے بے مسلمانوں کے خلاف رومیوں کو مدد دی اور اس پر امیر معاویہ نے حملہ کر کے قبرص کو فتح کر لیا اور یہاں مسلمانوں کی نو آبادی قائم کر دی انہی دنوں قیصر روم نے مصر پر حملہ کیا لیکن اسلامی بیڑے کی بر وقت امداد پہنچ جانے کے باعث منہ کی کھائی۔

اہل ایران کی بغاوت اور فارس پر قبضہ

مغربی فتوحات کے ساتھ ساتھ مشرقی علاقوں میں بھی فتوحات کا سلسلہ جاری تھا اس علاقے کا فوجی مرکز بصرہ تھا جہاں ابو موسی اشعری حاکم تھے لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں معزول کر کے عبد اللہ بن عامر کو وہاں کا والی مقرر کر دیا تھا اسی دوران میں اہل فارس نے حالات کی نزاکت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بغاوت کر دی ابن عامر بصرہ چھوڑ کر فوراً فارس کی جانب بڑھے اور باغیوں کو شکست دے کر فارس پر قبضہ کر لیا انہی دنوں اہل طبرستان نے بھی سرکشی کی سعید بن العاص حاکم کوفہ نے فوج کشی کر کے دوبارہ طبرستان پر قبضہ کر لیا۔

خراسان' طخارستان' کرمان' سیستان اور کابل کی فتوحات :

اب عبد اللہ بن عامر اور سعید بن العاص خراسان روانہ ہوئے اور اسے فتح کر کے نیشا پور کا محاصرہ کر لیا ایک مہینے کے محاصرے کے بعد نیشا پور کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاکم مرزبان نے صلح کرلی ساسانی خاندان کا آخری تاجدار یزدگرد ان دنوں یہیں آیا ہوا تھا خراسان و نیشا پور پر دوبارہ اسلامی تسلط ہو جانے کی خبر سنی تو مایوس ہو کر بھاگا مگر ایک دیہاتی کے ہاتھوں مارا گیا۔ ابن عامر نے طخارستان، کرمان وغیرہ کی مہمات پر مختلف سرداروں کو مامور کیا جنہوں نے یکے بعد دیگرے ان علاقوں کو فتح کر کے نہ صرف غزنی اور کابل کو مطیع کیا بلکہ آگے بڑھ کر ہندوستان کی سرحد تک پہنچ گئے ان فتوحات کے باعث اسلامی حکومت کی حدود ہندوستان کی سرحد سے لے کر شمالی افریقہ کے ساحل اور یورپ کی مشرقی سرحدات تک پھیل چکی تھیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے پانچ چھ سال نہایت امن و امان اور خوشحالی سے گزرے لیکن اس فارغ البالی نے رشک و حسد اور بغض و عداوت جیسی لعنتوں کو بھی جنم دیا۔ دشمنان اسلام کے لیے یہ نادر موقعہ تھا چنانچہ انہوں نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر بغض و رقابت کے جذبات کو ہوا دی اور اسلامی یک جہتی کو پارہ پارہ کرنے کے لیے فتنہ و فساد کی ایک ایسی آگ بھڑکائی جو کسی کے روکے نہ رک سکی۔ ملت اسلامیہ کی وحدت کو منتشر کرنے کے لیے ضروری تھا کہ اسلامی مرکزیت یعنی خلافت میں رخنہ اندازیاں کی جائیں چنانچہ شرپسندوں نے چہار جانب سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مخالفت میں تحریکیں شروع کر دیں۔

فتنہ کے اسباب

اس فتنہ فساد کی وجوہ حسب ذیل ہیں :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم جو اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے شیدائی تھے آہستہ آہستہ دنیا سے اٹھتے جاتے تھے یا بڑھاپے کے باعث عملی زندگی میں حصہ لینے کے قابل نہ رہے تھے۔ نئی نسل میں آباؤ اجداد جیسا ایثار اور خلوص موجود نہ تھا مال و منال کی ہوس اور جاہ و مرتبہ کی طمع کے باعث باہمی دشمنی روز افزوں تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بڑے دور اندیش تھے انھوں نے اپنے عہد میں قریش کے بڑے بڑے سرداروں کو مدینے سے باہر نہ جانے دیا ان کا خیال تھا کہ اگر یہ لوگ باہر گئے تو مفتوحہ اقوام کے لوگ انہیں شاہی خاندان کا رکن سمجھتے ہوئے بے جا خوشامد اور چاپلوسی کریں گے جس سے ان لوگوں میں حکومت کی ہوس پیدا ہو جائے گی اور اس طرح خانہ جنگیوں کی بنیاد پڑ جائے گی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ پابندی اٹھا دی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قریشی سردار دور دراز علاقوں میں پھیل گئے اور شرپسندوں نے ان کے نام سے کئی فتنے کھڑے کر دیئے۔

۳ - جن ممالک کو مسلمانوں نے فتح کیا تھا وہاں باوجود مسلمانوں کی رواداری اور فیاضی کے مفتوحہ اقوام کے دلوں میں انتقامی جذبات موجود تھے چنانچہ انہوں نے وقت کی نزاکت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہر جگہ سازشوں کے جال بچھا دیئے۔

۴ - بنی ہاشم نبی صلی کریم اللہ علیہ وسلم سے نسبی تعلق کی بنا پر خلافت کو اپنا موروثی حق سمجھتے تھے اس لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی امارت ان کی آنکھوں میں خار بن کے کھٹکتی تھی نیز بنی ہاشم اور بنی امیہ میں زمانہ قدیم سے باہم مخالفت عارضی طور پر دب گئی تھی لیکن اب پھر ابھر آئی تھی۔

۵ - حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بنی امیہ پر زیادہ اعتماد تھا اس لیے ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عہد میں اموی بڑے بڑے ذمہ دار عہدوں پر فائز کیے گئے۔ اس پر مخالفوں کو نکتہ چینی کا بہت بڑا مواد ہاتھ آگیا۔ ان نا مساعد حالات سے یہودیوں اور مجوسیوں نے بہت زیادہ فائدہ اٹھایا اور مسلمانوں سے اپنی دیرینہ عداوتوں کے دل کھول کربدلے لیے چنانچہ اس انقلاب کی روح و رواں یہی دو قومیں تھیں۔

عبد اللہ بن سبا کی فتنہ انگریزی

اس فتنے کو سب سے زیادہ بھڑکانے والا ایک نو مسلم یہودی عبد اللہ بن سبا تھا یہ شخص بڑا ذہین' مکار اور سازشی تھا یہودی مذہب پر قائم رہ کر وہ اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب نہیں ہو سکتا تھا اس لیے اس نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بلکہ درحقیقت سارے عالم اسلام کے خلاف ایک بہت بڑی سازش کی۔ ابن سبا نے سب سے پہلے بنی ہاشم اور اہل بیت کا حامی ہونے کی آڑ لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف زبردست پروپیگنڈا شروع کر دیا سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں پھنسانے اور امت میں تفرقہ ڈالنے کے لیے اس نے کئی ایک گمراہ کن عقائد گھڑ لیے مثلاً" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت عیسیٰؑ کی طرح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے اور ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں اس لیے جو لوگ اس وقت خلافت پر قابض ہیں وہ سب غاصب اور ظالم ہیں اصلی اور جائز حق صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہے۔

چنانچہ اس قسم کے ناپاک ہتھکنڈے استعمال کرکے وہ لوگوں کو گمراہ کرتا' عثمانی عمال کی سختیوں اور بد عنوانیوں کی من گھڑت داستانیں مشہور کراتا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کنبہ پروری کے قصے بیان کر کے ہر ممکن طریقہ سے لوگوں کو ان کی مخالفت پر ابھارتا۔

ابن سبا کو اپنے مقاصد میں توقع سے بڑھ کر کامیابی ہوئی ایرانی فطرتاً" شاہ پرست واقع ہوئے ہیں وہ چاہتے تھے کہ جس طرح قدیم ایران میں شہنشاہی ایک خاص خاندان کی ملکیت ہوتی تھی اس طرح خلافت بھی اہل بیت کا موروثی حق بن جائے اس لیے انہوں نے سبائی عقائد کی پر زور حمایت کی۔ ان کے علاوہ اکثر لوگوں نے ذاتی رنجشوں کی بنا پر ابن سبا کا ساتھ دیا اس پر ستم یہ ہوا کہ بعض مخلص مسلمان بھی محض غلط فہمیوں کا شکار ہو کر اور جھوٹے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر سبائی فرقے میں شامل ہو گئے۔ ان سب عناصر نے مل کر ایک بہت بڑی طاقتور جماعت بنالی۔

سب سے پہلے ابن سبا نے عراق میں اپنی تحریک کو شروع کیا جہاں اسے روز افزوں ترقی ہوئی مگر جب عبد اللہ بن عامر والی بصرہ کو اس سازش کا علم ہوا تو اس نے ابن سبا کو وہاں سے نکال دیا۔ پھر یہ کوفہ پہنچا مگر وہاں سے بھی نکالا گیا آخر مصر جا پہنچا جہاں اس کی تحریک کو بہت فروغ حاصل ہوا ان حالات کی اطلاع حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو انہوں نے سب عمال کو لکھا کہ حج کے موقعہ پر اکٹھے ہوں تاکہ اس فتنہ کا کوئی تدارک سوچا جائے سب نے ہی رائے دی کہ اس تحریک کو سختی کے ساتھ کچل دینا چاہیئے اور اس کے سرغنے قتل کر دیئے جائیں مگر فطرتاً" نرم اور حلیم ہونے کی باعث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس مشورہ کو قبول نہ کیا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حاکم شام نے کہا کہ آپ میرے ساتھ شام تشریف لے چلیں وہاں آپ ہر طرح سے محفوظ ہوں گے مگر آپ نے منظور نہ کیا اور کہا کہ میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑنا کسی حالت میں بھی گوارا نہیں کر سکتا اس پر اس امیر نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا کہ آپ حفاظت کے لیے فوج بھیج دیتا ہوں آپ نے اس پیشکش کو بھی قبول نہ کیا اور کہا کہ اس طرح اہل مدینہ کو تکلیف ہو گی سبائی فرقے کا پروگرام یہ تھا کہ جونہی عمال وغیرہ حج سے واپس جانے لگیں تو فتنہ برپا کر دیا جائے مگر کسی سبب سے اس میں رکاوٹ پڑ گئی۔ اب انہوں نے یہ طے کیا کہ مصر بصرہ اور کوفہ تینوں مقامات سے کچھ لوگ وفد کی صورت میں مدینہ جائیں اور مشہور کردیں کہ وہ خلیفہ کے پاس حکام کی بدعنوانیوں کی شکایت لے کر جارہے ہیں اس طرح ان کی نیتوں پر کسی کو شک نہ گزرے گا اور عوام مزاحم نہیں ہوں گے۔ چنانچہ تجویز کے مطابق یہ وفد مدینہ کے نواح میں پہنچ گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دو معتبر صحابہ کو بھیجا تاکہ ان سے پوچھیں کہ ان کے مطالبات کیا ہیں۔ صحابہ نے واپس آکر بتلایا کہ وہ لوگ آپ کی غلطیاں جتا جتا کہ آپ کو خلافت سے علیحدہ کرانے پر تلے ہوئے ہیں اگر آپ ان کی خواہشات کے مطابق دستبردار نہ ہوئے تو وہ آپ کو قتل کر دیں گے۔ یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مسکرائے اور انصار اور مہاجرین کے معزز سرداروں کو بلا کر مشورہ کیا کہ اس بارے میں کیا اقدام کرنا چاہیے سب نے متفق طور پر کہا کہ ان شرانگیزوں کو موت کے گھاٹ اتار دینا چاہیے تاکہ فتنہ اور نہ بڑھنے پائے لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بغیر شرعی حد کے کسی کو قتل کرنا نہیں چاہتے تھے اس لیے وفد کو بلا کر ان کی شکایات سنیں اور ہر ایک الزام کا مفصل جواب دینا شروع کردیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف الزامات اور ان کا تجزیہ

سبائی فرقے کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف پہلا الزام یہ تھا کہ انہوں نے بڑے بڑے بزرگ صحابہ کو معزول کرکے ان کی جگہ اپنے خاندان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ناتجربہ کار نوجوانوں کو مقرر کیا مثلاً" مغیرہ بن شعبہ' ابو موسیٰ اشعری' سعد بن ابی وقاص' عبد اللہ بن مسعود' عبد اللہ بن ارقم اور عمرو بن العاص کو ان کے عہدوں سے برطرف کیا گیا اس الزام کے تین حصے ہیں ایک یہ کہ اکابر صحابہ کو معزول کیا دوم یہ کہ ان کی جگہ نااہل اور ناتجربہ کار نوجوانوں کو مامور کیا سوم یہ کہ اپنے خاندان کو فوقیت دی لیکن یہ تینوں اعتراضات سہل معلوم ہوتے ہیں اگر کسی عامل کی معزولی کے معقول اسباب موجود ہوں تو اسے برطرف کرنا کوئی جرم نہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی خالد رضی اللہ عنہ جیسے نامور سپہ سالار اور سعد رضی اللہ عنہ فاتح ایران کو ان کے عہدوں سے معزول کر دیا تھا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جن صحابہ رضی اللہ عنہم کو برطرف کیا' ان کی برطرفی کے معقول اسباب موجود تھے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو اس لیے علیحدہ کیا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی معزولی کی وصیت کر گئے تھے ابوموسیٰ اشعری کی برطرفی کا سبب یہ تھا کہ بصرہ کی رعایا نے خود ان کی معزولی کا مطالبہ کیا تھا' وجہ یہ ہوئی کہ ایک دفعہ ابوموسیٰ اشعری نے کردوں کے خلاف پیدل چل کر جہاد کرنے کا وعظ کیا مگر جب مجاہدین روانہ ہوئے تو وہ خود ایک ترکی نسل کے عمدہ گھوڑے پر سوار تھے اس پر اہل بصرہ بگڑ گئے اور باگ پکڑ کر کہا تمہارے قول و فعل میں یہ اختلاف کیوں ہے؟ ہمیں پیدل چلنے کو کہا اور خود سوار ہو بیٹھے' چنانچہ اس امر کی دربار خلافت میں شکائتیں بھیجیں اور ابو موسیٰ اشعری کو معزول کرا کے دم لیا سعد بن ابی وقاص کی علیحدگی کا باعث یہ تھا کہ انہوں نے بیت المال سے ایک رقم قرض لی تھی جو انہوں نے متواتر تقاضوں کے باوجود بھی واپس نہ کی یہاں تک کہ ناظم بیت المال حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے درمیان سخت کلامی ہوئی۔ عمرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن العاص کو اس بنا پر موقوف کیا گیا تھا کہ ان کی عملداری میں مصر جیسے زرخیز اور آباد ملک کی آمدنی برابر گھٹتی جا رہی تھی اور جب حضرت عثمان اللہ عنہ نے ان کی توجہ اس طرف دلائی تو بجائے اصلاح کی کوشش کرنے کے لکھ بھیجا کہ "اونٹنی اس سے زیادہ دودھ نہیں دے سکتی" لیکن ان کے جانشین عبد اللہ بن ابی سرح نے چند ہی دنوں میں اس آمدنی کو دگنا کرکے دکھا دیا۔ عمرو بن العاص پر دوسرا الزام یہ تھا کہ سکندریہ کی بغاوت فرو کرتے وقت انہوں نے ذمیوں پر ناجائز سختیاں کی تھیں۔ حضرت عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ ناظم بیت المال کی برطرفی ضعف پیری اور کمزوری صحت کی بنا پر عمل میں لائی گئی تھی۔

اس الزام کا دوسرا حصہ محض غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ نوجوانوں کو امارت کے منصب پر فائز کرنا قطعاً" قابل اعتراض نہیں بشرطیکہ وہ اس عہدے کے لیے موزوں اور اہل ہوں واقعات شاہد ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جن لوگوں کا انتخاب کیا وہ ان عہدوں کے لیے موزوں ترین اشخاص تھے اور انہی کی ہمتوں کا نتیجہ تھا کہ اسلامی حکومت کی سرحدیں ہندستان چین اور سپین تک وسیع ہو گئیں۔ اور یہ کہنا بھی درست نہیں کہ صحابہ کو برخاست کرکے تمام تر نوجوانوں کو ہی مقرر کیا بلکہ اس کے خلاف مثالیں بھی موجود ہیں مثلاً" عبد اللہ بن ارقم مہتمم بیت المال کے بجائے ایک معزز اور بزرگ صحابی زید بن حارث رضی اللہ عنہ کی تقرری ہوئی اور سعید بن العاص رضی اللہ عنہ حاکم کوفہ کا جانشین ابو موسیٰ اشعری کو مقرر کیا۔ البتہ اس الزام کا تیسرا حصہ قابل غور ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بنو امیہ کے افراد کو بڑے بڑے عہدوں پر فائز کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خود بھی اس امر کا اعتراف تھا اور اس کے جواز میں فرمایا کرتے تھے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم قریش کو قبائل عرب پر ترجیح نہیں دیتے تھے اور کیا قریش میں بنی ہاشم کا سب سے زیادہ خیال نہیں رکھتے تھے۔

۲۔ ”مفسدین نے حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ پر دوسرا الزام یہ لگایا کہ انہوں نے معزز صحابہ کے ساتھ بدسلوکی کی' مثلاً“ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو جلا وطن کیا' عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سختی کی اور عبداللہ بن مسعود کا وظیفہ بند کر دیا۔“

اس الزام میں پہلا واقعہ باکل غلط ہے ابو ذرغفاری رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جلا وطن نہیں کیا' بلکہ وہ خود ایک ویرانہ میں گوشہ نشین ہو گئے تھے اس کی تفصیل یوں ہے کہ حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ سرمایہ داری کے سخت دشمن تھے ان کے عقیدہ کے مطابق کل کے لیے کچھ بچا رکھنا بھی ناجائزہ تھا اپنے ان عقائد کی انہوں نے شام میں خوب تبلیغ کی اور بہت سے لوگوں کو ہم خیال بنا لیا اور معاویہ رضی اللہ عنہ حاکم شام نے نقص امن کے ڈر سے دربار خلافت میں لکھا' ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ کو وہاں سے بلا لیا جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں بلا بھیجا اور کہا اب آپ یہیں رہیے آپ کے تمام اخراجات کا کفیل میں خود ہوں گا لیکن وہ ایک بے نیاز بزرگ تھے جواب دیا مجھے تمہاری دنیا کی کوئی ضرورت نہیں اور مکہ کے قریب ایک ویرانہ میں گوشہ نشینی اختیار کر لی۔

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سختی اس لیے روا رکھی گئی کہ وہ سبائیوں کے ہم خیال ہو گئے تھے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا وظیفہ ضرور بند کر دیا گیا مگر اس کا باعث یہ تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تمام امت کو ایک قرآن پر متحد کرنا چاہتے تھے تاکہ مسلمانوں کے مختلف گروہوں میں تفرقہ نہ پڑ جائے مگر عبد اللہ بن مسعود اس میں مزاحم ہوئے' چنانچہ سزا کے طور پر ان کا وظیفہ بند کر دیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ تیسرا الزام یہ تھا کہ بیت المال کا روپیہ بے جا طور پر صرف کیا اور اس میں سے اپنے عزیزوں کو بڑی بڑی رقمیں دیں۔ یہ الزام سرا سر بے بنیاد ہے اور اس کے ثبوت میں جتنے واقعات بیان کیے گئے ہیں وہ سارے کے سارے غلط ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جیسا دولتمند اور متمول انسان اس قسم کے تصرف کا ہرگز مجاز نہیں ہو سکتا تھا انہوں نے اپنے رشتہ داروں کو جو کچھ دیا وہ اپنی گرہ سے دیا بیت المال سے ایک کوڑی تک بھی نہ لی اور اگر کسی بنا پر کوئی غلط بخشی ہوگئی تو اس کا فوراً ازالہ کیا۔

۴۔ چوتھا الزام یہ تھا کہ خلیفہ نے بقیع کی چراگاہ کو اپنے لیے مخصوص کر لیا اور عام لوگوں کو اس سے فائدہ اٹھانے سے روک دیا اس الزام کی بھی کوئی حقیقت نہیں کیونکہ یہ چراگاہ عہد فاروقی سے ہی بیت المال کے مویشیوں کے لیے وقف چلی آتی تھی۔

۵۔ پانچواں اعتراض یہ تھا کہ اموی عمال کی بدعنوانیوں کا کوئی تدارک نہیں کیا گیا یہ الزام سرتا پا من گھڑت ہے اور اس میں حقیقت کو کوئی دخل نہیں اصلیت یہ ہے کہ جب کبھی کسی اموی حاکم کے خلاف کوئی جائز شکایت ہوئی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فوراً اس کا تدارک کیا چنانچہ اہل کوفہ کے مطالبے پر سعید بن العاص کو معزول کر کے ابو موسی اشعری کو ان کی جگہ مامور کیا۔

۶۔ چھٹے الزام میں یہ کہا گیا تھا کہ مجرموں پر شرعی حدود جاری کرنے میں غفلت برتی گئی اس کے ثبوت میں سبائیوں کی طرف سے دو واقعات پیش کیے جاتے ہیں اول یہ کہ عبد اللہ بن عمر سے ہرمزان کے قتل کا بدلہ نہیں لیا گیا دوم ولید بن عقبہ پر شراب خوری کی حد جاری کرنے میں غیر معمولی تاخیر ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے واقعہ کی تفصیل یوں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبد اللہ نے ایک عجمی غلام ہرمزان کو اس شبہ کی بنا پر قتل کر دیا کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے قتل کی سازش میں وہ بھی شریک تھا ان پر شرعی حد جاری کرنے کے بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رائے لی تو سوائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے باقی صحابہ نے متفقہ طور پر کہا کہ عبد اللہ کو قصاص میں موت کے گھاٹ اتار دینا قرین مصلحت نہیں نیز انہوں نے کہا کہ چونکہ یہ واقعہ آپ کی خلافت سے ایک دو دن پہلے کا ہے اس لیے اس کی ذمہ داری آپ پر عائد نہیں ہوتی۔ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی گرہ سے ہرمزان کا خون بہا بیت المال میں جمع کرا دیا۔

ولید بن عقبہ پر شراب خوری کی تہمت کے ثبوت میں مصدقہ شہادتیں بڑی دیر کے بعد ملی تھیں اس لیے حد جاری کرنے میں بھی تاخیر ہوئی۔

۷۔ شرپسندوں کا ساتواں الزام یہ تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مذہب میں بعض ایسی بدعتیں پیدا کیں جن کو اکثر صحابہ نے ناپسند کیا۔ یہ اعتراض حقیقت سے بالکل خالی ہے کیونکہ جن چیزوں کو مفسدین بدعت قرار دیتے تھے۔ وہ دراصل بدعتیں نہیں تھیں بلکہ وہ ہی کم علمی کے باعث ایسا سمجھتے تھے۔

۸۔ سبائیوں کا آٹھواں اعتراض یہ تھا کہ ایک قرآن کے علاوہ باقی سب قرآتوں کو جلا ڈالا گیا۔ حضرت عثمانؓ کے اس فعل کو قابل اعتراض قرار دینا سخت غلطی ہے کیونکہ ایسا کر کے انہوں نے دنیائے اسلام کو ایک بہت بڑے فتنے سے بچا لیا یہ تو ان کی بہت بڑی مذہبی خدمت اور امت اسلامیہ پر ایک عظیم احسان ہے کہ انہوں نے پوری امت کو ایک قرآن پر متحد کر دیا ورنہ دوسرے اہل کتاب کی طرح مسلمانوں بھی ایک قرآن کی بجائے کئی قرآنوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پیروکار ہوتے۔

۹۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف نواں الزام یہ تھا کہ انہوں نے حکم بن عاص کو جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلا وطن کر دیا تھا دوبارہ مدینہ بلا لیا یہ اعتراض دراصل معترضین کی غلط فہمی کا نتیجہ تھا حقیقت یوں ہے کہ حضور ﷺ کی زندگی کے آخری ایام میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم کے واپس بلانے کی اجازت حاصل کر لی تھی عوام کو چونکہ اس واقعہ کا علم نہیں تھا اس لیے اعتراض کرنے لگے۔

۹۔ دسواں اعتراض یہ تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصری وفد کے ساتھ بد عہدی کی یہ الزام سراسر بے بنیاد اور خلاف حقیقت ہے اصلیت یہ ہے کہ شرپسند آپ کو شہید کرنے پر تلے ہوئے تھے اور جب کوئی معقول عذر ہاتھ نہ آیا تو جھوٹ موٹ کا ایک فرمان تیار کر کے اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ منسوب کر دیا اور مشہور یہ کیا کہ اس فرمان میں خلیفہ نے حاکم مصر کو ہدایت کی ہے کہ جونہی مصری وفد واپس پہنچے ان سب کو تہ تیغ کر دیا جائے اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

شہادت اور اس کے نتائج

اس سال تو مفسدین اپنے اپنے وطن کو لوٹ گئے مگر آئندہ سال حج کے بہانے دوبارہ مدینہ کا رخ کیا اور مدینہ کے قریب پہنچ کر چند کوس کے فاصلے پر باہر ٹھہر گئے۔ یہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل پر تو متفق تھے مگر جانشین بنانے کے بارے میں رائیں مختلف تھیں اکثریت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں تھی۔ بعض حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو چاہتے تھے اور بعض حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو چاہتے تھے لیکن جب تینوں بزرگوں سے مل کر خلافت قبول کرنے کی درخواست کی تو ان سب صریح انکار کر دیا اور الٹا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فسادیوں کو ڈانٹا۔

اس سے اگلے دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جمعہ کی نماز کے لیے مسجد میں تشریف لے گئے تو بلوائیوں نے ہلڑ مچا دیا اور پتھر مار مار کر نمازیوں کو مسجد سے باہر دھکیل دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر اتنے پتھر برسائے گئے کہ وہ بے ہوش ہو کر منبر سے گر پڑے۔ حالات کی نزاکت کے پیش نظر آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور دیگر معزز صحابہ سے درخواست کی کہ وہ کسی طرح اس فتنے کا سد باب کریں چنانچہ صحابہ نے سمجھا بجھا کر باغیوں کو واپس کیا۔

مگر تیسرے ہی دن وہ لوگ پھر پلٹ آئے اور صحابہ کے استفسار پر بتلایا کہ ہمیں راستہ میں ایک سرکاری ہرکارہ مصر کی جانب جاتے ہوئے ملا' ہمیں شبہ ہوا' تلاشی لینے پر اس کے پاس سے حاکم مصر کے نام حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فرمان ملا جس میں ہم لوگوں کے قتل کرنے اور دوسری سخت قسم کی سزائیں دینے کا حکم تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رضی کو پتہ چلا تو انہوں نے قسم کھا کر اپنی لاعلمی کا اظہار کا مگر باغی کب ماننے والے تھے وہ تو انہیں قتل کر دینے کا تہیہ کیے بیٹھے تھے بڑھ کر خلیفہ کے مکان کا محاصرہ کر لیا بعض جاں نثار حفاظت کو پہنچ گئے مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سب کو باصرار واپس کر دیا۔

آخر میں باغیوں نے پانی بند کر دیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنھم نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی لیکن الٹی ان کی بے عزتی کی گئی یہ حالات دیکھ کر حضرت عبد اللہ بن زبیر اور زید بن ثابت انصاری نے حاضر ہو کر اجازت چاہی کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت باغیوں کا مقابلہ کریں مگر آپ نے خونریزی کی اجازت نہ دی اور فرمایا کہ میرا سب سے بڑا مددگار وہ ہے جو اپنے ہاتھ اور اسلحہ کو روکے رکھے۔ اس کے بعد حضرت عثمان رضی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ عنہ نے باغیوں کے سامنے بار بار اپنی صفائی پیش کی اور اسلامی خدمات یاد دلائیں۔ مگر ان پر کچھ اثر نہ ہوا تنگ آ کر فرمایا "یاد رکھو! بخدا! اگر آج تم نے مجھے قتل کر دیا تو پھر قیامت تک نہ ایک ساتھ نماز پڑھو گے نہ ایک ساتھ جہاد کرو گے"۔

باغیوں کو یہ فکر تھی کہ اگر محاصرے کی خبر دور دراز تک پھیل گئی تو باہر سے فوجیں آ جائیں گی اس لیے فیصلہ کر لیا جائے چنانچہ انہوں نے صدر دروازے کو آگ لگا دی اور اندر داخل ہو گئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس وقت تلاوت کر رہے تھے ایک شخص نے آگے بڑھ کر تلوار کا وار کیا آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت نائلہ رضی اللہ عنہا بچاؤ کے لیے دوڑیں۔ ان کی تین انگلیاں کٹ گئیں ایک اور نے پیشانی مبارک پر لوہے کی لاٹھی ماری خون کا فوارہ قرآن مجید کے اوراق پر جاری ہو گیا۔ دو دن تک لاش مبارک بے گور و کفن پڑی رہی۔ تیسرے دن چند آدمیوں نے ہمت کر کے خفیہ طور پر تجہیز و تکفین کی اور جنت البقیع میں دفن کر کے باغیوں کے خوف سے قبر کا نشان بھی مٹا دیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت تاریخ اسلام کا ایک نہایت افسوس ناک باب ہے اس واقعہ نے وحدت ملی اور اسلامی شیرازہ بندی کو کچھ اس طرح سے برہم کیا کہ کسی کے سنبھالے نہ سنبھلی۔ شہادت سے چند روز قبل آپ نے باغیوں کو انتباہ کیا تھا "یاد رکھو! بخدا اگر آج تم نے مجھے قتل کر دیا تو قیامت تک نہ ایک ساتھ نماز پڑھ سکو گے نہ ایک ساتھ جہاد کر سکو گے" آپ کی یہ پیشن گوئی حرف بحرف درست ثابت ہوئی کیونکہ اس کے بعد مسلمان کئی گروہوں اور قوموں میں بٹ گئے اور مسلمانوں کی تلواریں اپنے ہی بھائیوں کے خلاف بے نیام ہونے لگیں شیعہ، سنی، خارجی، عثمانی وغیرہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے نظر آنے لگے اس تفریق کے باعث اسلامی فتوحات کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رفتار بہت مدہم پڑ گئی اور اندرونی جھگڑوں کا ایک ایسا لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا جو آج تک متواتر چلا آتا ہے۔ خانہ جنگی نے اسلامی قوتوں کو رفتہ رفتہ مضمحل کر دیا۔ وہی قومیں جو کبھی ان کے نام سے کانپ اٹھتی تھیں اب مسلمانوں کو آنکھیں دکھانے لگیں اور جب کبھی موقعہ ملا اپنی گزشتہ ناکامیوں کا دل کھول کر بدلہ لیا۔

سیرت اور عہد خلافت پر تبصرہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی حیا' دانائی خوش خلقی' عبادت' تقویٰ' کرم اور تواضع میں مشہور تھے۔ عدل و انصاف میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیرو تھے نظام حکومت عہد فاروق میں مکمل ہو چکا تھا اس لیے اس میں کوئی خاص ترمیم نہ کی البتہ بحری فوج کا قیام عمل میں آیا' جس کے باعث اسلامی فتوحات کو بہت وسعت ہوئی اور رومی جو اپنی بحری قوت کے بل بوتے پر اکڑتے تھے اب بالکل دب گئے اور مسلمانوں سے خوف زدہ رہنے لگے۔

مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع آپ کا روشن ترین کارنامہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے وسیع کیا تھا لیکن حضرت عثمان رضی عنہ نے اور وسعت دی اور پتھر چونے سے اس کی تعمیر کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو انتہا درجے کی محبت اور عقیدت تھی' یہی وجہ تھی کہ امیر معاویہ کے متواتر اصرار کے باوجود مدینہ چھوڑ کر شام جانا گوارا نہ کیا اور قرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قیمت پر بھی نہ چھوڑا۔ یہاں تک کہ جان عزیز بھی قربان کر دی۔ جمع قرآن کے سلسلہ میں آپ نے جو اسلام کی خدمت انجام دی اس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی جب معراج شریف سے واپسی ہوئی تو آپ نے عورتوں کو وعظ کیا۔ فرمایا کہ آپ زیادہ صدقہ کیا کریں کیونکہ میں نے مردوں سے زیادہ عورتوں کو جہنم میں دیکھا ہے۔ ایک عورت نے کہا۔ یا نبی اللہ ﷺ میں کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں' اجازت دیجئے۔ آپ نے فرمایا اجازت ہے۔ اس نے سوال کیا کہ ہماری اکثریت جہنم میں کیوں دیکھی ہے' آپ نے فرمایا آپ میں تین نقص ہیں۔

(۱) آپ میں غیبت کرنے کی عادت ہے۔

(۲) آپ اپنے بچوں کو لعن طعن کرتی رہتی ہیں۔

(۳) آپ اپنے خاوند کی نافرمان بھی ہوتی ہیں۔

اکثر آپ اپنے خاوندوں کی شکر گزار نہیں ہوتیں۔ وہ تمام عمر آپ کی ہر جائز خواہش کو پورا کرتا ہے۔ جتنی بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔ وہ کر گزرتا ہے۔ تمہارا ایک مطالبہ کسی مجبوری کی وجہ سے پورا نہ کر سکے تو تم ان کے تمام احسانات کو نظر انداز کر دیتی ہو۔ آپ نے فرمایا آپ نے اگر جہنم سے بچنا ہے تو ان باتوں پر عمل کریں۔

اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث نہایت غور طلب ہے۔

مردوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ عورت بائیں پسلی کی ہڈی سے بنی ہے۔ جو ٹیڑھی ہے۔ اس کو اگر سیدھی کرو گے تو ٹوٹ جائے گی۔ مردوں کو چاہیے کہ اگر کبھی عورت کے ساتھ کوئی تنازعہ ہو جائے تو درگزر کریں۔ آپ نے فرمایا عورت اور مرد کا مقام بیان کر رہا ہوں۔ صحابہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرام میں سے بعض نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے غیر ممالک میں دیکھا ہے کہ وہاں کے لوگ اپنے سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں کیا ہم بھی آپ کو سجدہ کریں؟

کیونکہ آپ ان سے افضل ہیں۔ آپ نے فرمایا سجدہ کے لائق فقط اللہ تعالیٰ کی ذات ہے بس نہیں ہوں۔ اگر سجدہ اللہ کے بغیر کسی کو کرنا ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے مردوں کو سجدہ کریں۔ آپ نے زندگی میں تقریباً گیارہ شادیاں کی ہیں۔ ایک وقت میں نو بیویاں موجود رہی ہیں۔ کئی مرتبہ ایسے واقعات آئے کہ نبی پاکؐ کو بیویوں نے کئی مطالبے کر کے پریشاں کیا۔ مگر آپ درگزر کرتے رہے' ایک روز ایسا ہوا کہ تین بیویوں نے مشورہ کیا کہ ہم نبی پاکؐ کو ایسی بات کہیں جو چوتھی بیوی کے گھر جانے سے رک جائیں۔ آپ ان کے گھر سے شہد کھاتے تھے۔ جب ایک بیوی سے ملاقات ہوئی اس نے کہا یا نبی اللہ آپ کے منہ سے ایسی بو محسوس ہو رہی ہے جو مغافیر کی ہوتی ہے۔

اس طرح دوسری اور تیسری بیوی نے کہا۔ آپ نے فرمایا میں اس گھر سے شہد کھاتا ہوں اور کچھ نہیں' اب آئندہ مین شہد نہیں کھاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت حکم نافذ کر دیا کہ اے میرے نبی آپ کیوں حلال چیز کو حرام کرتے ہیں تاکہ اپنی بیویوں کو راضی کریں۔

نبی پاک ﷺ نے اسی وقت ان الفاظ کو واپس لیا ادھر اللہ تعالیٰ سے رجوع کیا۔ سوال اس لیے لکھا ہے اگر نبی پاک کو علم غیب ہوتا تو ایسا معاملہ کیوں پیش آتا اور عورتوں کو اگر یہ معلوم ہوتا کے ہمارے نبی پاک غیب جانتے ہیں تو وہ ایسا منصوبہ کیوں بناتیں۔ پڑھنے والے اس پر غور اور فکر کریں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔ ایک روز کا یہ واقعہ ہے۔ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے زید کو حکم دیا جو آپ کا متبنیٰ تھا کہ میرے پھوپھا کے گھر جاؤ اور جا کر سلام کہنا' اس سے کہنا کہ وہ اپنی بیٹی زینب کا رشتہ تمہارے ساتھ کریں۔ ان کو میری طرف سے یہ پیغام دینا۔

زید نے دروازے پر دستک دی آپ کا پھوپھا باہر آیا۔ زید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق پیغام دیا اور واپس آ گئے۔

کچھ عرصہ کے بعد زید کی شادی زینب سے ہوگئی۔ آپ نے خود دونوں کا نکاح پڑھا اور برکت کی دعا کی۔ کچھ عرصہ کے بعد زینب اور زید میں ناچاکی ہوگئی اور اس کے بعد طلاق ہوگئی۔ جب زینب کی عدت پوری ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم سے ان کا نکاح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا۔ جیسا کہ قرآن میں ذکر ہے۔ زید چونکہ آپ کا لے پالک بیٹا تھا اس لیے لوگوں میں چہ میگوئیاں شروع ہوگئیں۔ ہر شخص یہ کہنے لگا کہ محمد ﷺ نے اپنے بیٹے کی مطلقہ سے نکاح کر لیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حکم نازل کیا کہ جو متبنیٰ ہوتا ہے وہ حقیقی بیٹا نہیں ہوتا۔ اس واقعے سے پھر وہی مسئلہ سامنے آتا ہے۔ کہ اگر نبی پاک ﷺ کو علم غیب ہوتا تو یہ واقعہ کیوں پیش آتا' ایک اور دلچسپ واقعہ اور توحید کا مسئلہ ہے۔ ایک صحابی فوت ہوگیا۔ وہ بیوی بچے چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملا۔ ان کی بیوی کا نام ام سلمہ تھا۔ اب ام سلمہ یہ بیان کرتی ہیں کہ میرا خاوند اپنی زندگی میں یہ دعا کیا کرتا تھا۔

اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرًا منھا

اے اللہ مجھے مصیبت سے بچا اور جو نعمت مجھ سے چھن گئی اس سے بہتر بدلہ عطا فرما) جب عدت کے دن پورے ہوگئے۔ تو صدیق رضی اللہ عنہ نے آ کر دروازہ پر دستک دی۔ مائی صاحبہ نے پوچھا کون۔ آواز دی میں صدیق ہوں۔ مائی صاحبہ نے کہا مرحبا فرمائیے کیا حکم ہے۔ تو کہا میرے بھائی جو آپ کا شوہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا وہ قضائے الٰہی سے فوت ہوگیا ہے' میں آپ کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کی کیا رائے ہے۔ مائی صاحبہ نے جواب دیا میں شادی کا ارادہ نہیں رکھتی۔ یہ سن کر صدیق رضی اللہ عنہ واپس لوٹ گئے۔ چند دن کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو مائی صاحبہ ام سلمہ کے دروازہ پر دستک دی۔ مائی صاحبہ نے پوچھا کون۔ کہا میں عمر ہوں۔ مرحبا۔ فرمایئے کیا حکم ہے۔ عمر نے وہی مطالبہ کیا تو مائی صاحبہ نے جواب دیا میں نکاح کا ارادہ نہیں رکھتی تو عمر بھی واپس لوٹ گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد نبی پاک ﷺ خود تشریف لائے آ کر دستک دی مائی صاحبہ نے دریافت کیا کہ کون' فرمایا میں محمد ﷺ اللہ کا رسول ہوں۔ مائی صاحبہ نے کہا میرے لیے کیا حکم ہے تو آپ نے نکاح کا مطالبہ کیا۔ تو جواب دیا کہ میں نکاح کا ارادہ نہیں رکھتی۔ آپ نے فرمایا جب خاوند فوت ہو جائے اور بیوہ چھوڑ جائے اور اس میں طاقت موجود ہو اور صحت اچھی ہو تو وہ نکاح کر سکتی ہے۔ عورت نے کہا مجھے تین باتوں کا خطرہ ہے۔ اس لیے میں نکاح کا ارادہ نہیں رکھتی۔ آپ نے فرمایا شرط بتاؤ۔ پہلی شرط یہ ہے کہ میں خود دار عورت ہوں۔ میرے خاوند نے کبھی مجھے پریشان نہیں کیا۔ نیا خاوند نہ جانے کیا سلوک کرے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میرے بچے چھوٹے ہیں۔ نہ جانے ان کے ساتھ کیا ہو۔ اگر میری منشا کے مطابق خاوند مل جائے تو مجھے کوئی انکار نہیں۔ تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا میں آپ کو پریشان نہیں ہونے دوں گا اور آپ کے بچوں کو نہایت پیار کروں گا اور ان کے جائز مطالبات پورے کروں گا تو ام سلمہ نکاح پر رضا مند ہو گئیں جب نکاح ہوگیا تو ام سلمہ نے یہ دعا پڑھنی شروع کی جو ان کا پہلا خاوند پڑھا کرتا تھا۔ اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا پھر کہا میں پہلے ایک صحابی کی بیوی تھی۔ اب میں ایک پیغمبر کی بیوی ہوں کل مسلمانوں کی ماں ہوں گی۔ میری دعا کا مقصد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج پورا ہو گیا۔

یہ واقعہ صبر کے ساتھ تعلق رکھتا ہے؟

جب نبی پاک کا بیٹا بیمار تھا تو آپ اسے اپنی گود میں لے کر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ دیکھ رہے تھے کہ یہ دنیا سے رخصت ہو رہا ہے۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ کہنے والے نے کہا آپ ہمیں تو صبر کی تلقین کرتے ہیں اور آپ خود رو رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا ایسا رونے سے میں منع نہیں کرتا۔ ان باتوں سے منع کرتا ہوں۔ جب کسی کو مصیبت آئے یا کسی کا کوئی عزیز فوت ہو جائے وہ بالوں کو نوچتے اور سینہ کوبی کرتے ہیں اور ایسے ایسے منہ سے الفاظ نکالتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں۔ تو میں ایسے موقع پر صبر کرنے کی تلقین کرتا ہوں۔ کیونکہ ان اللہ مع الصابرین۔ جو مصیبت کے وقت صبر کرتا ہے۔ اللہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

واقعہ ایک صحابی رسول کا

اپنی محنت مزدوری کے لیے گئے ہوئے تھے۔ ان کے پیچھے ان کا ننھا شیر خوار بچہ فوت ہو گیا۔ بیوی اپنے خاوند کو نہ بلا سکی۔ اس لیے کہ خاوند کا پتہ نہیں تھا وہ کہاں کام کر رہا ہے۔ شام کو جب وہ واپس گھر آیا تو بیوی نے خاموشی سے اس کو کھانا وغیرہ دیا اور جو بھی مناسب خدمت ہو سکی وہ کی اور خاوند کے ہر مطالبے کو لبیک کہا۔ جب صبح ہوئی آپ نماز کے لیے جا رہے تھے تو بیوی نے کہا میری بات سنو' پوچھا وہ کیا۔ کہا جو ہمارے ننھا بچہ تھا' وہ قضاء الٰہی سے فوت ہو چکا ہے تو آپ مسلمانوں کو جنازہ کے لیے پابند کر آئیں آدمی نے غصہ سے اپنی بیوی کو کہا تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔ عورت بولی۔ کہ آپ صبح سے مزدوری کرنے کے لیے گئے ہوئے تھے۔ میں نے سمجھا جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا تھا اللہ کی طرف سے ہوگیا۔ آپ رات کو آرام کر لیں۔ یہ بات سن کر آدمی خاموش ہوگیا۔ کیونکہ وہ دین دار تھا۔ سننے اور پڑھنے والو کبھی غور تو کرو۔ جب تمہارے گھروں میں ایسا واقعہ ہو جائے تو تم کیا کرتے ہو۔ اس وقت تم اللہ تعالیٰ کی بات اور اللہ کے نبی پاک کا حکم اور قرآن کے حکم سب کو نظر انداز کر دیتے ہو اور پھر بھی مسلمان کے مسلمان ہی رہتے ہو۔ اسی سلسلے کا ایک اپنا واقعہ بھی بیان کر دوں۔ میرا نام محمد ابراہیم ولد اللہ بخش ہے اپنا واقعہ لکھنے میں صداقت ہوتی ہے۔ کوئی دوسرا راوی نہیں ہوتا۔ میرا ایک بیٹا جس کا نام محمد اسماعیل تھا۔ ابھی دو سال کا تھا کہ ایک دن بوقت شام بعد نماز مغرب فوت ہوگیا۔ موسم گرمی کا تھا۔ میرا مکان کچھ اونچا تھا جب بیٹے کے فوت ہو جانے کا مجھے یقین ہوگیا تو میں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ میرا پڑوسی میری آواز سن رہا تھے جو خود بھی اہل حدیث تھا اس نے مجھے پوچھا کیا بات ہے۔ میں نے ان کو جواب دیا کہ کوئی بات نہیں۔ ہم اہل خانہ خاموشی سے رات بھر بیٹھے رہے۔ کسی ہمسائے کو وفات کا پتہ نہیں چلا۔ جلد اگلی صبح ہمسائے نے دریافت کیا آپ نے رات کو مجھے بتایا کیوں نہیں۔ میں نے جواب دیا کہ رات کا وقت تھا میں نے آپ کو تکلیف دینا مناسب نہیں سمجھا۔ یہ بات سن کر میرے تمام ہمسائے ناراض ہوگئے۔ میرا دوسرا بیٹا بھی تقریباً" دو سال کا تھا اس کا نام میں نے محمد الیاس رکھا تھا۔ وہ بھی موسم گرما میں انتقال کر گیا تقریباً" ۴ بجے کا وقت تھا۔ تو ہمارے گھر کی آواز باہر نہیں گئی۔ لیکن تمام ہمسائے میرے گھر میں آئے اور ہم نے بہت صبر کیا جیسا کہ صبر کرنے کا حکم ہے۔ میرے بھائی مولوی ہدایت اللہ صاحب نہایت دین دار' عالم اور اچھے مزاج کے آدمی تھے۔ جب وہ شام کو بیمار ہوئے تو آناً" فاناً" ان کی موت واقع ہوگئی تمام لوگ میرے گھر میں افسوس کرنے کے لیے آئے ہم نے فوراً"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں غسل دیا اور جنازہ کے لیے اعلان کیا ہم نے کسی کا انتظار نہیں کیا دوسرے میرے بھائی محمد طفیل صاحب قضائے الٰہی سے اچانک ۴ بجے بیمار ہوئے، صبح فوت ہو گئے۔ ہم نے سنت کے مطابق انہیں سپرد خاک کیا۔ میں یہ اس لیے لکھ رہا ہوں کہ اگر سنت پر عمل کرنا ہو تو خود کر کے دکھاؤ میں نصیر آباد میں رہائش رکھتا ہوں اور جامع مسجد مبارک اہل حدیث کا مہتمم ہوں۔ میرے دونوں بھائی یہیں فوت ہوئے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت نوحؑ کا واقعہ

اللہ تبارک و تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنی قوم کو نصیحت کرو تاکہ یہ راہ راست پر آ جائے۔ نوح علیہ السلام نے اپنی بات کو جاری کیا۔ تو لوگوں نے مخالفت کا تہیہ کر لیا۔ اللہ کے نبی جوں جوں حکم سناتے رہے اور قوم اسی طرح مخالفت کرتی رہی۔ ایک ہزار پانچ سو سال نوح علیہ السلام کی عمر تھی نو سو پچاس سال تک اللہ کا حکم سناتے رہے۔ کل اسی افراد عورت اور مرد ایمان لائے۔ آپ کی بیوی بھی نافرمان تھی اور ایک بیٹا جس کا نام کنعان تھا۔ اس نے بھی اپنے باپ کی نافرمانی کی۔ جب نوح علیہ السلام اپنی قوم سے تنگ آ گئے تو بارگاہ الٰہی میں عرض کی۔ اللہ اس قوم کو نیست و نابود کر دیں۔ اللہ پاک نے دعا قبول کر لی۔ تو نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ ایک کشتی تیار کریں۔ کیونکہ میں ان کو پانی کا عذاب بھیجوں گا۔ وہی تباہی کا سامان ہو گا۔ جو تیرے اہل ہوں گے وہ محفوظ رہیں گے ان کو کشتی میں سوار کر لینا۔ اور ہر جانور کا جوڑا جوڑا کشتی میں سوار کر لینا۔ تو نوح علیہ السلام نے کشتی بنانی شروع کر دی کیونکہ وہ لکڑی کے کام کے ماہر تھے۔ قوم نے پوچھا باباجی کشتی کس لیے تیار کر رہے ہیں۔ یہاں پر نزدیک نہ دریا ہے اور نہ سمندر۔ فرمایا کہ اللہ کا حکم ہے۔ کہ پانی کا عذاب آئے گا جو میری کشتی میں سوار ہو گا۔ وہ بچ جائے گا۔ لوگوں نے یہ بات سن کر بڑا تعجب کیا۔ لوگوں نے کشتی میں پاخانہ کرنا شروع کر دیا۔ نوح علیہ السلام بہت پریشان ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کے لیے ایک جلد کی بیماری پیدا کر دی جسے خارش کہتے ہیں۔ ان لوگوں نے علاج معالجے کی بہت کوشش کی۔ لیکن کوئی دوا کارگر نہ ہوئی۔ ایک آدمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کشتی میں پاخانہ کرنے کے لیے آیا تو وہ پھسل گیا اور گندگی جو اس کی ٹانگ پر لگی اس کی خارش دور ہوگئی اب قوم میں اسی بات کا چرچا ہوگیا۔ جو لوگ بیمار تھے۔ وہ اپنے جسم پر گندگی استعمال کرتے تھے تو خارش دور ہو جاتی تھی۔ آخر وہ گندگی جسم پر لگانے سے ختم ہوگئی۔ ابھی بیمار باقی تھے۔ لوگوں نے اس کشتی میں پانی ڈال کر غسل کیے اس طرح وہ کشتی صاف ہوگئی۔ دھونے سے کشتی کی سب بدبو جاتی رہی۔ اب قوم مذاق کے طور پر پوچھتی ہے کہ پانی کا عذاب کب آئے گا۔ تو نوح علیہ السلام فرماتے ہیں کہ انتظار کریں۔

ایک روز وہ ایک ہوٹل پر کھڑے تھے۔ تو ہوٹل والے نے کہا تنور سے پانی ابل رہا ہے۔ تو نوح علیہ السلام نے کہا کہ عذاب آگیا۔ اب تیاری کرو۔

نوح علیہ السلام نے اپنے اہل کو کشتی پر سوار کر لیا اور جن جانوروں کو سوار کرنا تھا کر لیا۔ اب باغی بیٹے کو حکم دیا کہ بیٹا آ جاؤ کشتی پر بیٹھ جاؤ۔ بیٹے نے کہا میں اس کشتی پر نہیں بیٹھوں گا۔ میں پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا جس کی چوٹی سب سے بلند ہے۔ اللہ کے نبی نے فرمایا آج کے دن پہاڑ بھی نہیں بچیں گے۔

زمین سے پانی کے چشمے جاری ہوگئے اور آسمان سے بھی پانی برسنے لگا۔ کئی روز تک یہ سلسلہ جاری رہا اور تمام قوم غرق ہوگئی۔ نوح علیہ السلام نے عرض کی یااللہ جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ تیرے اہل محفوظ رہیں گے۔ کیا یہ میرا بیٹا اہل نہیں ہے۔ اس کے لیے درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسا سوال کیوں کرتا ہے جو تجھے علم نہیں اگر یہ تیرا اہل ہوتا تو تیری کشتی میں بیٹھ جاتا۔ اللہ نے فرمایا دوبارہ ایسا سوال نہ کرنا۔ اگر کیا تو نبیوں کی فہرست سے تمہارا نام کاٹ دوں گا۔ جب نام کٹ گیا تو پھر دیکھنا تمہارا انجام کیا ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اڈا وڈا نوح پیغمبر وچ سرکار ربانی
کون جہاز تے بیٹا رب نے ڈوب وتا وچ پانی

نوح علیہ السلام خاموش ہو گئے اور اپنی بات پر ندامت کرنے لگے۔ ایک پانی کی لہر آئی بیٹے کو بہا کر لے گئی۔ جب پانی کا عذاب ختم ہو گیا تو جو اہل ایمان نوح علیہ السلام کے ساتھ بچ گئے تھے' وہ اس زمین پر پھر آباد ہوئے اور نوح علیہ السلام کے بیٹوں کی اولاد بھی زمین پر پھیل گئی۔

بڑے کمال کی بات یہ ہے نوح علیہ السلام کئی برس تک آسمان کی طرف منہ نہ کر سکے۔ اس لیے کہ اللہ نے مجھے کیا کہا ہے۔ اے لوگو پڑھنے والو اس پر غور و فکر کرو حضرت نوح کے ساتھ اللہ نے کیا سلوک کیا۔ اس سے ثابت یہ ہوا کہ ہدایت اللہ کے قبضے میں لیے جس کو چاہے وہ دے اور کسی کے اختیار میں نہیں اور نوح علیہ السلام کی بیوی وہ بھی نافرمانی کی وجہ سے قوم کے ساتھ غرق ہو گئی۔ اسی طرح لوط علیہ السلام کی بیوی بھی نافرمان تھی وہ بھی قوم کے ساتھ غرق ہو گئی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے لیے بہت کوشش کی لیکن ہدایت نصیب نہ ہوئی۔ نبی پاک ﷺ نے اپنے خاندان کے ایک ایک آدمی کو سمجھانے کی بہت کوشش کی جس کے مقدر اچھے تھے وہ بات کو مان گئے۔ جیسا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ' حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور اس کے علاوہ جن کے مقدر اچھے تھے' وہ نبی کی بات کو قبول کر گئے۔ ابو لہب اور ان کی بیوی اور ان کے دونوں بیٹے جو نبی کرم ﷺ کے داماد تھے اور قریش کے دوسرے بہت سے لوگ بھی جنہوں نے نافرمانی کی وہ اس فہرست میں آ گئے اور جہنم کا ایندھن بن گئے۔ آپ کے چچا گئے اور آپ کے ساتھ اپنی محبت کے باوجود آپ پر ایمان نہیں لائے تھے۔ تو ان کے متعلق رسول ﷺ نے فرمایا کہ میری محبت کے باعث ابو طالب پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے ہلکا عذاب یہ ہوگا کہ ان کو نار دوزخ کی جوتی پہنائی جائے گی۔ جس سے ان کا دماغ اس طرح ابلے گا کہ جس طرح چولہے پر ہانڈی کھولتی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصہ حضرت یونس علیہ السلام کا

اللہ تبارک و تعالیٰ نے یونس علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنی قوم کو نصیحت کرو تاکہ صحیح راستے پر آ جائیں۔ یونس علیہ السلام نے اپنی قوم کو نہایت ذمہ داری سے تبلیغ کی کہ اے قوم اللہ کی نافرمانی مت کرو اور بھی یونس علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے احکام سنائے لیکن انہوں نے کوئی پرواہ نہ کی۔ آخر کار یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے تنگ آ کر اللہ تعالیٰ سے قوم پر عذاب کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے دعا منظور فرمائی مگر ابھی حکم عذاب جاری نہیں کیا تھا کہ یونس علیہ السلام حکم الٰہی کے نزول سے پہلے ہی آبادی سے نکل کھڑے ہوئے۔ جب بستی پر عذاب کے آثار ظاہر ہوئے تو قوم کے عقل مند آدمیوں نے کہا کہ اب ہمارے لیے بچنا مشکل ہوگیا ہے۔ یونس علیہ السلام کو تلاش کرو۔ کہ وہ اللہ سے عذاب ٹالنے کی دعا کریں۔

بہت کوشش کرنے کے باوجود یونس علیہ السلام نہ مل سکے۔ قوم کو یقین ہوگیا۔ کہ اب ہمارا بچنا مشکل ہے۔ کچھ آدمیوں نے مشورہ کیا سرائے میں چلو اور اللہ کے آگے توبہ کرو اپنے گناہوں کی معافی مانگو جو شیر خوار بچے ہیں ان کو ماؤں سے الگ کر دو اور جو مویشیوں کے بچے ہیں ان کو بھی الگ باندھ دو اور سرائے میں چل کر دعا کرو۔ جب دعا کرنے لگے اللہ تعالیٰ ہم آپ کے یونس پر ایمان لے آئے جو وہ کہیں گے۔ ہم اس کو تسلیم کریں گے۔ بچوں کا رونا۔ مویشیوں کی پکار سنی تو اللہ تعالیٰ کو رحم آگیا اور اپنے عذاب کو واپس لے لیا۔ اللہ پاک نے یہ فرمایا یہ ہمارا پہلا واقعہ ہے کہ یونس علیہ السلام کی قوم پر عذاب آیا اور ہم نے واپس کر لیا۔

جب تمام لوگ اپنی آبادی کی طرف لوٹ گئے اور یونس علیہ السلام کو یقین ہوگیا کہ عذاب نہیں آئے گا۔ یونس علیہ السلام نے محسوس کیا کہ اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آبادی کی طرف کیسے جاؤں اور قوم کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ یونس علیہ السلام نے کہیں دوسری طرف کا رخ کیا اور چل دیے آگے جب پہنچے تو دریا نظر آیا۔ کشتی کنارے پر کھڑی تھی اس میں کچھ آدمی سوار تھے۔ آپ نے کہا مجھے بھی ساتھ لے چلو جب کشتی کنارے سے رخصت ہوئی تو ایسا معلوم ہوا۔ کہ کشتی ڈوبنے لگی ہے۔ اہل کشتی نے کہا کوئی آدمی تم میں ایسا ہے۔ جو اپنے آقا کو ناراض کر کے بھاگا جا رہا ہے۔ یونس علیہ السلام نے دل ہی دل میں کہا کہ وہ آدمی تو میں ہی ہوں جو اپنے مولا کی اجازت کے بغیر آ رہا ہوں اور میں خطاوار ہوں۔ لوگوں نے ایسا آدمی تلاش کر کے قرعہ اندازی کی۔ قرعہ یونسؑ کے نام نکلا لوگوں نے ان کی وجاہت کے پیش نظر تذبذب کیا۔ دوسری اور تیسری مرتبہ بھی قرعہ انہیں کے نام نکلا تو انہیں دریا میں پھینک دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک بڑی مچھلی کو حکم دیا کہ اسے نگل لے۔ مچھلی کے پیٹ میں جب انہیں ہوش آیا تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین (اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تو پاک ذات ہے اور میں ہی ظالموں میں شامل ہوں) آپ کی دعا قبول ہوئی اور اللہ پاک نے مچھلی کو حکم دیا کہ یونس کو ساحل پر جا کر اگلی دو احادیث میں یہ روایت منقول ہے کہ اگر یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں تسبیح' کرتے تو وہ قیامت تک اس کے پیٹ میں رہتے۔

اے لوگو! اس بات پر غور کرو کہ یونس علیہ السلام کو تھوڑی سی بات پر اتنی تکلیف برداشت کرنی پڑی مگر تمہارا کیا حال ہے جو تم ہر وقت نافرمانی کرتے ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپ حسد کی بیماری سے بچ جائیں یہ بہت برا فعل ہے۔ حاسد آدمی کے سب اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

حسد کرن جو ویکھ کسے نوں نیکیاں سڑ بل جاون
وچ جہنم سب توں پہلاں داخل کیتے جاون

چند مثالیں عرض کرتا ہوں۔

ا - ایک حاسد آدمی کا ذکر کر رہا ہوں۔ جس کا نام ابرہہ تھا اور عیسائی مذہب کا آدمی تھا۔ وہ ملک یمن کا حکمران تھا۔ اس کے دل میں خیال گزرا کہ جو مکہ شہر میں اللہ نے حج کے لیے جگہ مخصوص کی ہوئی ہے۔ تمام لوگ ایک سال کے بعد وہاں جاتے ہیں اور بہت رونق ہوتی ہے اور مکہ والوں کا کاروبار میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ کیوں نہ میں یمن میں خانہ کعبہ کی طرح ایک عبادت خانہ بنا لوں کہ لوگ یہاں آئیں تو ایک تو ہماری شہرت ہو گی اور دوسرے کاروبار میں بہت منافع ہوگا۔ اس نے اپنی انتظامیہ سے مشورہ کیا اور یہ فیصلہ طے پایا کہ درست ہے۔ ایک جگہ مخصوص کر کے متبادل خانہ کعبہ کی تعمیر شروع کر دی۔

جب تمام کام سرانجام ہوگیا اور عام اعلان کروایا گیا کہ تمام علاقہ کے لوگ یہاں آ کر حج کیا کریں اور جو مکہ میں جاتے ہیں وہ بھی یہاں آئیں۔ لیکن ابرہہ بادشاہ کی یہ سکیم فیل ہوگئی کوئی آدمی حج کے لیے نہ پہنچا۔ بلکہ اہل مکہ میں سے کسی آدمی نے وہاں جا کر غلاظت پھینک دی۔ ابرہ کو سخت غصہ آیا۔ شیطان نے اس کو یہ مشورہ دیا کہ جو مکہ کا خانہ کعبہ ہے اس کو مسمار کر دیں تو پھر لوگ ادھر آئیں گے۔ ابرہہ نے اس بات پر رضا مندی کی اور تمام قوم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتفاق کیا اور مشورہ ہوا کہ بیت اللہ کو مسمار کرنے کے لیے تاریخ مقرر ہوگئی۔ ابرہ کے پاس ہاتھی بھی تھے۔ ابرہہ اور اس کے سردار ہاتھیوں پر سوار ہوئے اور فوج لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ مکہ کے قریب جا کر پڑاؤ ڈال دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داوا عبدالمطلب کے اونٹ باہر چر رہے تھے۔ ابرہ کی فوج نے ان اونٹوں کو پکڑ لیا۔ کسی نے ان کو آ کر بتایا کہ فوج آئی ہوئی ہے۔ انہوں نے تمہارے اونٹ پکڑ لیے ہیں۔ آپ یہ بات سن کر وہاں پہنچے اور ان سے پوچھا کہ ہمارے اونٹ کیوں پکڑے ہیں۔ ابرہہ نے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں۔ فرمایا میں مکہ میں بیت اللہ کا متولی ہوں۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم تو بیت اللہ کو گرانے کے لیے آئیں تم اونٹوں کا مطالبہ کر رہے ہو۔ بیت اللہ کی کوئی فکر نہیں۔ وہ بولے کہ بیت اللہ میرا نہیں ہے۔ اونٹ میرے ہیں وہ مجھے واپس کریں۔ بیت اللہ کا مالک خود اپنے گھر کی حفاظت کرے گا۔ ابرہہ نے اونٹ چھوڑ دیے۔ اب پروگرام طے ہوگیا کہ علی الصبح بیت اللہ کو گرا دو۔ تمام فوج اس پر تیار ہوگئی۔ اہل لشکر اپنے گھربار چھوڑ کر پہاڑوں پر چلے گئے۔ ابابیلوں کو حکم دیا۔ کہ دو دو پتھر اپنے پنجوں میں پکڑ لو اور ایک ایک پتھر اپنی چونچ میں پکڑ لو اور جا کر ابرہہ فوج برسا دو۔ ابابیلوں نے ایسا ہی کیا۔ ابرہہ کی فوج پر ابابیلوں نے پتھر پھینکنے شروع کیے۔ یہ واقعہ نبی پاک کی پیدائش سے تقریباً" پچپن دن پہلے کا ہے۔ اللہ پاک نے بذریعہ جبریل بذریعہ قرآن خبر دی کہ ہم نے ایسا کیا۔

الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل

ابابیلوں کے پتھروں نے ابرہہ کے ہاتھیوں کو اس طرح کر دیا جیسے چبایا ہوا چارہ ہوتا ہے۔

جو لوگ حسد کرتے ہیں ان کا یہی حشر ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اس بیماری سے تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین۔ پنجابی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

ابرہہ چلیا شہر یمن وچوں ڈیرا مکے آکے لایا اے
ابا بیلاں نوں حکم عالی سرکاری کیتا گھیرا فوج نے آکے پایا اے
پتھر برسدے نیر، بار بار آسمان اتوں غضب رب دا اوناں نوں آیا اے
جدوں خبر پہنچی شہر یمن اندر روندے بچے تے بڈھیاں مائیاں نے
جو کچھ بیجیا سویو وڈناں ای حکم آقا نے فرمایا ای
دنیا کھیتی آخر سیتی حضرت نے فرمایا ای

واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون
(اللہ تعالیٰ اپنے امر پر مطلب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے)

۲ - جب یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے ان کو کنوئیں میں ڈال دیا تو وہ بظاہر سرخرو ہوگئے اور انہیں اطمینان ہوگیا' مگر ان کو حقیقت کا علم نہیں تھا۔ جب راز کھل گیا تو ایک مدت کے بعد یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تمام مصر کا فر خزانہ میری سامنے ڈھیر کر دیتے تو میں اسے قدموں سے روند ڈالتا اور یوسف کو کبھی نہ دیتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند فرشتے انسانی شکل میں انسانی لباس پہن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر آئے۔ ابراہیم علیہ السلام چونکہ بہت مہمان نواز تھے۔ مہمانوں کو بٹھا کر آپ ان کے لیے کھانا لائے جو بھنا ہوا گوشت تھا۔ فرشتوں نے کھانے سے گریز کیا۔ ابراہیم علیہ السلام کو بہت فکر ہوئی کہ شاید یہ میرے مخالف نہ ہوں۔ میرے گھر کا کھانا نہیں کھاتے اس وقت کا دستور تھا کہ جس سے مخالفت ہو اس کے گھر کا کھانا لوگ نہیں کھاتے تھے۔ فرشتوں نے عرض کی کہ ہم انسان نہیں ہیں ہم تو فرشتے ہیں۔ ہمیں اللہ پاک نے بھیجا ہے۔ آپ کو بیٹے کی خوشخبری سنانے آئے ہیں۔ یہ سن کر مائی سارہ نے بہت تعجب کیا جو پیچھے باتیں سن رہی تھی۔ مائی سارہ نے انگشت اپنے رخسار پر رکھی اور حیرت سے کہا کہ میں تو بانجھ ہوں میرے ہاں بیٹا کیسے پیدا ہوگا؟ ابراہیم علیہ السلام نے بھی تعجب کیا کہ میری طویل عمر ہوچکی ہے۔ تو فرشتوں نے جواب دیا ہم تو اللہ کا حکم لے کر آئے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا کہ اب تمہارا کیا پروگرام ہے تو فرشتوں نے جواب دیا کہ ہم لوط علیہ السلام کی طرف جا رہے ہیں۔ آج ان کی قوم پر عذاب نازل کریں گے۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ وہاں تو لوط کا گھرانہ ہے۔ جواب ملا کہ اللہ کا حکم ایسے ہی ہے اور لوط محفوظ رہیں گے۔ جب لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے تو وہ اپنے کاروبار میں مصروف تھے۔ فرشتوں نے کہا ہم تو تمہارے مہمان ہیں۔ لوط علیہ السلام ان کو گھر لے گئے۔ جب ان کی بیوی نے دیکھا کہ یہ مہمان بہت خوبصورت نوجوان لڑکے ہیں۔ تو مکان کی چھت پر جا کر لوگوں کو بلایا کہ ہمارے گھر میں بہت خوبصورت مہمان آئے ہیں۔ تو کچھ لوگ لوط علیہ السلام کے گھر پر آگئے اور مہمانوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلب کیا۔ لوط علیہ السلام نے ان کو منع کیا کہ یہ میرے مہمان ہیں۔ مجھے رسوا نہ کریں ان کے بدلے میری بیٹیاں لے جائیں۔ مگر وہ لوط علیہ السلام سے دست درازی کرنے لگے۔ جب یہ ماجرا فرشتوں نے دیکھا تو لوط علیہ السلام سے کہا آپ فکر نہ کریں۔ ہم اسی لیے آئے ہیں ان کو تباہ کرنے کے لیے۔ ایک شرط یہ ہے۔ کہ آپ اور آپ کے ساتھی شہر سے نکل جائیں اور بیوی کا انتظار نہ کرنا۔ لوط علیہ السلام بستی سے نکل گئے تو فرشتے اپنی اصلی شکل میں آگئے اور اس شہر کو فرشتوں نے اپنے ہاتھوں پر اٹھالیا اور بلندی پر لے جا کر الٹ دیا اور اوپر سے کھنگر کے پتھر بھی برسائے اس طرح پورا شہر تہس نہس ہوگیا۔ تو اسی طرح اللہ اپنے نافرمان لوگوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ قرآن پاک میں لکھا ہے ان بطش ربک لشدید اے نبی تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔ یہ تمام واقعات اہل ایمان کے لیے ہیں۔ تاکہ وہ غور و فکر کریں اور برائی سے بچے رہیں۔

حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ

ابراہیم علیہ السلام کے گھر لڑکا پیدا ہوا جو مائی ہاجرہ کے بطن سے تھا اس کا نام اسماعیل رکھا گیا۔ ابھی اسماعیل شیر خوار ہی تھا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مائی ہاجرہ اور اسماعیل کو ساتھ لے کر سفر کا آغاز کیا۔ مکہ کی جو آبادی جہاں خانہ کعبہ ہے۔ آپ نے اپنی سواری کو وہاں بٹھا دیا۔ اور مائی صاحبہ کو کچھ کھجوریں، پانی، اور ستو دیئے اور سلام کیا۔ وہاں سے رخصت ہوئے اور مائی نے آواز دی کہ مجھے اور اسماعیل کو کس سہارے پر چھوڑ کر جا رہے ہیں تو انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ مائی صاحبہ نے آگے ہو کر ان کا دامن پکڑا اور کہا کہ آپ اپنی مرضی ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہیں یا آپ کو اللہ نے کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا میں اللہ کے حکم سے تم دونوں کو چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ یہ سن کر مائی صاحبہ نے کہا کہ آپ جائیں اللہ پاک ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ پانی' کھجوریں اور ستو جلدی ختم ہو گئے۔ پانی نہ ہونے کی وجہ سے بچہ بھی پریشان اور خود بھی پریشان ہیں۔ مائی صاحب اسماعیل کو لٹا کر پانی کی تلاش میں نکلیں۔ دونوں پہاڑیاں قریب ہی آمنے سامنے تھیں۔ جن کو صفا اور مروہ کہا جاتا ہے۔ مائی صاحبہ کبھی ایک پہاڑی پر چڑھ جاتیں۔ کبھی دوڑ کر دوسری پہاڑی پر چڑھ جاتی ہیں۔ کہ کہیں پانی نظر آ جائے۔ کبھی بچے کی طرف لوٹ کر دیکھتی ہیں اچانک دیکھا کہ جہاں بچہ لیٹا ہوا تھا۔ اس کے پاس ہی پانی کا چشمہ ابل رہا ہے۔ مائی صاحبہ دوڑ کر آئیں اور پانی دیکھ کر کہا زم۔ زم (رک جاؤ رک جاؤ)

ساتھ ساتھ ابلتے ہوئے اس چشمے کے چاروں طرف ریت کی چار دیواری کرنے لگیں یہ پانی ملنے پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ اس پانی میں یہ خوبی تھی کہ وہ غذا کا بھی کام دیتا تھا اور پیاس کے لیے بھی کافی تھا۔ پڑھنے والے میری قلم رکتی ہے کہ میں کیا لکھوں۔ لیکن میں مجبور ہو کر لکھتا ہوں۔ جو علماء کرام کا بیان ہے۔ میری قلم کیوں رکتی ہے۔ آخر انسان کو روٹی کی ضرورت ہوتی ہے اور آرام کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اور موذی جانوروں سے اور دشمنوں سے بھی خوف ہوتا ہے اور ویران علاقہ میں مائی صاحبہ کا رہنا اور دوسرے معصوم بچہ ان کے پاس تھا۔ وہ دن کیسے گزر رہے تھے۔ پڑھنے والو ذرا غور تو کرو۔ کہ میں مسلمان توحید و سنت پر ہوں۔ مجھے خطرہ ہے کہ میرے ایمان میں نقص نہ پیدا ہو جائے بہر حال میں اس مضمون کو مکمل کرنا چاہتا ہوں۔ ایسا ہوا کہ کچھ تاجر لوگ گزر رہے تھے۔ جہاں مائی صاحبہ کا خیمہ تھا۔ تو ان لوگوں کو بھی پانی کی ضرورت محسوس ہوئی جب لوگوں نے دیکھا کہ جانور موجود ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرندوں کی شکل میں اور کوئی خاتون بیٹھی ہوئی ہے۔ ان سے آکر سلام عرض کیا اور پانی کا مطالبہ کیا مائی صاحبہ نے ان کو پانی بصد شوق دے دیا۔ ان لوگوں نے مائی صاحبہ کا بہت شکریہ ادا کیا۔ وہ تاجر لوگ تھے انہوں نے کہا کہ ہم واپسی پر آپ کی مدد کریں گے۔ جب وہ تاجر لوگ تجارت کر کے واپس لوٹے تو مائی صاحبہ کے پاس آئے۔ تو عرض کیا کہ کیا ہم آپ کے پاس رہنے کا انتظام کر لیں؟ مائی صاحبہ نے اجازت دے دی۔ لیکن یہ کہا کہ پانی پر میرا ہی قبضہ ہو گا۔ اس طرح مکہ شہر آباد ہو گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرعون مصر

فرعون مصر کا بادشاہ تھا۔ وہ مصر کا باشندہ نہیں تھا۔ یہ اجنبی آدمی جب شہر میں داخل ہوا تو ملک مصر کا قانون تھا کہ جو شخص اجنبی مصر میں داخل ہو وہ حکومت سے اجازت لے۔ اس فرعون نے ملک مصر میں رہنے کی اجازت مانگی جو اسے مل گئی۔ شہر مصر کے ایک قبرستان میں بہت بڑا رقبہ تھا۔ اس میں فرعون نے اپنی رہائش کے لیے ایک مکان بنایا اور اس میں رہائش شروع کر دی لوگ میت کو دفن کرنے کے لیے اسی قبرستان میں آتے تو فرعون قبر کھودتا۔ اسی طرح اس نے لوگوں کی بہت خدمات کیں۔

اس طرح لوگوں نے فرعون کی مالی خدمت کی۔ لوگ فرعون کے رویے پر بہت خوش ہوئے۔ اب شہر میں جو بھی آدمی فوت ہو جاتا تو فرعون گورکن کا کام کرتا اور لوگوں نے اس وجہ اس کی مالی خدمت کرنی شروع کر دی۔ فرعون جب شہر میں اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے داخل ہوتا تو لوگ اس کو بہت اچھی نگاہ سے دیکھتے۔ فرعون کا کافی وقت اسی طرح لوگوں کی خدمت میں گزر گیا۔ اتفاق سے ایک مرتبہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے خشک سالی پیدا ہو گئی اور پانی کا ذخیرہ بھی ختم ہو گیا اور لوگ بہت پریشان ہوئے۔ حکومت نے اب لوگوں سے ٹیکس مقرر کیا ہوا تھا وہ لوگ ادا کرنے پر مجبور ہو گئے تو حکومت نے ٹیکس کی رقم وصول کرنے کے لیے عوام سے سخت رویہ اختیار کرنا شروع کر دیا۔ فرعون نے حکومت کے نمائندے سے معلوم کیا کہ کل کتنا ٹیکس واجب الادا ہے۔ فرعون کے پاس جو رقم جمع ہوئی تھی۔ اس نے اندازہ لگایا اور کہا کہ عوام کا ٹیکس میں ادا کر دیتا ہوں تو حکومت نے قبول کر لیا۔ جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرعون نے عوام کا ٹیکس ادا کر دیا تو قوم کی نگاہ میں فرعون کا بہت اونچا مقام ہوگیا۔ اتفاق سے شہر کا حاکم جب فوت ہوگیا۔ شہر میں اب یہ چرچا ہونے لگا کہ اب حاکم کس کو بنایا جائے۔ تو کثرت رائے سے فیصلہ یہ ہوا کہ فرعون کو حاکم بنایا جائے کیونکہ اس میں قوم کی خیر خواہی کا جذبہ ہے۔

اس کا نام اصل میں کچھ اور تھا۔ اب فرعون کو شہر کا حاکم بنا دیا گیا۔ فرعون نے کچھ وقت عوام کے ساتھ بہت اچھا گزرا۔ ہامان نامی مصر کا رہنے والا آدمی تھا جو بہت شرارتی آدمی تھا۔ فرعون نے ہامان کو اپنا وزیر بنا لیا۔ جوں جوں اتفاق سے کسی کہنے والے نے فرعون سے کہا۔ آپ کی سلطنت عنقریب ختم ہو جائے گی۔ فرعون افسوس کے ساتھ پوچھا کیسے۔ اس آدمی نے جواب دیا کہ شہر مصر میں ایک بچہ پیدا ہونے والا ہے جو اسرائیلی قوم سے ہے۔ جس سے تماری حکومت کو زوال آ جائے گا۔ اس وقت شہر میں دو قومیں آباد تھیں۔ ایک قبطی۔ دوسرے اسرائیلی اب فرعون نے اپنی کابینہ کو بلا کر پوچھا کہ اس کا کیا حل ہو سکتا ہے۔

فیصلہ یہ ہوا کہ شہر کے ہر محلہ میں پولیس کی چوکی مقرر کی جائے اور اسرائیلی قوم میں جو بچہ پیدا ہو۔ یہ پولیس کی چوکی میں اس کا نام درج کرائے اور اس کو فوراً" قتل کر دیا جائے اور جو بچی پیدا ہو اسے چھوڑ دیا جائے۔ اس طرح کافی مدت تک کام جاری رہا۔ تقریباً" ستر ہزار لڑکا قتل کر دیا گیا جن کی بچیاں جوان تھیں ان کو شادی کرنے کے لیے لڑکوں کا ملنا بہت مشکل ہوگیا۔ جو قبطی قوم تھی اس نے فرعون کی عدالت میں درخواست کی کہ بادشاہ سلامت اب کوئی آدمی نہیں رہا۔ جس سے ہم اپنا گھر کا کام کرائیں۔ یا شہر کی صفائی وغیرہ کرائیں۔ اس لیے اب یہ قانون پاس ہوگیا کہ ایک سال کے بچوں کو قتل کر دیا جائے اور ایک سال کے بچوں کو رکھ لیا جائے۔ جس سال کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچے رکھنے کا حکم تھا اس سال میں ہارون علیہ السلام پیدا ہوئے۔ جس سال میں بچے قتل کرتے تھے اس سال میں موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ جب موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا وقت آیا۔ مائی صاحبہ نے دایہ کو بلایا۔ تو موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور دایہ نے مبارک باد دی اور افسوس بھی کیا کہ اب میں سرکاری ادارے میں جا کر کیا کہوں گی تو موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے بتایا کہ ایک صندوق لے کر موسیٰ علیہ السلام کو اس میں بند کر کے دریا میں بہا دو۔ تو اس کی میں حفاظت کروں گا۔ موسیٰ علیہ السلام کے والد نے صندوق اٹھایا ساتھ موسیٰ علیہ السلام کی بہن کو لیا اور دریا پر جا کر صندوق پانی میں بہا دیا اور کہا کہ خدا حافظ والد صاحب گھر آگئے۔ موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ صندوق کے کچھ فاصلے پر ساتھ ساتھ چلتی رہی کہ دیکھوں صندوق کدھر جاتا ہے۔ دریا کے کنارے پر ایک غسل خانہ بنایا ہوا تھا جہاں فرعون کی عورتیں آکر غسل کرتی تھیں۔ صندوق بہتے بہتے غسل خانہ میں داخل ہوگیا۔ یہ امر الٰہی تھا۔ شاہی خاندان کی عورتیں جب غسل کرنے کے لیے آئیں تو ساتھ فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ تعالیٰ بھی تھی۔ اس کی نگاہ صندوق پر پڑی تو صندق کو اٹھا کر محلات میں لے آئی۔ جب صندوق کو کھولا تو اس میں ایک خوبصورت بچہ نکلا۔ آسیہ نے بچہ کو دیکھ کر بہت خوشی محسوس کی کیونکہ آسیہ کی اولاد نہیں تھی۔ اسی وقت فرعون کو اطلاع دی کہ گھر تشریف لائیں۔ جب فرعون نے آکر دیکھا تو فرعون غصہ سے لال پیلا ہوگیا۔ فرعون نے کہا کہ ہوسکتا ہے' یہ وہی بچہ ہو' جس نے میری حکومت کا تختہ الٹنا ہے۔ گھر میں یہ فیصلہ ہوا کہ یہ لڑکا تو کہیں دور دراز علاقے سے بہہ کر آیا ہے۔ جس نے آپ کی حکومت کا تختہ الٹنا وہ تو مصر میں پیدا ہوگا۔ اس بات پر فرعون مطمئن ہوگیا۔ اب سوال یہ پیدا ہوا کہ بچہ کو دودھ پلایا جائے۔ ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت کو بلایا جس کی گود میں شیر خوار بچہ تھا۔ اس عورت نے موسیٰ علیہ السلام کو گود میں لیا اور دودھ پلانے کی کوشش کی موسیٰ علیہ السلام نے دودھ نہیں پیا۔ اب اس بات پر بہت تعجب ہوا کہ اب کیا کیا جائے۔ ایک اور عورت کو بلایا گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس کا دودھ بھی نہیں پیا۔ اس پر تمام گھر والے بہت پریشان ہوئے۔ اس وقت فرعون کے دل میں موسیٰ علیہ السلام کی محبت اللہ تعالیٰ نے ڈال دی تھی۔ موسیٰ علیہ السلام کی بہن بھی اس وقت محل میں داخل ہوگئی تھی۔ جب عام لوگ موسیٰ علیہ السلام کو دیکھنے آئے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے کہا میں ایک عورت کو لاتی ہوں شاید بچہ اس کا دودھ پی لے۔ فرعون نے اجازت دی کہ جاؤ۔ گھر پہنچ کر لڑکی نے تمام ماجرا اپنی والدہ کو بتایا اور والدہ کو لے کر فرعون کے محل میں پہنچ گئی اور والدہ کو صبر کی تلقین کی ایسا نہ ہو کہ یہ راز فاش ہو جائے اور بچہ اس کی گود میں بٹھلایا اور دودھ پلانے کی کوشش کی تو موسیٰ علیہ السلام نے دودھ پینا شروع کر دیا۔ تمام گھر والے بمعہ فرعون خوش ہوگئے۔ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو بڑے ادب سے کہا اب ہمارے گھر میں ہی رہو اور اس کو دودھ پلایا کرو۔ مائی صاحبہ نے جواب دیا کہ میں نے اپنے گھر کا انتظام بھی کرنا ہے۔ فرعون نے کہا کہ تم اس بچے کو ساتھ لے جاؤ اور ایک دو روز کے بعد بچے کو میرے گھر میں لا کر دکھلایا کرو اور تمہارے گھر کا تمام خرچ میرے ذمہ ہے۔ اسی بات پر اتفاق ہوا مائی صاحبہ بچہ کو لے کر گھر آگئی اور گھر والوں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔

گھر میں اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ اس بات کا چرچا نہ ہو اور اس دایہ کو بلا کر اس کی معقول خدمت کر دی تو کہا کہ آپ بھی خاموش رہیں۔ دو چار روز کے بعد جا کر موسیٰ علیہ السلام کی والدہ بچہ کو دکھا کر لے آتی رہی۔ شاہی خزانہ سے خرچ آنے لگا۔ غربت دور ہوگئی۔ یہ سب موسیٰ علیہ السلام کی برکت تھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اللہ کا فضل شامل حال تھا۔

پڑھنے والو! اس بات پر غور کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنے دشمن کے پروگرام کیسے فیل کرتا ہے۔ جب موسیٰ علیہ السلام کی دودھ پینے کی مدت ختم ہوگئی تو فرعون نے کہا کہ بچہ ہمارے حوالہ کر دیں۔ اس بات پر موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی حوالے کر دیا گیا۔ ان تمام واقعات کا موسیٰ علیہ السلام سے پوشیدہ رکھا گیا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بچہ حقیقت کو بیاں نہ کر دے۔ اب موسیٰ علیہ السلام کی پرورش فرعون کے گھر ہونے لگی۔ ایک روز وہ موسیٰ علیہ السلام کو اپنی گود میں لیے لیٹا ہوا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی ڈاڑھی کے بال پکڑے فرعون نے اسی وقت آسیہ سے ذکر کیا۔ کہ شاید یہ بچہ وہی ہو جس پر مجھے شک ہے۔ مائی صاحبہ نے کہا بچے معصوم ہوتے ہیں۔ حقیقت کا ان کو پتہ نہیں ہوتا۔ لیکن فرعون اس بات پر مطمئن نہ ہوا۔ آسیہ نے ایک تجویز پیش کی دو عدد پلیٹ لیں ایک میں جواہرات رکھ دیں۔ دوسری میں دہکتے ہوئے کوئلے رکھ دیں اور موسیٰ علیہ السلام کو اس کے پاس چھوڑ دیں۔ اگر جواہرات پکڑے تو بے شک جو چاہے کریں۔ اگر اس نے کوئلے پکڑ لیے تو آپ کا شک دور ہو جائے گا۔ جب ایسا کیا تو موسیٰ علیہ کا ہاتھ جواہرات کی طرف جانے لگا۔ تو فرشتہ نے ہاتھ کو کوئلے کی طرف کر دیا۔ یہ تمام کمالات اللہ تعالیٰ نے کیے۔ اللہ ایسے ہی چاہتے تھے۔ اب موسیٰ فرعون کے گھر میں اپنی آرام کی زندگی گزار رہے تھے۔ پرورش پا رہے تھے۔ جب موسیٰ علیہ السلام بازار میں آنے جانے لگے تو ایک روز موسیٰ علیہ کے والد نے دیکھ کر بہت خوشی محسوس کی۔ مگر اس بات کو در پردہ ہی رکھا۔ اب موسیٰ علیہ السلام اپنی جوانی کو پہنچ گئے۔

شہر مصر میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ یہ بادشاہ کا بیٹا ہے۔ ایک روز کا واقعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ بازار میں دو آدمی جھگڑ رہے تھے۔ ایک قبطی قوم کا تھا۔ دوسرا اسرائیلی تھا۔ اسرائیلی بہت کمزور تھا۔ قبطی بہت زیادتی کر رہا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام موقع پر پہنچ گئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے قبطی کو ایک مکا مارا قبطی موقع پر ہی مر گیا اور کسی کو پتہ نہ چلا۔ شہر میں قتل کی خبر عام ہوگئی۔ لیکن قاتل کا پتہ نہ چل سکا۔ کچھ دن کے بعد وہی اسرائیلی کسی دوسرے کے ساتھ جھگڑ رہا تھا۔ تو موسیٰ علیہ السلام اتفاقاً" موقع پر موجود تھے۔ اسرائیلی سے کہا کہ تم شرارت سے باز نہیں آئے رک جاؤ۔ اسرائیلی نے کہا تم مجھے بھی قبطی کی طرح قتل کرو گے۔ یہ بات عام ہوگئی کہ وہ قتل موسیٰ علیہ السلام نے کیا تھا۔ لوگوں نے فرعون کی انتظامیہ کو درخواست دی کہ فرعون کے بیٹے نے قبطی کو قتل کیا موسیٰ علیہ السلام کو خبر مل گئی۔ کہ اب قتل کا راز فاش ہوگیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ عنقریب پکڑ لیا جائے۔ اس خطرے کے پیش نظر موسیٰ علیہ السلام مصر سے بھاگ کھڑے ہوئے اور مدین کی طرف کا رخ کیا۔ جب مدین کے علاقہ میں پہنچے تو شہر کے باہر ایک کنواں تھا۔ جس سے لوگ اپنے مال مویشیوں کو پانی پلاتے تھے۔ ایک گروہ وہاں موجود تھا جو اپنے مویشیوں کو پانی نکال کر پلا رہا تھا۔ اب تمام لوگ جب اپنے مویشیوں کو پانی پلا کر چلے گئے۔ دو لڑکیاں اپنے مویشیوں کو لے کر کنوئیں کے پاس آئیں اور مویشیوں نے ان کا بچا کھچا پانی پیا۔ موسیٰ علیہ السلام سارا ماجرا دیکھ رہے تھے۔ تو انہوں نے لڑکیوں سے دریافت کیا۔ تم نے اپنے مویشیوں کو اس وقت پانی کیوں نہیں پلایا۔ جب سب لوگ پلا رہے تھے۔ انہوں نے جواب دیا یہ تمام لوگ ہمارے باپ کی مخالفت کرتے ہیں۔ جس چرخہ سے لوگ کنوئیں سے پانی نکالتے تھے وہ بہت بھاری تھا۔ اس لیے موسیٰ علیہ السلام نے کنوئیں سے پانی نکال کر مویشیوں کو پلا دیا۔ لڑکیوں نے یہ دیکھ کر اندازہ لگایا کہ یہ آدمی بہت طاقتور ہے اور یہ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندازہ لگایا کہ یہ انسان بہت حیا دار ہے۔ اس نے ہماری طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ لڑکیاں اپنے مویشیوں کو لے کر گھر آ گئیں شعیب علیہ السلام چونکہ آنکھوں سے نابینا تھے۔ جانوروں کو اپنے ہاتھ سے دیکھا ان کے پیٹ بہت بھرے ہوئے ہیں۔ کبھی پہلے ایسے نہیں ہوتا تھا اور بیٹیوں سے پوچھا تم بکریوں کو کون سی چراگاہ میں لے کر گئی تھیں۔ بیٹیوں نے موسیٰ علیہ السلام کا تمام واقعہ بتا دیا۔ شعیب علیہ السلام نے دونوں بیٹیوں کو کہا کہ اس آدمی کو بلا کر لاؤ تاکہ اس کی خدمت کی جائے۔ موسیٰ علیہ السلام درخت کے نیچے یہ دعا کر رہے تھے کہ یا اللہ میں مسافر ہوں۔ بھوکا بھی ہوں اور میں آپ کے در کا فقیر ہوں۔ اچانک ان دونوں میں سے ایک لڑکی نے آ کر موسیٰ علیہ السلام کو سلام کیا۔ اور کہا ہمارا باپ آپ کو بلا رہا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام اس کے ساتھ چل دیئے لڑکی آگے آگے جا رہی تھی اور موسیٰ علیہ السلام پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ چونکہ ہوا بہت تیز چل رہی تھی۔ اس لڑکی کی پنڈلیوں سے کپڑا اوپر نیچے ہو رہا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم میرے پیچھے ہو جاؤ۔ جب تمارا گھر آ جائے مجھے بتا دینا۔ موسیٰ علیہ السلام نے حیا کی وجہ سے آگے چلنا پسند کیا۔ جب گھر آ گئی تو لڑکی نے کہا ہمارا گھر آ گیا موسیٰ علیہ السلام جب گھر میں داخل ہوئے تو شعیب علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ شعیب علیہ السلام نے دریافت کیا کہ آپ کا نام کیا ہے اور آپ کہاں سے آئے ہیں۔ میرا نام موسیٰ ہے میں مصر سے آیا ہوں شعیب علیہ السلام نے پوچھا کیا آپ میرے گھر میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ آپ کی مہمان نوازی ہوگی۔ شعیب علیہ السلام کا بیٹا کوئی نہیں تھا۔ انہوں نے کہا میں ایک لڑکی کی آپ کے ساتھ شادی کر دیتا ہوں کیا آپ رضا مند ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے قبول کر لیا۔ حق مہر کا سوال پیدا ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا میرے پاس حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہر کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ شعیب علیہ السلام کہا حق مہر کے عوض میری بکریاں آٹھ سال چرانی ہوں گی۔ اگر دس سال چرا دو تو تمہاری مرضی وہ تمارا احسان ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا مجھ میں اور آپ میں یہ عہد پختہ ہوا۔ میں جونسی مدت چاہوں پوری کر دوں گا۔ پھر مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہو۔ شعیب علیہ السلام نے کہا ہم جو معاہدہ کرتے ہیں خدا اس کا گواہ ہے۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے مدت پوری کر دی اور اپنے گھر والوں کو لے کر چلے تو کوہ طور کی طرف سے آگ دکھائی دی۔ تو اپنے گھر والوں سے کہنے لگے۔ تم یہاں ٹھہرو مجھے آگ نظر آئی ہے۔ شاید میں وہاں سے رستے کا کچھ پتہ لاؤں یا آگ کا انگارا لے آؤں تا کہ تم تاپو۔ جب اس کے پاس پہنچے تو میدان کے دائیں کنارے سے ایک مبارک جگہ میں ایک درخت میں سے آواز آئی کہ موسیٰ میں تو خدائے رب العالمین ہوں اور یہ کہا' اپنی لاٹھی ڈال دو۔ جب دیکھا کہ وہ حرکت کر رہی ہے۔ گویا کہ وہ سانپ ہے۔ تو ڈر کر پیچھے بھاگے آواز آئی اے موسیٰ مت ڈرو اور آگے آؤ اس لاٹھی کو پکڑ لو انہوں لاٹھی پکڑی تو اپنی اصل حالت میں آگئی اور اللہ نے کہا اے موسیٰ اپنا ہاتھ گریباں میں ڈالو وہ سفید چمکتا ہوا نظر آئے گا۔ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا یہ دو معجزے لے کر فرعون کے پاس جاؤ۔ وہ سرکش اور نافرمان ہے اور اس کے درباری بھی نافرمان ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اللہ میں اس وجہ سے ڈرتا ہوں کیونکہ ان کا ایک آدمی میں نے قتل کر دیا تھا۔ کہیں وہ مجھ کہ نہ مار ڈالیں۔ اور ہارون جو میرا بھائی ہے اسے میرا وزیر بنا دیں۔ تا کہ ہم دونوں مل کر تمہارے دین کی خدمت کریں گے اللہ نے کہا میں نے تمہاری دعا قبول کر لی ہے۔ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور اسے کہو مجھے تمہارے پاس میرے اور تمہارے خدا نے بھیجا ہے اور تم اس اللہ کو پوجا کرو جو میرا اور تمہارا رب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

فرعون نے کہا کہ اے میرے درباریو تم نے میرے علاوہ دوسرا خدا دیکھا ہے۔ سب نے کہا کہ نہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اپنا عصا پھینکا جو اژدھا بن کر فرعون کو اس کے تخت سمیت نگلنے کو آگے بڑھا۔ فرعون نے کہا اے موسیٰ میں تم کو اور تمہارے خدا کو مان لیتا ہوں۔ اژدھا کو پکڑ لے۔

موسیٰ علیہ السلام نے عصا پکڑ لیا تو فرعون نے سکون کا سانس لیا اور بولا کہ اے موسیٰ تو تو بڑا جادو گر ہے۔ پھر اس نے ملک بھر کے جادو گر جمع کر کے اس کا مقابلہ کیا۔ مگر ناکام رہا مگر موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لایا۔ اپنے وزیر ہامان سے کہا کہ تم پکی اینٹوں کا ایک بہت اونچا محل بنا دو تاکہ میں موسیٰ کے خدا کی طرف چڑھ جاؤں۔ میں تو اسے جھوٹا سمجھتا ہوں پھر اس نے یہ بھی کر دیکھا مگر کسی طرح اس کی تسلی نہ ہوئی اور اللہ نے اسے کامیاب نہ ہونے دیا۔

واللہ غالب علی امرہ ولٰکن اکثر الناس لا یعلمونؑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعہ حضرت ایوب علیہ السلام کا

ایوب علیہ السلام کا واقعہ لکھ رہا ہوں۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش کے دن آئے۔ ان کا مال مویشی سب ضائع ہوگئے۔ اور جو غلام تھے وہ بھی ان کو چھوڑ گئے۔ آہستہ آہستہ تکلیف میں اضافہ ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ جلد میں نقص پیدا ہوگیا۔ اب لوگوں نے ادب سے درخواست کی کہ صاحب آپ کی وجہ سے گاؤں میں بیماری پھیلنے کا خطرہ ہے۔ آپ گاؤں سے باہر رہائش کا انتظام کر لیں۔ ایوب علیہ السلام نے یہ بات سن کر اللہ کا شکر ادا کیا اس وقت جو آپ کی بیویاں تھیں ان کو طلاق دے کر فارغ کر دیا۔ ایک بیوی نے کہا میں تو طلاق لینا نہیں چاہتی اس کا نام رحمت تھا۔ جو یوسف علیہ السلام کی پوتی تھی۔ رحمت نے ایوب علیہ السلام سے ناراض ہو کر کہا۔ میں ان عورتوں جیسی نہیں ہوں جو طلاق لے کر جا چکی ہیں۔

ایوب علیہ السلام سے کہا کہ آپ کو پتہ نہیں میں کس خاندان سے تعلق رکھتی ہوں ہمارے خاندان کا امتحان ہوتا ہی رہا ہے۔ مگر ہمارا خاندان اللہ کے فضل کرم سے کامیاب رہا ہے۔ آپ کی خدمت کرنے کا ابھی تو مجھے موقعہ ملا ہے۔ ایوب علیہ السلام یہ بات سن کر بہت خوش ہوئے۔ ایوب علیہ السلام شہر سے باہر ایک جھونپڑی میں رہائش پذیر تھے۔ مائی رحمت شہر میں آتی محنت کر کے ان کے کھانے کیلیے کچھ لے جاتی۔ ایک روز شہر سے آ رہی تھی۔ اسے ایک بزرگ ملے جو انسان کی شکل میں تھے۔ بزرگ نے رحمت سے بڑے پیار سے گفتگو کی پوچھا کہ آپ جنگل کی طرف کدھر جا رہی ہیں۔ تو رحمت نے اپنے خاوند کا تمام واقعہ سنا دیا۔ وہ بزرگ بہت خوش ہوئے اور مسکرائے۔ رحمت نے پوچھا کہ مسکرانے کی کیا وجہ ہے۔ تو اس بزرگ نے جواب دیا ترے خاوند کو آج ہی شفا ہو سکتی ہے۔ میں ایک نسخہ بتاتا ہوں۔ لیکن مجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شک ہے کہ وہ اسے مانے گا نہیں۔ تو رحمت نے کہا کہ مجھے بتاؤ میں پوری کوشش کروں گی۔ اس نے کہا ایک مینڈھا لے کر میرے نام پر ذبح کر دو۔ آج ہی شفا ہو جائے گی۔ رحمت اس بات پر رضا مند ہو گئی۔ اس لیے کہا گیا کہ عورت ناقص العقل ہے۔ اور ناقص الدین ہے۔ اس کے لیے جب حیض کے دن آتے ہیں تو فرض نماز ساقط ہو جاتی ہے۔ اور اس کی قضا کوئی نہیں۔ ناقص العقل اس لیے ہے کہ فرمایا جب کوئی معاملہ کسی سے کرو تو لکھ لیا کرو۔ دو شہادتیں مہیا کرو۔ اگر دو مرد نہیں ملتے ایک مرد کے برابر دو عورت مقرر کی جائے۔ گویا ایک عورت مرد سے نصف اہلیت کی مالک ہے۔ جب رحمت ایوب علیہ السلام کے پاس پہنچی تو انہوں نے دریافت کیا کہ دیر کیوں ہو گئی ہے۔ تو بزرگ کا ماجرا سنایا۔ ایوب علیہ السلام یہ سن کر غصہ میں آ گئے۔ فرمایا یہ تو وہی شیطان تھا جس نے ہمارے باپ اور ہماری اماں جی کو پھسلا کر نقصان پہنچایا تھا۔ اس کی وجہ سے تو جنت سے نکلنا پڑا۔ ایوب علیہ السلام نے کہا اگر میرے بدن میں طاقت آ گئی اور مجھے شفا مل گئی تو میں تمہیں ستر درے لگاؤں گا۔ رحمت نے کہا میرا قصور کیا تھا۔ میں نے تو لاعلمی میں باتیں کی ہیں۔ ایوب علیہ السلام نے کہا اگر میں تیری اس بات کو مان لیتا تو میں ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا۔ ایک روز رحمت شہر سے کچھ سامان لینے گئی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایوب علیہ السلام کے پاس پانی کا چشمہ جاری کر دیا۔ ایوب علیہ السلام نے پانی پیا اور غسل کیا تو تمام بیماری جاتی رہی۔ جب رحمت آئی تو اس نے دیکھا ایک تندرست آدمی بیٹھا ہوا ہے۔ رحمت نے اس سے دریافت کیا کہ یہاں ایک بیمار آدمی تھا وہ کہا آپ کو کچھ پتا ہے۔ ایوب علیہ السلام مسکرائے اور خوش طبع سے بات کی کہ ایوب میں ہی ہوں۔ رحمت سمجھ گئی اور اللہ کا شکر ادا کیا۔ ایوب علیہ السلام نے کہا میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو قسم کھائی تھی کہ میں اپنی بیوی کو ستر درے ماروں گا۔ اب کیا کروں۔ اللہ نے کہا اب جنگل سے ستر تنکے لے کر اس کا ایک مٹھا بنالو اور رحمت کے بدن پر مارو وہ قسم پوری ہو جائے گی۔

لکھنے کا مطلب یہ تھا کہ اللہ اپنے بندوں کو آزماتا ہے اور صبر کرنے والوں کو اجر دیتا ہے۔

ایک بات قابل غور ہے۔ آسمان سے ٹڈیوں کی برسات ہوئی وہ سونے کی شکل میں تھی۔ تو ایوب علیہ السلام نے اپنی چادر میں سونے کی ٹڈیوں کو ڈالنا شروع کر دیا۔ اللہ نے آواز آئی ایوب اتنا لالچ۔ ایوب علیہ السلام نے کہا اللہ مجھے اس مال کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تیری رحمت سمجھ کر اکٹھی کر رہا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک لطیف نکتہ

ایک آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ تنازعہ تھا۔ وہ اپنے کاروبار کے لیے رخصت ہوا۔ اپنی بیوی کو نصیحت کی کہ میری اجازت کے بغیر اپنے باپ کے گھر مت جانا۔ اگر مجھے علم ہوگیا آپ گئی ہیں تو میرے حکم کی خلاف ورزی ہوگی۔ پھر میری طرف سے طلاق سمجھنا۔ اس نصیحت کے بعد وہ سفر پر روانہ ہوگیا۔ کچھ دنوں کے بعد عورت کے والد صاحب بیمار ہوگئے۔ باپ نے پیغام بھیجا کہ میری بیٹی آ کر مل جائے۔ بیٹی نے انکار کیا کہ میرے لیے آنا مشکل ہے۔ میں مجبور ہوں۔ والد کی بیماری اور بڑھ گئی تو لوگوں نے ملنے کے لیے مجبور کیا۔ ان کو عورت نے حقیقت بتا دی کہ میرے خاوند نے جانے سے منع کیا ہے اگر چلی گئی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ لوگ اس بات پر خاموش ہوگئے۔ قضائے الٰہی سے عورت کا والد انتقال کر گیا اس مجبوری کی وجہ سے وہ اپنے باپ کے گھر چلی گئی۔ کچھ عرصہ کے بعد اس کا خاوند واپس آگیا۔ اس واقعہ کا اسے پتہ چل گیا۔ تمام علمائے کرام سے دریافت کیا گیا۔ لیکن اس مسئلہ کا حل نہ نکلا حالات بہت طول پکڑ گئے ایک عالم جو کہ بہت دور دراز رہتا تھا۔ اس کو اس بات کا پتہ چلا۔ اس بزرگ نے یہ فتویٰ دیا کہ طلاق ہوئی ہی نہیں دلیل یہ کہ عورت اس وقت ان کے گھر گئی جب باپ فوت ہو چکا تھا۔ جب باپ فوت ہوگیا اس کا گھر ہی نہیں رہا۔ اس لیے وہ اپنے بھائیوں کے گھر گئی تھی۔ لوگو غور کرو علماء دین کی قدر کرو کیونکہ وہ تمہیں دین سکھاتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عابد کا ذکر

ایک عابد شخص ہر وقت اللہ کی عبادت میں مشغول رہتا تھا۔ ایک روز وہ اپنے مکان میں قرآن پاک پڑھ رہا تھا جس کی کھڑکی بازار کی طرف کھلتی تھی۔ تلاوت کرتے وقت اس نے کھڑکی کی طرف دیکھا بازار سے گزرتے ہوئے آدمی کو دیکھ کر اپنی آواز اور سریلی کرلی۔ مقصد یہ تھا کہ وہ میری آواز سن کر خوش ہو جائے۔ چند روز کے بعد عابد آدمی نے ایک خواب دیکھا کہ میں، تلاوت کر رہا ہوں وہ رکوع اس کے سامنے آیا۔ جسے پڑھتے پڑھتے اپنی آواز سریلی کی تھی۔ اس نے آواز سنی کہ اس رکوع کا اس کو کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ کیونکہ وہ عمل ریا کاری کے لیے کیا تھا۔ اے مسلمانوں غور کرو۔ جو کام کرو اللہ کے لیے کرو رات ہو یا دن تمہاری نیت اللہ کی خوشنودی کے لیے ہونی چاہیے۔ ورنہ نتیجہ خراب ملے گا۔ انما الاعمال بالنیات اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے۔

(۲)

ایک آدمی نے نیا مکان تعمیر کیا۔ جب مکان مکمل ہو چکا اس نے خوشی میں عام دعوت کی۔ اچھے لوگوں کو بھی دعوت دی گئی۔ ایک مخلص آدمی بھی دعوت میں موجود تھا۔ اس نے پوچھا کہ مکان کی کھڑکی تم نے کعبہ کی طرف کیوں رکھی ہے۔ جواب دیا کہ اس طرف سے ہوا بہت آتی ہے۔ تو ہمیں سکون ملتا ہے۔ کہنے والے نے کہا صد افسوس اگر تو یہ نیت کرتا کہ اس طرف سے آذان کی آواز آئے گی تو تمہیں بہت ثواب ملتا۔ ہوا پھر بھی آنی تھی۔

انما الاعمال بالنیات

عمل کا دارو مدار نیت پر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث رسول اللہ ﷺ

رسول اللہ ﷺ مسجد میں اعتکاف میں بیٹھے ہوئے تھے کچھ حصہ رات کا گذر چکا تھا کہ آپکی بیوی ام المومنین کسی خاص کام کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ آپ اعتکاف سے اٹھ کر باہر تشریف لائے ایک مکان کی دیوار کے سائے کے نیچے اپنی بیوی سے کچھ باتیں کر رہے تھے اچانک ایک صحابی ادھر سے گزرا۔ آپ نے اس صحابی کو بلایا اور کہا یہ عورت میری بیوی ہے ہم خاص باتیں کر رہے تھے۔ صحابی نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں صاحب ایمان ہوں مجھے شک کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا ہے۔ لیکن میں اپنے ایمان کی تصدیق کرتا ہوں۔ لیکن شیطان ہمارا کھلم کھلا دشمن ہے۔ شاید آپ کے دل میں کوئی ایسی بات آ جائے کہ رات کی تاریکی میں کسی سے بات کر رہے تھے۔

"ایک اور حدیث بیاں کر رہا ہوں۔ جب رسول اقدس ﷺ کہیں باہر سے گھر تشریف لا رہے تھے۔ ام المومنین اپنے دروازے میں کھڑی ہو کر کسی سے باتیں کر رہی تھی۔ باہر کی طرف دیکھ رہی تھی اچانک ایک نابینا شخص بازار سے گزر رہا تھا۔ آپ نے سختی سے فرمایا آپ غیر محرم کی طرف کیوں دیکھ رہی ہیں۔ عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ شخص تو نابینا ہے۔ اپنے نے فرمایا آپ تو نابینا نہیں ہیں۔ اے مسلمانوں اے اہل ایمان پر اس پر غور کرو کہ تمہارا کیا حال ہے جب آپ کو غیر محرم عورت بازار میں مل جاتی ہے۔ آپ کیوں باتوں میں الجھ جاتے ہو۔ گو آپ کے ان کے ساتھ اچھے تعلقات ہی کیوں نہ ہوں اور آپ کی نیت میں بھی کوئی فرق نہ ہو آپ نبی کریم کی حدیث پر غور کیوں نہیں کرتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابل غور مسائل

(۱) غیبت (۲) بہتان (۳) بدگمانی (۴) اور کسی کے عیب کریدنا۔ ان سے پرہیز کرنا چاہیے اسلام میں ان کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔ اگر آپ اپنے گریباں میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ میرے کس قدر گناہ ہیں تو پھر آپ کو کوئی برا نظر نہیں آئے گا۔ جس آدمی کے متعلق تم بدگمانی رکھتے ہو اور اس کے عیب کا بھی تم کو علم تھے۔ اگر اس نے توبہ کر لی ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف کر دیا ہو اور تم نے جو عیب کیے ہوئے ہیں ہو سکتا ہے کہ خدا تمہیں معاف ہی نہ کرے۔ حق تو یہ ہے کہ ہر مسلمان کے لیے تم نیک ارادہ رکھو۔ اگر تمہیں کسی کے عیب کا انکشاف بھی ہوگیا ہو اس پر بھی پردہ ڈالو اور اس کو نصیحت کرو۔ ممکن ہے کہ اللہ تمہارے گناہوں پر بھی پردہ ڈال دے۔

سچ کی فتح

شیخ عبدالقادر جیلانی نہایت پارسا اور علم و فضل میں بلند شخصیت گزرے ہیں۔ وہ بچپن میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے دوسری شہر جانا چاہتے تھے۔ اتفاق سے ایک قافلہ جا رہا تھا۔ جس میں تمام نیک لوگ تھے۔ شیخ صاحب نے قافلے والوں کو کہا مجھے بھی ساتھ لے چلیں قافلے والوں نے کہا آپ ابھی بچے ہیں گھر سے اجازت لے لیں۔ اپنی والدہ محترمہ سے عرض کی کہ قافلہ جا رہا ہے۔ میں بھی ان کے ساتھ جانا چاہتا ہوں والدہ صاحبہ نے اجازت دے دی۔ زاد راہ کے لیے اشرفیاں صدری میں سی کتب چھپا دیں اور نصیحت کی کہ بیٹا جب ضرورت پڑے تو خرچ کر لینا۔ والدہ نے ایک اور جامع بات کہی وہ قابل ذکر ہے۔ بیٹا کبھی بھی جھوٹ نہیں بولنا۔ جھوٹ بولنے والا صاحب ایمان نہیں ہوتا کیونکہ اللہ اور اس کے رسول اس پر خوش نہیں ہوتے۔ جب جھوٹ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راز کھل جائے تو جھوٹ بولنے والا بہت ذلیل ہوتا ہے۔ شیخ صاحب نے والدہ سے وعدہ کیا کہ میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ آپ قافلے کے ساتھ ہو گئے اور سفر شروع ہوگیا۔ قافلہ جا رہا تھا راستے میں ڈاکو ملے انہوں نے تمام قافلے والوں کا سامان لوٹ لیا۔ شیخ صاحب ایک طرف کھڑے رہے۔ ایک ڈاکو ان کے پاس آ کر کہنے لگا۔ بیٹا تمہارے پاس بھی کچھ ہے انہوں نے کہا ہاں میرے پاس اشرفیاں ہیں۔ ڈاکو نے کہا کہاں ہیں شیخ صاحب نے کہا میری صدری میں سلی ہوئی ہیں۔ ڈاکو نے تمام اشرفیاں نکال لیں اور کہا اگر تو مجھے نہ بتاتا تو بچ جاتا۔ شیخ صاحب نے کہا کہ میری والدہ نے چلتے وقت مجھے نصیحت کی تھی کہ بیٹا جھوٹ نہیں بولنا جس سے بات ہو رہی تھی وہ ڈاکوؤں کا سردار تھا سردار نے کہا میرے ساتھیو قافلے والوں کا لوٹا ہوا تمام سامان واپس کر دو۔ ایک چھوٹا سا بچہ اپنی والدہ کی نصیحت پر عمل کر رہا ہے اور ہم اللہ کی بغاوت کر رہے ہیں اس پر تمام لوٹا ہوا سامان واپس کر دیا گیا۔ اور ہدایت کی کہ کوئی بھی آدمی آج کے بعد ڈاکے نہیں ڈالے گا۔ سب ڈاکوؤں نے اسی دن توبہ کرلی۔ یہ پیر کی پہلی کرامت ہے۔ پیر صاحب نے فرمایا ستر اونٹوں کی قطار ہو۔ ہر اونٹ کی نکیل دوسرے اونٹ کی دم کے ساتھ بندھی ہوئی ہو تو اسے قطار کہتے ہیں۔ ستر اونٹوں کی قطار والے سب سے پچھلے اونٹ پر ایک بے نماز بیٹھا ہو۔ واللہ میں پہلے اونٹ کی مہار کو ہاتھ نہیں لگاتا۔ پڑھنے والو ذرا غور کرو جھوٹ بولتے ہو اور نماز بھی نہیں پڑھتے اور پھر بھی پیر صاحب کے ساتھ تمہاری عقیدت ہے۔ پیر صاحب کی کرامت وہ لوگ بیان کرتے ہیں جو ان کے ساتھ عقیدت رکھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام

حضرت ابراہیم اعلیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا واقعہ ہے جو مشہور و معروف ہے۔ جب انسان اس واقعہ کو پڑھتا ہے تو ایمان میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام دورو دراز سے چل کر اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو مکہ میں ملنے کے لیے آئے تو اسماعیل علیہ السلام کے گھر گئے اور کہا اسماعیل کہاں ہے میں اس کو ملنے آیا ہوں۔ جواب ملا کہ اسماعیل علیہ السلام گھر پر موجود نہیں ہیں۔ کسی شکار کے لیے گئے ہوئے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے سوال کیا بتاؤ گھر کا گزارا کیسے چلتا ہے۔ جواب ملا آب زم زم کا پانی پینے کے لیے مل جاتا ہے اور کوئی شکار مل جائے تو کھا لیتے ہیں۔ جب سے اس گھر میں آئی ہوں گزارا بہت مشکل سے چلتا ہے یہ سن کر ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ جب اسماعیل گھر آئے تو میرا سلام کہنا اور یہ کہنا اپنے مکان کی چوکھٹ تبدیل کر دو۔ یہ کہہ کر چلے گئے۔

جب اسماعیل علیہ السلام گھر آئے تو بیوی نے بتایا کہ ایک بزرگ آئے تھے وہ مجھ سے پوچھتے تھے' گزارا کیسے ہوتا ہے۔ میں نے بتایا کہ گزارا بہت مشکل ہے۔ اسماعیل علیہ السلام نے پوچھا کہ وہ اور کچھ کہہ گئے ہیں۔ بولی ہاں وہ کہہ گئے ہیں کہ اپنے گھر کی چوکھٹ بدل دو۔ اسماعیل علیہ السلام نے کہا کہ پھر وہ تم کو طلاق دینے کا حکم دے گئے ہیں۔ کیوں کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی ہے۔ اب تم کو طلاق ہے اور تم اپنے والدین کے گھر چلی جاؤ۔

بیوی نے کہا میں اس کی معافی مانگ لیتی ہوں۔ آئندہ ایسے نہیں کروں گی۔ اسماعیل علیہ السلام نے کہا اب بات ختم ہو چکی ہے۔ میں اپنے باپ کی نافرمانی نہیں کر سکتا۔ میں نے تمہیں طلاق دے دی ہے۔ پڑھنے والو غور کرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اولاد کس قدر فرمانبردار ہے اور تم ماں باپ کے ساتھ کیسے پیش آتے ہو۔
کچھ عرصہ کے بعد ابراہیم علیہ السلام پھر اسماعیل کو ملنے کے لیے تشریف لائے۔ اسماعیل علیہ السلام کی بیوی نے پوچھا کون ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا اسماعیل کو ملنے آیا ہوں۔ بیوی نے جواب دیا گھر پر نہیں ہیں۔ آپ تشریف لائیں کھانا کھائیں اور آرام کر لیں وہ ابھی آ جائیں گے۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔ جب اسماعیل آئے تو اسے میرا سلام کہنا اور یہ بھی کہنا اب مکان کی چوکھٹ مضبوط رکھنا۔ جب اسماعیل علیہ السلام باہر سے آئے تو بیوی نے تمام واقعہ سے آگاہ کیا۔ اسماعیل علیہ السلام سن کر بہت خوش ہوئے بیوی نے پوچھا چوکھٹ کا کیا مطلب ہے۔ اسماعیل علیہ السلام نے جواب دیا۔ وہ میرے والد ابراہیم علیہ السلام تھے وہ تمہیں گھر پر رہنے کا حکم دے گئے ہیں۔ تمہیں مبارک ہو۔ تم میرے باپ کے امتحان میں پوری اتری ہو۔ پڑھنے سننے والو جیسا بھی وقت آئے شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ ناشکری نہیں کرنی چاہیے۔

ہر انسان کاشتکار ہے

ہر انسان کاشت کار ہے۔ جیسے کسان کاشت کار ہے۔ مثال کے طور پر ہر کسی کاشت کار کے پاس دس ایکڑ زمین ہے۔ ایک ایکڑ زمین میں اس نے گندم کاشت کی ہے۔ دوسرے ایکڑ میں چنے۔ تیسرے ایکڑ میں میں مکئی۔ چوتھے میں کپاس پانچویں میں گنا۔ چھٹے میں چاول ساتواں ایکڑ بنجر قدیمی ہے۔ ایک ایکڑ میں پانی زیادہ آچکا ہے۔ سیلاب کی وجہ سے زمین ہموار نہیں ہوتی۔ جب زمیندار ان ایکڑوں میں کاشت کرتا ہے اور ہر زمین اپنے بہار کے مطابق پھل لاتی ہے۔ چھ ماہ کے بعد ایک پٹواری اس کو چیک کرتا ہے اس کا مالیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کچھ عمل میں کمزوری ہوگئی ہے۔ مجھے معاف فرما دے۔ اے اللہ تعالیٰ آپ خود دیکھتے اور سنتے ہیں آپ جس قدر اعمال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے واقف کار ہے۔ جب زمیندار کی کوئی فصل پر آمدنہ ہوئی تو زمیندار مایوس ہوگیا۔ زمیندار نے جس دکان سے فصل کا بیج حاصل کیا۔ اس کا مطالبہ شروع ہوگیا اور لوہار اور ترکھان نے سال بھر کی محنت کی زمین دار کے کام آیا۔ زمیندار نے مویشی بھی ادھار لیے کہ ان مویشیوں کے ذریعے کھیتی باڑی کروں گا۔ زمیندار نے جو زمین ٹھیکہ پر لی ہوئی تھی۔ ان تمام لوگوں نے اپنی رقوم کی واپس کا مطالبہ کر دیا۔ آخر کار لوگوں نے حاکم وقت کے پاس جا کر درخواست پیش کی۔ حاکم نے تمام واقعات پڑھ لیے اور کہا کہ واقعی درخواست دہندہ حق پر ہے۔ حاکم نے ملزم سے پوچھا کہ یہ سب باتیں درست ہیں جواب دیا۔ ہاں حاکم نے پوچھا تمہارے ذمہ گورنمنٹ کا مالیہ بھی ہے حاکم نے کہا ہوسکتا ہے کہ میں مالیہ معاف کرا دوں۔ اب زمیندار پریشاں حال ہے۔ میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ میں کیا ادا کر سکتا ہوں۔ حاکم نے کہا جو تمہارے گھر کا اثاثہ ہے اس کو کیوں نہ نیلام کیا جائے ان لوگوں کو فارغ کیا جائے۔ لوگو غور کرو قیامت کے روز ایسا معاملہ سب کو درپیش ہوگا۔ جو حقوق العباد ہیں۔ وہ دینے ہی پڑیں گے گھر کے اثاثہ کا معنی یہ ہے تمہارے اعمال ان لوگوں کو دیئے جائیں گے۔ جن کا حق ہے ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حقوق معاف کر دیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ سمیع البصیر ہے اللہ درگذر کر دیں۔ آدمی کی بددیانتی کوئی نہیں ہے۔ زندگی میں اس نے اپنا قرض اتارنے کی کوشش کی۔ لیکن موقعہ نہ مل سکا۔ موت آئی اللہ کسی کے ساتھ ظلم نہیں کرتا ہوسکتا ہے۔ اللہ ان قرض داروں کو اپنی رحمت سے نوازیں تو تب ہی انسان کی بخشش ہو سکتی ہے۔ لیکن پڑھنے والو اس گمان پر مت رہنا کہ تم کوشش ہی نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کچھ عمل میں کمزوری ہوگئی ہے۔ مجھے معاف فرما دے۔ اے اللہ تعالیٰ آپ خود دیکھتے اور سنتے ہیں آپ جس قدر اعمال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے واقف کار ہے۔ جب زمیندار کی کوئی فصل پر آمد نہ ہوئی تو زمیندار مایوس ہوگیا۔ زمیندار نے جس دکان سے فصل کا بیج حاصل کیا۔ اس کا مطالبہ شروع ہوگیا اور لوہار اور ترکھان نے سال بھر کی محنت کی زمین دار کے کام آیا۔ زمیندار نے مویشی بھی ادھار لیے کہ ان مویشیوں کے ذریعے کھیتی باڑی کروں گا۔ زمیندار نے جو زمین ٹھیکہ پر لی ہوئی تھی۔ ان تمام لوگوں نے اپنی رقوم کی واپس کا مطالبہ کر دیا۔ آخر کار لوگوں نے حاکم وقت کے پاس جا کر درخواست پیش کی۔ حاکم نے تمام واقعات پڑھ لیے اور کہا کہ واقعی درخواست دہندہ حق پر ہے۔ حاکم نے ملزم سے پوچھا کہ یہ سب باتیں درست ہیں جواب دیا۔ ہاں حاکم نے پوچھا تمہارے ذمہ گورنمنٹ کا مالیہ بھی ہے حاکم نے کہا ہوسکتا ہے کہ میں مالیہ معاف کرا دوں۔ اب زمیندار پریشاں حال ہے۔ میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ میں کیا ادا کر سکتا ہوں۔ حاکم نے کہا جو تمہارے گھر کا اثاثہ ہے اس کو کیوں نہ نیلام کیا جائے ان لوگوں کو فارغ کیا جائے۔ لوگو غور کرو قیامت کے روز ایسا معاملہ سب کو درپیش ہوگا۔ جو حقوق العباد ہیں۔ وہ دینے ہی پڑیں گے گھر کے اثاثہ کا معنی یہ ہے تمہارے اعمال ان لوگوں کو دیئے جائیں گے۔ جن کا حق ہے ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حقوق معاف کر دیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ سمیع البصیر ہے اللہ درگذر کر دیں۔ آدمی کی بددیانتی کوئی نہیں ہے۔ زندگی میں اس نے اپنا قرض اتارنے کی کوشش کی۔ لیکن موقعہ نہ مل سکا۔ موت آئی اللہ کسی کے ساتھ ظلم نہیں کرتا ہو سکتا ہے۔ اللہ ان قرض داروں کو اپنی رحمت سے نوازیں تو تب ہی انسان کی بخشش ہو سکتی ہے۔ لیکن پڑھنے والو اس گمان پر مت رہنا کہ تم کوشش ہی نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرو اور ہمیں موت آ جائے اپنی زندگی میں حقوق العباد نپٹانے کی کوشش کریں۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں موت آجائے۔

لاتقنطوا من رحمة الله

اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔

میں ایک بات لکھتا ہوں اے مومنو اس بات پر غور کرو اور فکر کرو دو قسم کے آدمی ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ مشرک عورت کا مرد اور وہ مرد جو دیوث ہے جس کو اپنی بیوی کی کوئی غیرت نہیں ہے۔ بغیر اجازت کہاں گئی اور کب آئی اور اس کا خاوند اس پر کوئی ایکشن نہیں لیتا۔ اس کا خاوند گو صوم و صلوۃ کا پابند ہو۔ لیکن یہ بات اپنی جگہ پر ہے۔ وہ حکم اپنی جگہ پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ میرے پاس آؤ اور تمہارے اتنے گناہ کیوں نہ ہوں جتنی سمندر کی جھاگ ہے۔ میں معاف کروں گا۔ مجھے کچھ مشکل نہیں۔ لیکن تم مشرک نہ ہوں۔ جیسے مشرک کی یہ مثال ہے جیسا سوئی کے ناکے سے اونٹ گزرنا ناممکن ہے اور مشرک اور دیوث کے لیے جنت میں جانا مشکل ہے۔ ایک عورت تین آدمیوں کے خلاف استغاثہ کرے گی۔ باپ' ماں اور بڑا بھائی۔ کہ میرے سربراہ تھے ان لوگوں نے مجھے حق کی طرف لانے کی کوشش نہیں کی اور والد اور والدہ اور بڑا بھائی نے زندگی میں نہایت کوشش کی لیکن عورت سیدھے راستے پر نہ آئی اب عذاب کو دیکھ کر چھوٹا کیس تیار کر رہی ہے تو اللہ سمیع البصیر ہے اس سے کوئی چھپی ہوئی بات نہیں اگر ایسا ہوا۔ تو عورت کا کیس خارج ہو سکتا ہے۔ جب کوئی آدمی دنیا میں کسی کے خلاف استغاثہ پیش کرتا ہے تو عدالت ان سے صفائی کے گواہ طلب کرتی ہے۔ اگر وہ صفائی کے گواہ پیش نہیں کر سکتا تو مجسٹریٹ وقت کے حاکم کو حق ہے کہ اس استغاثے کو خارج کر دے اور جس کے متعلق استغاثہ کیا تھا اب وقت ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاکم ان کو یہ حکم دیتا ہے تم ان کے خلاف ایک درخواست لکھو کہ اس نے میری عزت کو بلا وجہ پامال کیا ہے۔ اس عدالت کو حق ہے اس کے خلاف ۲۔ ۱۸ کا مقدمہ قائم کر سکتا ہے۔ یہ میں اس لیے لکھا ہے کہ اگر اس عورت نے ماں باپ یا بھائی پر جھوٹا الزام لگایا ہوگا تو اس عورت کو اور دگنی سزا بھگتی پڑے گی اور لوگوں کی پر زیادتی مت کرو۔ ایسی بات مت کرو جو اس نے نہیں کی۔ شاید آپ کو اس کا انجام بھگتنا پڑے۔

اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ سورہ والعصر

اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات فرما رہے ہیں۔ مجھے دن کے اترنے کی قسم بیشک انسان خسارے میں ہے۔ مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور آپس میں حق کی بات کہتے رہے اور کوئی تکلیف آئی تو صبر کیا۔

ایک روز رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس بیٹھے گفتگو کر رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا جو مجھے طائف میں تکلیف آئی۔ حق سنانے کی وجہ سے اور جنگ بدر میں بھی ساتھی میرے ساتھ تھے اور جنگ احد میں بھی میرے ساتھی میرے ساتھ تھے۔ جنگ خندق میں بھی صحابہ کرام کی پوری جماعت میرے ساتھ تھی ان کے علاوہ کہیں بھی مشرکین کے ساتھ مقابلہ کرنا پڑا تو ساتھ صحابہ کی جماعت موجود تھی۔ جب میں طائف میں گیا تو اس وقت میرے ساتھ کوئی صحابی نہیں تھا۔ اس وجہ سے مجھے بہت تکلیف ہوئی ماسوائے اللہ کے وہ میری مدد کر رہا تھا۔ میں نے صبر کو نہیں چھوڑا جب میں نے اپنی نبوت کا اعلان ابھی نہیں کیا تھا تو میرے خاندان اور اس کے علاوہ میری نہایت عزت کرتے تھے۔ مجھے اچھی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اگر کسی کو مناسب لگتا تو لوگ میرے پاس امانتیں بھی رکھ جاتے۔ اور میرے خاندان کا بھی مجھ سے بہت پیار تھا۔ میں یہ سمجھتا تھا کہ میں بہت خوش نصیب آدمی ہوں۔ لوگ میری بہت عزت کرتے ہیں اور چچا ابو طالب سب سے زیادہ مجھ سے پیار کرتے تھے۔ جب میں نے اپنی نبوت کا اعلان کیا تو مکہ میں مخالفت کی لہر دوڑ گئی اور میرے خاندان اور خاندان کے علاوہ کوئی میرا ساتھی نہ رہا تو چچا ابو طالب نے مجھے بلا کر ایک روز یہ کہا کہ اب میں بوڑھا ہوں اور قوم کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تم اپنا مشن چھوڑ دو۔ تو میں نے جواب دیا میرا اللہ مددگار ہے۔ چچا کو جواب دے کر میں نہایت مطمئن تھا۔ مکہ میں جتنی تکلیف میرے خاندان کی وجہ سے ملی اتنی مجھے کہیں نہیں ملی۔ میں نے اپنے چچے کے بیٹوں کو اپنی دونوں بیٹیوں کا رشتہ دیا ہوا تھا اور میرے چچا نے مجھ سے خفا ہو کر اپنے دونوں بیٹوں کو کہا تم نبی پاک کی دونوں بیٹیوں کو طلاق دے دو اور طلاق دے کر چچا کے بیٹے نے مجھ سے بدتمیزی بھی کی۔ اس نے اس کو بددعا دی کہ تمہیں جنگل کا شیر کھائے گا۔ چچے کے بیٹے نے اپنے باپ ابولہب سے کہا کہ محمد ﷺ نے مجھے یہ بددعا دی ہے۔ چچا ابو لہب نے جواب دیا یہ بددعا خطا نہیں جائے گی۔ ان کو یقین بھی تھا جو محمد ﷺ سچ کہتا ہے۔ چوہدراہٹ کے غرور نے اور شیطان نے انہیں راہ راست پر نہیں آنے دیا۔ ایک روز مکہ سے تجارتی قافلہ تیار ہوا اس قافلہ میں اسے ابولہب کا بیٹا بھی تھا۔ جس کو آپ نے بددعا دی تھی۔ ابولہب نے قافلے والوں کو کہا کہ میرے بیٹے کی نگرانی کرنا۔ غافل نہ ہونا۔ جب قافلے والے مکہ سے روانہ ہوئے تو دور دراز ایک جگہ پر قافلہ ٹھہرا پڑاؤ کیا۔ اونٹوں کی کاٹھیاں اتار کر قافلے والوں نے ایک چبوترا بنایا اس پر ابولہب کے بیٹے کا بستر کیا اور تمام لوگ آرام سے سو گئے ایک شیر آیا اس نے قافلے والوں کو کچھ نہیں کہا۔ بلکہ ابولہب کے بیٹے کو تلاش کر کے اسے چیر پھاڑ ڈالا۔ جب یہ خبر مکہ پہنچی اور ابولہب کو پہنچی تمہارے بیٹے کو شیر نے پھاڑ دیا ہے تو اور غصہ کی لہر دوڑ گئی اور نبی پاک کو شہید کرنے کا منصوبہ بنانے لگے۔ لیکن کچھ نہ کر سکے۔ جب ابو طالب بستر مرگ پر تھے خبر پہنچی کہ ان کا آخری وقت آن پہنچا ہے یہ سن کر نبی پاک ﷺ خود تشریف لے گئے اور چارپائی کے پاس جا کر بیٹھ گئے تو دیکھ رہے کہ تمام خاندان کے لوگ ابوطالب کے پاس موجود ہیں۔ اپنا اشارہ کر رہے ہیں ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سردار ابو طالب اپنے باپ دادا کے دین پر قائم رہنا نبی کرم ﷺ نے فرمایا چچا اپ اللہ کے لاشریک ہونے کا اقرار کریں ممکن ہے کہ میں اللہ کو قیادت کے دن تمہاری سفارش کر سکوں کہ میرے چچا نے میرے سامنے تیری وحدانیت کا اقرار کیا تھا۔ تو ابو طالب نے کہا میں اپنے باپ دادا کے دین پر قائم ہوں۔ تب اس کی موت واقع ہوگئی۔ تو آپ اپنے گھر واپس آگئے۔ آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ تمہارے والد فو ہو گئے ہیں۔ تم اس کے کفن دفن میں شریک ہو۔

نبی پاک نے کہا کہ قیامت کے دن جتنے لوگ جہنم میں ہوں گے میرے چچا ابو طالب کو عذاب کم ہوگا۔ ان کو گرم لوہے کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جن سے ان کا دماغ ایسے ابلے گا جیسے ہانڈی ابلتی ہے۔ لوگو میرے لکھے پر غور کرو۔ اللہ کے ساتھ شرک مت کرو۔ شرک ہونے کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت نہیں کر سکیں گے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مشرک کے جنازہ میں شامل ہونا نہیں چاہیے۔ ایک روز رسول ﷺ اپنی بیٹی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر گئے اور ملاقات ہوئی اور آپ نے پوچھا فاطمہ علی کہاں ہے۔ فاطمہ نے جواب دیا علی کہیں باہر تشریف لے گئے ہیں۔ تو فاطمہ نے ساتھ یہ بھی کہا رات ہم دونوں کسی مسئلہ پر الجھ گئے تھے۔ نبی پاک ﷺ نے افسوس سے پوچھا پھر کیا ہوا۔ فاطمہ نے کہا کہ پھر تصفیہ ہوگیا اور صلح ہوگئی۔ اچھا ہوا۔ اگر ناراضی کی وجہ سے اسی وقت تمہاری وفات ہو جاتی تو میں کبھی تمہارے جنازہ میں شریک نہ ہوتا۔ جو بھی میرے اس بیان کو پڑھے وہ ذہن نشین کرے کہ اپنے خاوند کو ناراض نہیں کرنا چاہیے۔ اگر ناراضگی کے عالم میں اس کو صبح تک اس سے تصفیہ نہیں کیا۔ تو اس کے ایمان کی خیر نہیں ہے۔ میں حوالہ حدیث پاک ابن کثیر کے حوالہ سے لکھتا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ واقعہ نبی کریم ﷺ کی مدینہ منورہ میں موجودگی کا ہے۔ عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کا واقعہ ہے۔ کمال یہ ہے کہ نبی پاک کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ کا درس بھی سنا اور قرآن کی کئی مرتبہ تفسیر بھی سنی۔ لیکن افسوس کہ ایمان نصیب نہ ہوا۔ مشرکین مکہ نے جب احد پر پڑاؤ کیا اور جنگ کے لیے للکارا تو نبی پاک نے صحابہ کرام کو اکٹھا کر کے ان سے مشورہ لیا۔ تو صحابہ کرام نے یک زبان ہو کر کہا۔ اے اللہ کے رسول ہماری جان بھی حاضر ہے۔ صبح جب ارادہ کیا تیاری کی مدینہ سے نکلنے کی۔ تو مکہ والوں نے یہ پلان بنایا کہ کچھ آدمی احد پر چلے جائیں اور کچھ آدمی مدینہ منورہ کے پیچھے چھپ جائیں۔ ادھر مدینہ سے نکلتے ہی ہم ان پر حملہ آور ہوں گے۔ عبداللہ بن ابی کے پاس ان کے ہم خیال تین سو آدمی کی جماعت تھی۔ اس نے آدمیوں کو کہا کہ مکہ والے طاقتور ہیں۔ ہم ان سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ان کے حوصلے پست ہو گئے اور ان کو لے کر واپس مدینہ میں آگیا۔ مکہ والوں نے جب یہ دیکھا کہ کچھ آدمی مدینہ واپس آ رہے ہیں۔ ان کا پروگرام فیل ہوگیا اور احد پہاڑ پر جمع ہوگئے۔ عبداللہ بن ابی کی منافقت کا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فائدہ عطا فرمایا۔ مدینہ کے لوگ بال بال بچ گئے۔ نبی کریم ﷺ جب اپنے لشکر کو لے کر میدان احد میں چلے گئے تو آپ نے کچھ صحابہ کی یہ ڈیوٹی لگائی تم نے اور پہاڑ کے درہ پر کھڑے رہنا ہے۔ چاہے ہمیں فتح ہو یا شکست ہو تم نے وہاں سے نہیں ہلنا جب تک میرا حکم نہ ملے۔ جب کفار اور مسلمانوں کی جنگ شروع ہوئی تو مسلمانوں کو کامیابی ہوئی احد کفار مکہ بھاگ گئے میدان چھوڑ گئے اس وقت خالد بن ولید بھی مکہ کے لشکر میں شامل تھے۔ یہ بہت ذہین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی تھا جو درہ پر آدمی کھڑے تھے کفار کی شکست کے بعد ان کا مال غنیمت اکٹھا کرنے والوں میں جا ملے۔ درہ والے دو گروہ ہو گئے۔ ایک کہنے لگے کہ اب فتح ہو گئی ہے ہم بھی مال غنیمت میں حصہ لیں۔ دوسرے کہنے لگے ابھی نبی کریم ﷺ کا حکم ثانی نہیں آیا اس لیے ہم یہاں ہی رہیں گے۔ وہ لوگ درہ چھوڑ کر مال غنیمت میں حصہ لینے لگے۔ خالد بن ولید نے جب دیکھا کہ اب درہ خالی ہے۔ ادھر درہ پر جو صحابہ موجود تھے انہیں شہید کر دیا۔ اور دوبارہ جنگ شروع کر دی۔ جنگ میں ۷۰ صحابہ شہید ہو گئے جن میں آپ کا چچا امیر حمزہ ؓ بھی تھے۔ ایک وحشی نامی آدمی تھا وہ ہندہ کا غلام تھا۔ بڑا نشانہ باز تھا۔ ہندہ نے کہا اگر تو حمزہ کو شہید کر دے تو میں تم کو آزاد کر دوں گی اور اپنا تمام زیور تمہیں دے دوں گی۔ ہندہ ابوسفیان کی بیوی تھی۔

ہندہ کو دکھ یہ تھا کہ جنگ بدر میں ہندہ کے بھائیوں کو امیر حمزہ نے قتل کیا تھا۔ جب حمزہ رضی اللہ عنہ کو وحشی نے شہید کر دیا تو وحشی نے ہندہ کو خبر دی کہ میں نے کام کر دیا ہے۔ یہ خبر سن کر ہندہ نے فوراً" کہا میں نے تمہیں آزاد کر دیا اور اپنا تمام زیور بھی دے دیا۔ ہندہ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش پر پہنچی امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا مثلہ کر دیا۔ یعنی ناک' زبان' کان یہ سب کاٹ دیئے۔ خنجر مار کر کلیجہ چاک کر دیا اور غصہ سے امیر حمزہ کے کلیجہ کو چبایا۔ مسلمانو خاص بات یہ نوٹ کر رہا ہوں۔ ہندہ اس وقت مسلمان نہیں تھی۔ اس نے اپنے وعدہ کو وحشی کے ساتھ کیسا نبھایا اور تم مسلمان ہو کر بھی اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے۔ اپنے گریباں میں منہ ڈال کر دیکھو تم میں دو بہت بڑے نقص ہیں۔ ایک وعدہ خلافی کرتے ہو۔ دوسرے جھوٹ بھی بولتے ہو اور جھوٹی قسم بھی کھاتے ہو۔ تاکہ دوسرا مسلمان اعتماد میں آ جائے۔ ایک یہ قرآن مجید کی کھلم کھلم مخالفت بھی۔ پھر بھی جنت کا دعویٰ کرتے ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واعتصموا بحبل اللہ جمعیا" ولا تفرقوا

اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اکٹھے ہو کر اور تفرقہ مت ڈالو۔ اور لوگوں کو نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور خود عمل نہیں کرتے اللہ نے فرمایا جو خود کہہ وہی کرو۔

جب نبی کریم ﷺ امیر حمزہ کی میت پر پہنچے تو دیکھ کر بہت صدمہ ہوا کہا انا للہ وانا الیہ راجعون اور تمام صحابہ کرام کو جو شہید ہو چکے تھے سب کا صدمہ یکساں تھا۔ حمزہ کا صدمہ اس لیے تھا کہ ان کی میت کا مثلہ کیا گیا تھا۔ نبی پاک ﷺ کے پاس آپ کی پھوپھی صفیہ اپنے بھائی امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت کو دیکھنے کے لیے آئی اور نبی کریم ﷺ سے میت دیکھنے کو کہا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ان کی لاش دیکھنے کے قابل نہیں ہے۔ اس لیے تم صبر نہیں کر سکو گی تو آپ کی پھوپھی نے وعدہ کیا کہ میں اپنا وعدہ پورا کروں گی اور صبر سے رہوں گی اور لاش کو دیکھ کر صبر کیا۔ اس جنگ احد کے بعد وحشی مسلمان ہوگیا۔ ایک دن نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے تو وحشی آپ کے پیچھے آ کر بیٹھ گیا اور السلام علیکم کہا۔ تو نبی کریم ﷺ نے جب پلٹ کر دیکھا تو وحشی تھا۔ آپ نے فرمایا وحشی کوئی کسر باقی چھوڑ گیا تھا۔ جواب پورا کرنے کے لیے آیا ہے۔ وحشی نے کہا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں اور معافی چاہتا ہوں۔ آپ نے کہا آپ کا ایمان قبول ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے۔ مگر یاد رکھو جب تم میرے سامنے آنے لگو۔ تو فورا" آگے سے ہٹ جانا تاکہ میں تمہاری صورت نہ دیکھوں۔ اس احتیاط کا مقصد صرف یہ ہے کہ تم کو دیکھ کر مجھے اپنا شہید چچا یاد آئے گا اور مجھے دکھ ہوگا۔

عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کی جب موت واقع ہوگئی تو اس کا بیٹا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کہا کہ میرا باپ فوت ہوگیا ہے۔ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنی قمیض مبارک اتار کر دی کہ اس کے گلے میں ڈال دینا۔ عبداللہ بن ابی کے بیٹے نے کہا کہ آپ اپنا نچلا قمیض دیں آپ نے وہ عطا کر دیا اور لب مبارک منہ میں ڈالنے کے لیے دیا اور کہا کہ جنازہ کے وقت آتے مجھے بتانا میں خود چلوں گا۔ جب اطلاع ملی تو آپ نماز جنازہ کے لیے تشریف لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ کس آدمی کے لیے دعا کر رہے ہیں۔ جس نے تمام عمر ہماری مخالفت کی ہے۔ تو آسمان سے آیت نازل ہوگئی۔ اے نبی ﷺ آپ اس کے لیے ستر دفعہ دعا کریں تب بھی میں اسے معاف نہیں کرنا۔ آپ نے فرمایا کہ میں ستر سے زیادہ دفعہ دعا کر دوں گا۔ اللہ پاک نے کہا میں نے معاف ہی نہیں کرنا۔

اے مسلمانوں غور کرو جو توحید پرست لوگ ہیں ان سے بات کر رہا ہوں اور علماء صاحبان تم اچھی طرح اس بات سے باخبر ہو کہ بے نماز مشرک ہوتا ہے۔ جب تم کو یقین ہو جائے ان کے مشرک ہونے کا تم ان کا جنازہ کیوں پڑھاتے ہو۔ معلوم ہوا تم تنخواہ دار ہو اس لیے جنازہ پڑھاتے ہو۔ اس وقت تمہارے دل سے خدا کا خوف اور نبی پاک ﷺ کے ارشادات بھول جاتے ہیں۔

ایک بے نماز اور مشرک کا جنازہ جنازہ گاہ میں پڑا ہو۔ ان کی نماز جنازہ کے لیے تمام اولیاء اللہ اور علماء کرام اور وقت کے نیک صالح آدمی کیوں نہ ہو۔ لاتعداد آدمی اس کے جنازے میں شامل کیوں نہ ہوں اور اللہ کے حضور گڑگڑا کر دعا کریں تو اللہ پاک ایسے آدمی کو بخشتا نہیں کرتے اور ان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اسی طرح اگر کسی توحید پرست کا جنازہ موجود ہو۔ ان کی نماز جنازہ کے لیے لاتعداد اللہ کے حکم کو نہ ماننے اور توحید کا اظہار کرنے والا کیوں نہ دعا کرے تو ان کا اس میت کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اس لیے یہ بات لکھ رہا ہوں جو بات یہ پڑھیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز مصر اور انکی بیگم زلیخا جب ان کی آپس میں گفتگو ہوئی زلیخا نے یوسف پر بہتان لگایا۔ کہ بات سن کر عزیز مصر نے یوسف علیہ السلام کے ساتھ زیادتی بھی کی اور دونوں فریقوں کا فیصلہ طے ہوگیا کہ یوسف علیہ السلام کو جیل بھیج دیا جائے۔ یوسف علیہ السلام کو اس بار جیل جانا پڑا۔ یوسف علیہ السلام جیل میں بھی اللہ کی توحید کا درس دیتے رہے۔ عزیز مصر کو ایک خواب آیا۔ سات گائے دبلی ہیں اور سات گائے طاقتور ہیں اور دبلی گائیں طاقتور کو کھا گئیں۔ بادشاہ نے اپنے علماء کرام اور اپنے وزیروں سے اور صاحب علم سے اس خواب کی تعبیر پوچھی وہ تمام نہ بتا سکے۔ اسی طرح جیل خانہ میں دو آدمی یوسف علیہ السلام کے ساتھ قیدی تھے۔ ایک قیدی کو خواب آیا کہ میرے سر پر روٹیوں کا ایک ٹوکرا ہے۔ اس کو پرندے جانور نوچ رہے ہیں۔ دوسرے قیدی کو خواب آیا میں بادشاہ کے دربار میں پانی پلا رہا ہوں۔ دونوں قیدیوں نے اپنے اپنے خواب یوسف علیہ السلام کو سنائے کہ آپ اللہ کے نیک بندے ہیں۔ ہمیں ان کی تعبیر سنائیں یوسف علیہ السلام نے ایک قیدی کو تعبیر یہ بتائی کہ جس کے سر پر ٹوکرا تھا کہ تمہیں سزائے موت ہو جائے گی اور دوسرے کو بتایا کہ تم بری ہو جاؤ گے اور بادشاہ کے دربار میں ساقی ہو گے اور ایسا ہی ہوا ایک کو پھانسی دے دی گئی اور دوسرے کو آزاد کر دیا گیا۔ جب وہ جیل سے جانے لگا تو یوسف علیہ السلام نے کہا کہ بادشاہ سے کہنا کہ جیل میں تمہاری خواب کی تعبیر بتانے والا آدمی موجود ہے اور وہ قیدی رہا ہو کر بادشاہ کے پاس ملازم ہوگیا اور عزیز مصر کو یوسف علیہ السلام کا پیغام دینا بھول گیا۔ حقیقت دراصل یہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اے یوسف تم نے مجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں نہیں یاد کیا اس وجہ سے یوسف علیہ السلام کو کچھ دیر اور سزا بھگتنی پڑی۔ کچھ دنوں کے بعد اس آدمی نے عزیز مصر کو بتایا کہ جیل میں ایک ایسا آدمی ہے جو تمہارے خواب کی تعبیر بتا سکتا ہے۔ عزیز مصر نے یہ بات سن کر چند آدمی جیل میں بھیج کر یوسف تمہیں عزیز مصر بلا رہا ہے۔ تو یوسف علیہ السلام نے یہ جواب دیا کہ میرے اس کیس کی تصدیق کی جائے کہ میں حق پر تھا یا نہیں اور پھر میں جیل سے باہر آؤں گا۔ اب عزیز مصر نے ان تمام عورتوں سے پوچھا کہ حقیقت کیا تھی۔ عورتوں نے جواب دیا کہ یوسف بالکل سچا تھا اور اب عزیز مصر نے زلیخا سے پوچھا کہ یوسف علیہ السلام کی بات بتاؤ۔ اس نے بھی جواب دیا کہ یوسف بالکل سچا تھا۔ میں ہی جھوٹی تھی۔ اب یہ بات سن کر عام اعلان کر دیا کہ یوسف سچا تھا اور یوسف علیہ السلام کو عزیز مصر نے کہا تم اس کیس سے بالکل بری ہو اور اب یوسف علیہ السلام جیل سے باہر آ گئے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر رہے ہیں کہ عربی نبی ﷺ میں تم کو ایک سچا واقعہ تمہارے بھائی یوسف کا بتا رہا ہوں۔ جو تم پہلے بالکل نہیں جانتے تھے۔ جو نبی کریم ﷺ نے تمام واقعہ پڑھا اس وقت یہ کہا۔ اے یوسف میں تمہارے ایمان کی داد دیتا ہوں تم نے جیل سے باہر آنے سے انکار کر دیا۔ اگر میں تمہاری جگہ پر ہوتا تو میں فوراً جیل سے باہر آ جاتا۔

اے لوگو غور کرو جو شخص حق کا دعویٰ کرتا ہے اور اپنے اللہ سے ڈرتا ہے۔ ان کو یقین ہے کہ مجھے دیکھنے والا نہیں ہے۔ پھر وہ اپنے اللہ پر ایمان رکھتا ہے۔ تو یوسف علیہ السلام کی ایک روشن مثال ہے کہ یوسف علیہ السلام کو اللہ نے کس قدر نعمتیں عطا کیں اس کو مصر کی حکومت حوالے کر دی۔ اور نیک لوگوں کو ایسے ہی اجر ملتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باتیں مولانا ثناء اللہ رحمہ اللہ شیر پنجاب کی

ایک روز امرتسر کے ایک بازار سے گزر رہے تھے ہندو مذہب کے چند آدمیوں نے سلام کیا اور سوال کیا مولانا صاحب جو کتے ہیں ان کی ذات کیا ہے اور کس مذہب کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں مولانا صاحب نے اپنی جیب سے چونی نکال کر ہوٹل سے روٹیاں حاصل کیں۔ ہوٹل قریب ہی تھا مولوی صاحب نے وہ روٹیاں کتوں کو ڈال دیں کتے ایک ایک روٹی لے کر بھاگ گئے۔

وہ لوگ کہنے لگے مولانا صاحب ہم نے تو آپ سے کتوں کا مذہب دریافت کیا ہے۔

مولانا صاحب نے فرمایا اگر یہ کتے مسلمان ہوتے تو سب مل کر کھاتے اب آپ جائیں اور کتوں کا مذہب

سوال حل ہو گیا اور وہ کھسیانے ہو کر رہ گئے ایک دفعہ مولانا ثناء اللہ ریل میں سفر کر رہے تھے فرسٹ کلاس کا دبہ تھا جس میں اتفاق سے انگلینڈ کا ایک انگریز بھی موجود تھا انگریز کے ساتھ ایک کتا بھی تھا وہ کبھی انگریز کے سر کو چھوتا کبھی انگریز کے بدن کو چھوتا مولانا نے فرمایا یہ کتا ناپاک ہے آپ اس سے پرہیز کیوں نہیں کرتے انگریز نے جواب دیا ہم نے کتا اس لئے رکھا ہوا ہے کہ مسلمانوں کا قول ہے کہ جہاں کتا ہو وہاں فرشتہ نہیں آتا ہم نے کہا نہ فرشتہ آئے نہ ہماری جان جائے۔

مولانا نے جواب میں فرمایا وہ فرشتہ تو آئے گا جو کتے کی جان لیگا آپ کیسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت سے بچ سکتے ہیں انگریز نے مولانا کا نام دریافت کیا تو مولانا نے اپنا نام بتایا۔ انگریز بولا کہ میں آپ کی شہرت سنتا تھا کہ آپ بہت حاضر جواب ہیں اس ملاقات سے اس بات کا ثبوت مل گیا۔

مولانا نے ایک واقعہ خود بیان کیا کہ میں اپنے مکان میں لیٹا ہوا تھا سویا نہیں تھا میرے مکان کے دوسری طرف ایک ہندو کا مکان تھا جس کی کھڑکی میرے مکان کی کھڑکی کے سامنے تھی ہندو کی بیوی نے میری بیوی سے بات کی کہ آپ گائے کا گوشت کیوں کھاتے ہیں۔ان کی ہڈیاں کوے اٹھا کر ہمارے گھر میں پھینکتے ہیں اس لئے مجھے بہت گھن آتی ہے کیا گائے کے گوشت سے آپ کو زیادہ لطف آتا ہے؟۔ آپ بکرے کا گوشت کیوں نہیں پکاتے؟ میری بیگم نے کہا۔کبھی گائے کا گوشت کھا کر تو دیکھو۔ مذاق کے طور پر میری بیگم نے کہا کہ آپ کہیں تو میں گائے کا گوشت پکا کر آپ کو بھیجوں گی کھا کر دیکھنا لطف آتا ہے آپ کا خاوند تو اس وقت گھر میں نہیں ہو گا ہندو کی بیوی کہنے لگی بے شک میرا خاوند تو نہیں دیکھے گا لیکن میرا پر ماتما تو دیکھ رہا ہے میں اس سے کیسے چھپ سکتی ہوں؟ یہ باتیں سن کر میں اپنی چارپائی پر اٹھ کر بیٹھ گیا اور دل ہی دل میں کہا کہ اے مسلمان تیرا عقیدہ کیا ہے اور ہندو کا کیا۔ یہ ساری باتیں ان لوگوں کے لئے ہیں جو خدا کو حاضر سمجھتے ہیں اللہ پاک نے فرمایا میں سمیع و بصیر ہوں سنتا اور دیکھتا ہوں وہ بات جو دنیا کی آنکھ نہیں دیکھتی میرا وہ کان ہے جو دنیا کا کان نہیں سنتا اے لوگو یہ واقعہ کتنا عبرت ناک ہے اور سبق آموز ہے اس بات پر غور کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت داؤد علیہ السلام کا واقعہ

حضرت داؤد علیہ السلام ایک روز اپنے مکان میں تشریف فرما تھے دو آدمی دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہوئے داؤد علیہ السلام نے جب انہیں دیکھا تو بہت پریشاں ہوئے ان لوگوں نے کہا حضرت ہم دونوں بھائی ہیں۔ ایک مقدمہ آپ کی خدمت میں لے کر آئے ہیں کیونکہ آپ انصاف پسند ہیں آپ ہمارا انصاف کریں ایک بولا میرے پاس ایک دنبی ہے میرے بھائی کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں مجھ سے یہ ایک بھی چھیننا چاہتا ہے آپ حق کے ساتھ فیصلہ کریں کیونکہ یہ میرے ساتھ زیادتی کر رہا ہے۔

داؤد علیہ السلام نے جب کروٹ بدلی تو دونوں آدمی غائب ہو گئے اور داؤد علیہ السلام نے اللہ کے سامنے استغفار کیا اور اللہ سے معافی طلب کی۔

یہ مسئلہ اللہ عالم الغیب کا ہے اللہ کے سوا کسی کو علم غیب نہیں ہے اگر داؤد علیہ السلام کو علم غیب ہوتا تو یہ واقعہ کیوں پیش آتا؟

واقعہ داؤد علیہ السلام کے دور کا

دو عورتیں پیدل سفر کر رہی تھی وہ دونوں ایک ہی خاوند کی بیویاں تھیں اور دونوں کی گود میں شیر خوار بیٹے تھے جب وہ سفر کر رہی تھیں تو دونوں نے اپنے بچوں کو درخت کے سائے میں لٹا دیا اور رفع حاجت کے لئے چلی گئیں ایک بڑی عمر کی عورت تھی اور ایک نوجوان تھی۔ بھیڑیا آیا اور ایک بچے کو اٹھا کر لے گیا حقیقت میں وہ بچہ بوڑھی عورت کا تھا دونوں میں تنازع شروع ہو گیا جوان کہنے لگی یہ میرا بچہ ہے ایک آدمی ادھر سے گزر رہا تھا شور سن کر کھڑا ہو گیا اس نے کہا کہ جھگڑا نہ کریں اور یہ مقدمہ داؤد علیہ السلام کی کچہری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لے جائیں اور ان سے فیصلہ کرائیں۔ یہ سن کر دونوں عورتیں داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں بڑی عورت نے کہا یہ بیٹا میرا ہے چھوٹی کہنے لگی یہ بیٹا میرا ہے داؤد علیہ السلام نے بڑی عورت کو بیٹا دے دیا اس لئے کہ عمر کا تقاضا تھا بوڑھی عورت کو شاید اولاد نہ ملے۔ اس قیاس سے یہ فیصلہ کر دیا۔

جب دونوں عورتیں داؤد علیہ السلام کے فیصلہ سن کر باہر آ رہی تھیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام سے ملاقات ہوئی سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کیا میرے باپ کا فیصلہ منظور نہیں بڑی نے کہا جس کو بیٹا مل گیا تھا منظور ہے لیکن چھوٹی نے کہا یہ فیصلہ مجھے قبول نہیں۔ سلیمان علیہ السلام ان دونوں عورتوں کو اپنے مکان میں لے گئے اور غلام کو کہا ایک چھری لاؤ وہ چھری لایا تو سلیمان علیہ السلام نے فرمایا میں اس بیٹے کو دو حصوں میں، تقسیم کر دیتا ہوں۔ تاکہ تنازع ختم ہو جائے جس عورت کا حقیقتاً" بیٹا تھا اس نے کہا میں نہیں چاہتی کہ بیٹے کو ذبح کیا جائے آپ اس کو ذبح نہ کریں بلکہ اس بڑی بی کو دے دیں۔

دوسری عورت خاموش رہی تو آپ نے کہا بیٹا چھوٹی کو دیا جائے بیٹا حقیقتاً" اس کا ہے اگر داؤد علیہ السلام کو علم غیب ہوتا تو فیصلہ غلط نہ کرتے ۔لوگو اس بات پر غور کرو جب رسول کو علم غیب نہیں تو دوسروں کو کیسے ہو سکتا ہے یاد رکھو اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں ہے۔

واقعہ سلیمان علیہ السلام کے دور نبوت کا

سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں ایک وقت ایسا آیا آسمان سے بارش نہ ہوئی جس کی وجہ سے اللہ کی مخلوق کو بہت مصیبت کا سامنا کرنا پڑا وہ سلیمان علیہ السلام کے پاس کافی تعداد میں آ کر جمع ہوئے۔ اور عرض کی اے اللہ کے نبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے لئے دعا کریں کہ اللہ بارش کر دے سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ سب لوگ کل میدان میں جمع ہوں ہم اللہ کے حضور دعا کریں گے اگلے دن تمام لوگ سلیمان علیہ السلام کے ساتھ دعا کرنے کے لئے میدان کی طرف جا رہے تھے ابھی دعا نہیں ہوئی تھی کہ سلیمان علیہ السلام نے کہا واپس لوٹ جاؤ بارش ہو گی۔لوگوں نے سوال کیا کہ ابھی دعا تو ہوئی نہیں سلیمان علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پیغام بھیجا ہے کہ میں نے چیونٹی کی دعا قبول کر لی ہے تو اللہ پاک نے چیونٹی کا نقشہ یوں بیان کیا کہ اس نے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے ہوئے تھے اور خود زمین پر لیٹی ہوئی تھی تو میں نے اس کی دعا کو قبول کر لیا ہے۔ اگر سلیمان علیہ السلام کو علم غیب ہوتا تو میدان میں دعا کرنے کے لئے نہ جاتے۔

واقعہ داؤد علیہ السلام کا

دو آدمی ایک مدعی اور ایک ملزم پیش ہوئے۔ ملزم مدعی کی نگاہ میں تھا مدعی نے داؤد علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت ہم ایک مقدمہ لے کر آئے ہیں مقدمہ یہ ہے کہ میرا انگور کا باغ تھا جس کو اس شخص کی بکریوں نے ضائع کر دیا ہے۔ میرا یہی کاروبار تھا جو بالکل ختم ہو گیا ہے۔ داؤد علیہ السلام نے ملزم سے پوچھا کیا۔ مدعی کا بیان درست ہے اس نے کہا ہاں جناب درست ہے میری غفلت کی وجہ سے اس کے باغ کو نقصان پہنچا ہے۔ آپ انصاف فرمائیں داؤد علیہ السلام نے یہ فیصلہ کیا کہ بکریاں مدعی کے حوالے کی جائیں جس کا نقصان ہو گیا ہے یہ فیصلہ ہو گیا تو دونوں آدمی عدالت سے باہر آئے۔ وہاں حضرت سلیمان علیہ السلام موجود تھے۔ انہوں نے فیصلے کی تفصیل پوچھی تو دونوں نے داؤد علیہ السلام کا فیصلہ بیان کر دیا۔ سلیمان علیہ السلام یہ سن کر باپ کے پاس حاضر ہوئے اور کہا کہ ابا جی اس مقدمہ پر دوبارہ غور کریں۔ داؤد علیہ السلام نے کہا کیا غور کروں۔ بکریاں اس شرط پر دی

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں- کہ دوسرا آدھی ان کے باغ کی دیکھ بھال کرے جب باغ اصلی حالت پر آ جائے تو بکریاں اس مالک کو واپس کر دی جائیں- یہ سلیمان علیہ السلام کی بصیرت تھی جس پر باپ کو اس بات پر قائل کر دیا اور انہوں نے فیصلے میں ترمیم کر دی-

فریب کار بزرگی کا لباس

سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پرندوں کی بولی کی سمجھ عطا فرمائی تھی اور جنات بھی ان کے تابع تھے اور ہوا بھی تابع تھی- یہ اللہ کا خاص انعام تھا- دو پرندے پرواز کر رہے تھے - ایک جگہ سے دوسری جگہ پر جا رہے تھے جب انہوں نے کافی سفر طے کر لیا ان کو تھکاوٹ محسوس ہوئی اور بھوک نے بھی پریشان کیا تو ان پرندوں نے زمین کی طرف دیکھا ایک آدمی سرائے میں بیٹھا ہوا تھا- دونوں پرندے آہستہ آہستہ نیچے آنے لگے دونوں نر اور مادہ تھے نر نے کہا جہاں یہ بنی آدم ہوتے ہیں وہاں ہمارا رزق ہوتا ہے-مادہ نے کہا کہ یہ آدمی میری نگاہ میں مشکوک ہے- کہیں اور جگہ چلیں نر نے کہا تم مادہ کم عقل ہوتی ہوں چلو شاید وہاں کھانے کو مل جائے - دونوں پرندے نیچے زمین پر اتر گئے اس بزرگ نے ایک جال بچھایا ہوا تھا بد قسمتی سے نر اس جال میں پھنس گیا بزرک نے اس کو پکڑ کر ذبح کر دیا مادہ بچاری جان بچا کر بھاگی اور سلیمان علیہ السلام کے دربار میں حاضر ہوئی اور فریاد کی کہ میرا ساتھی ایک بزرگ نے پکڑ کر ذبح کر دیا ہے میں اس کا قصاص چاہتی ہوں سلیمان علیہ السلام نے ایک جن کو حکم دیا کہ اس بزرگ کو پکڑ کر لاؤ- جن نے اس آدمی کو دربار میں لا کر پیش کر دیا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ یہ مادہ جو بیان کر رہی ہے یہ درست ہے-

اس نے تسلیم کیا کہ درست ہے سلیمان علیہ السلام نے مادہ سے پوچھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس کے لئے کیا سزا تجویز کرتی ہے۔ اس نے کہا میں چاہتی ہوں کہ جنگل سے یہ اپنا ڈیرہ اٹھا لے۔ اور جو اس نے بزرگی کا لباس پہنا ہوا ہے اس کو اتار دے اور عام لباس پہنے اور اپنا کام کرے سلیمان علیہ السلام نے پوچھا تم کو اس سے کیا فائدہ ہو گا۔ اس نے کہا کہ یہ لباس دیکھ کر ہی میں اور میرا ساتھی اس کے فریب میں آ گئے تھے۔ اگر یہی لباس رہا تو کوئی اور غریب بھی اس کے فریب میں آ سکتا ہے یہ لباس نہ ہو گا تو اس شخص کے شر سے محفوظ رہیں گے۔ میں نے یہ واقعہ اس لئے تحریر کیا ہے ۔جو لوگ مصیبت زدہ ہیں یا مشکلات میں پھنسے ہوئے ہیں ان بزرگوں کے پاس جاتے ہیں جن لوگوں نے اپنے آستانے بنائے ہوئے ہیں وہاں مشہور گدیاں ہیں۔ لوگوں کو تعویذ وغیرہ دینا اور ان کو اطمینان دلانا۔ کہ یہ تعویذ لے جاؤ کسی درخت کی شاخ سے باندھ دینا جب یہ شاخ ہوا کے ساتھ ہلے گی جس کو تو چاہتا ہے یا چاہتی ہے یہ ترے قدموں میں حاضر ہو گا۔ یا کسی کو تعویذ دیتے ہیں کسی وزن دار چیز کے نیچے دبا دو۔ آگے جو تمہارا دشمن ہے وہ اسی طرح دبا رہے گا۔ تم ان کی شرارت سے بچ جاؤ گے۔ یا کسی کو تعویذ دیتے ہیں کہ اپنے بازو میں باندھ لو جہاں تم جاؤ گے یا جس مقصد کے لئے جاؤ گے تمہارا مقصد حل ہو جائیگا۔ میں ان بزرگوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں جن لوگوں نے ایسا کاروبار بنایا ہوا ہے نہ خود یہ شرک کرو اور نہ دوسروں کو اس کی رغبت دلاؤ۔ نادان اور غریب لوگوں کے ساتھ ظلم نہ کرو اور چند روپوں کی خاطر تم یہ کام کر رہے ہو۔ اتق اللہ اللہ سے ڈر جاؤ۔ اللہ پر بھروسہ کرو واللہ خیر الرازقین۔ اللہ بہتر رزق دینے والا ہے۔

اللہ خیر الرازقین

سلیمان علیہ السلام اپنے تخت پر پرواز کر رہے تھے ۔ ایک جگہ پر پڑاؤ کیا۔ دیکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ عمر رسیدہ آدمی جنگل میں لکڑیاں کاٹ رہا ہے آپ نے حکم دیا اس کو بلاؤ جب وہ پیش ہوا تو آپ نے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے اس نے کہا میرا نام سلیمان ہے جب یہ نام سنا تو اس کی غریب پر ترس کھا کر اسے ایک ہیرا جیب سے نکال کر دیا۔ اور اسے بتا دیا کہ یہ بہت قیمتی ہیرا ہے اس کو بیچ کر اپنا گزارہ کرو یہ آپ کے لئے کافی ہو گا اس آدمی نے ہیرے کی قیمت سن کر لکڑی وہیں چھوڑ دی اس کے پاس ایک رومال میں روٹی بندھی ہوئی تھی اس نے اسی رومال میں ہیرا بھی باندھ لیا اور روٹی والے رومال کو سر پر رکھ کر چلنے لگا۔ اچانک ایک چیل اڑتی ہوئی آئی اور اس کے رومال کو دبوچ کر لے گئی وہ بہت پریشان ہوا اب وہ کیا کر سکتا تھا سخت پریشان ہوا کہ اب روٹی سے بھی محروم ہو گیا ہوں خالی ہاتھ اپنے گھر کی طرف لوٹا گھر والوں نے پوچھا کہ آپ کوئی کھانے کا سامان نہیں لائے۔ اس بزرک نے تمام واقعہ سنا دیا کسی نے قبول کیا کسی نے نہ کیا پھر دوبار اپنے کام میں اسی جنگل میں مشغول ہو گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد سلیمان علیہ السلام کا اسی جنگل سے گزر ہوا اور وہیں پڑاؤ کیا وہاں سلیمان علیہ السلام کی جگہ مخصوص تھی جہاں ٹھہرتے تھے جب دیکھا وہی آدمی لکڑی کاٹ رہا ہے تو اس کو بلا کر کہا کہ تم پھر وہی کام کیوں کر رہے ہو اس بزرک نے تمام واقعہ سنایا سلیمان علیہ السلام نے پھر ایک ہیرا اس کو دے دیا اور ہدایت کی کہ اس کو پہلے کی طرح ضائع نہ کرنا اس آدمی نے ہیرے کو اپنے تہبند میں محفوظ کر لیا اس نے خوشی میں لکڑی وغیرہ سب چھوڑ دی اور شہر کو چل دیا شہر کے قریب ایک ندی بہتی تھی اس ندی سے اس کا گزر ہوتا تھا جب وہ ندی میں اترا تو اس نے اپنے تہبند کو اتار کر اپنے کندھے پر رکھ لیا مگر اس عمل سے ہیرا پانی میں گر گیا پھر خالی ہاتھ گھر پہنچا تو گھر والوں نے دریافت کیا کہ آج بھی ہیرے کے چکر میں رہے۔ اس نے کہا ہاں تو گھر والوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محسوس کیا کہ ان کا ذہنی توازن کھو گیا ہے اگلے روز پھر وہ اپنے کام میں جنگل میں جا کر مشغول ہو گیا۔ کچھ مدت کے بعد سلیمان علیہ السلام کا پھر گزر ہوا وہیں پڑاؤ کیا وہ آدمی لکڑی کاٹتا پھر نظر آیا۔ آپ نے پھر بلایا اور پھر پوچھا کیا حقیقت ہے اس بزرگ نے تمام واقعہ تفصیل کے ساتھ بتا دیا سلیمان علیہ السلام نے کہا۔ بڑے میاں تمہارے مقدر میں ہی لکھا ہے کہ تم اپنا کام کیے جاؤ اور سلیمان علیہ السلام نے اللہ کے حضور میں دعا کی کہ یا اللہ تو جس کو غنی نہ کرے سلیمان اس کو غنی نہیں کر سکتا۔

جب لکڑی کاٹنے والے کو سلیمان علیہ السلام نے یہ کہا کہ لکڑی کاٹنا ہی تمہارے مقدر میں لکھا ہے تو اس آدمی نے اللہ کی طرف رجوع کیا اے اللہ تو میرے لئے کافی ہے اور سلیمان علیہ السلام نے اللہ سے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ تو اپنے معاملہ میں قادر ہے بوڑھا جب لکڑی اٹھا کر گھر کی طرف چلا تو ایک درخت کی شاخوں پر اس کی نظر پڑی وہاں کسی جانور نے گھوسلہ بنایا ہوا تھا بوڑھے نے گھونسلے کو اتارا تو وہی رومال اور وہی ہیرا اس میں موجود تھی۔ اس آدمی نے خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا اور لکڑی لے کر گھر کی طرف چل دیا جب وہ ندی کی طرف بڑھا تو ندی کا پانی خشک ہو چکا تھا۔ بوڑھے کو وہی گمشدہ ہیرا نظر آیا اس کو بھی لے لیا اور دونوں ہیرے اپنے پاس محفوظ کر لئے اور گھر والوں کو بالکل نہیں بتایا اور اللہ کا شکر گزار ہوا کچھ دنوں کے بعد وہ ہیرے لے کر جوہری کے پاس گیا۔ جوہیری نے وہ ہیرے دیکھ کر کہا۔ ان کی قیمت تو ادا نہیں کر سکتا کچھ نہ کچھ رقم دے سکتا ہوں۔ جوہری نہایت ایماندار آدمی تھا اس نے بوڑھے کو بہت بڑی رقم ادا کر دی۔ بوڑھے نے رقم سے زمین خریدی اور وہاں اس نے باغ لگایا پھر کچھ عرصہ بعد اور زمین خرید کر ایک بستی تیار کر دی کچھ عرصہ کے بعد سلیمان علیہ السلام کا ادھر سے گزر ہوا تو دیکھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں جنگل تھا وہاں ایک سرسبز باغ لگا ہوا تھا اور کچھ آبادی بھی نظر آ رہی تھی۔ سلیمان علیہ السلام نے اپنا تخت نیچے اتارا لوگوں نے کہا کہ سیٹھ سلیمان اس کا مالک ہے آپ نے اس کو بلوایا جب سلیمان علیہ السلام نے اسے دیکھا تو وہی بوڑھا آدمی تھا۔ آپ بہت حیران ہوئے اور پوچھا کہ اس کی حقیقت بیان کریں تو اس بزرگ نے تمام واقعہ سنا دیا کہ جب آپ نے مجھے کہا تھا کہ لکڑی کاٹنا ہی تمہارے مقدر میں ہے تو میں نے اللہ کا شکر کیا تھا اسی شکر کی برکت سے یہ دونوں ہیرے مجھے مل گئے۔ سلیمان علیہ السلام نے بھی بات سنائی کہ میں نے اللہ کی حمد بیان کی تھی کہ اللہ تو ہی بہتر رزق دینے والا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعمال صالحہ

جب نبی پاک ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپ نے مدینہ میں انصار اور مہاجروں کو جمع کر کے خطاب فرمایا۔ کیا میں آپ کو تین باتوں کی خبر نہ دوں جو آپ کے لیے بہت مفید ثابت ہوں گی۔

سب نے یک زبان ہو کر کہا ارشاد فرمائیے۔ آپ نے فرمایا :

۱ ۔ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملے تو السلام علیکم کہے۔ خواہ وہ باہم واقف ہوں یا نہ ہوں۔

۲ ۔ جب آپ کی کوئی مسلمان دعوت کرے تو قبول کر لیا کرو۔

۳ ۔ نماز پڑھا کرو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ یہ عمل آپ کو جنت مین لے جائے گا۔

۴ ۔ جب کوئی تمہاری دعوت کرے تو کھانے کے بعد میزبان کو جلدی فارغ کر دیا کرو اور کھانے کے بعد باتوں مین الجھا نہ کرو۔ کیونکہ گھر والوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

۵ ۔ جب کسی کو سلام کہو تو اس کے ساتھ مصافحہ بھی کیا کرو۔ اس سے دل کی کدورت جاتی رہتی ہے۔

۶ ۔ جب کسی دوست کو ملنے کے لیے جاؤ تو ان کے لیے مناسب تحفہ لے جایا کرو۔

۷ ۔ جب تم کسی کے گھر میں جانے کا ارادہ کرو تو اس کے دروازہ پر دستک دو اگر آواز نہ آئے تو دوبارہ دستک دو۔ اگر آواز نہیں آئی تو پھر دستک دو۔ کوئی جواب نہ ملے تو واپس لوٹ جاؤ۔ کھڑے مت رہو۔ دروازے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوراخ سے مت جھانکو۔

۸ - تمہاری والدہ صاحبہ اگر علیحدہ رہتی ہیں تو ان کے گھر میں بھی اجازت لے کر جاؤ۔ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہاری والدہ کس حال میں بیٹھی ہوتی ہے۔

۹ - جب کسی کے گھر جانے کا ارادہ ہو تو فجر کی نماز کے فوراً" بعد مت جاؤ۔ ظہر کی نماز کے بعد کسی کے گھر میں مت جاؤ۔ اور عشاء کی نماز کے بعد کسی کے گھر میں مت جاؤ کیوں یہ تینوں وقت آرام کے ہوتے ہیں۔

۱۰ - ایک ہی کمرے میں حقیقی بھائی اور ہمشیرہ نہیں سو سکتے۔

۱۱ - ایسے مکان کی چھت پر سونے سے پرہیز کرو جس کے اوپر چار دیواری نہیں ہے۔

ایک جگہ کا واقعہ ہے کہ لوگ کوئی فرض نماز پڑھ رہے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہوگئے تو نبی پاک ﷺ تشریف لے آئے۔ جس آدمی نے امامت کرائی تھی اس نے نماز کے بعد کعبتہ اللہ کی طرف منہ کر کے تھوک دیا۔ نبی پاک ﷺ خاموش رہے۔ جب نبی پاک ﷺ جانے لگے تو جماعت والے مقتدیوں کو کہا کہ اس امام کے پیچھے مت نماز پڑھیں۔ کیونکہ اس نے کعبتہ اللہ کی عزت نہیں کی۔ اپنی حسب عادت نماز کے وقت جب امام صاحب تشریف لائے تو مقتدیوں نے کہا کہ آپ ہماری امامت نہیں کرا سکتے۔ اس نے وجہ دریافت کی۔ مقتدیوں نے کہا تم نے کعبتہ اللہ کی طرف منہ کر کہ تھوکا تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ کعبہ کی طرف منہ کر کے تھوکنا نہیں چاہیے اور کعبتہ اللہ کی طرف منہ کر کے پیشاب پاخانہ کرنا بھی ممنوع ہے۔ پشاب پاخانہ کرتے وقت خاموش رہا کرو اور پیشاب پاخانہ پردہ میں کرنا چاہیے۔ تاکہ لوگ آپ کو دیکھ نہ سکیں۔ اس طرح غسل بھی پردہ میں کرنا چاہیے۔ یہ تمام باتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے لکھی ہیں یہ ادب و احترام سکھاتی ہیں۔ برہنہ نہانے پر غسل کرنے کی لوگوں کے سامنے دلیل ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کی قوم مل جل کر برہنہ نہاتے تھے اور موسیٰ علیہ السلام کو بھی قوم نے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ مل کر غسل کیوں نہیں کرتے۔ تو موسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول تھے۔ اس لیے وہ بہت حیا دار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی اس معاملہ میں مدد کرنی تھی۔ ایک روز موسیٰ علیہ السلام دریا پر غسل کر رہے تھے۔ اپنے کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھ دیے۔ دیکھا تو پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا اور موسیٰ علیہ السلام نے آواز دی۔ پتھر کھڑا ہوگیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ قوم نے موسیٰ علیہ السلام کو برہنہ دیکھا لیا تھا۔ اور قوم کو اس بات پر شک تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کے جسم پر کوئی داغ ہے۔ اس لیے وہ ہمارے ساتھ مل کر برہنہ غسل نہیں کرتے۔ موسیٰ علیہ السلام جب حق کا پیغام لوگوں کو سناتے رہے اور مخالفت طول پکڑتی رہی۔ زیادہ تر قارون موسیٰ علیہ السلام کے مخالف تھا۔ وہ ان کے قریبی رشتہ داروں میں تھا اور بہت مالدار تھا۔ جب موسیٰ علیہ السلام زکوۃ کے متعلق بیان کرتے اس کو بہت ناگوار گزرتا۔ کیونکہ اگر قارون زکوۃ کا حساب کرتا تو اسے بہت سی رقم دینی پڑتی تھی۔ اس لیے وہ بہت مخالفت کرتا تھا۔ مورخین نے لکھا ہے کہ اس کے خزانہ کی چابیاں اونٹوں کی پوری جماعت اٹھاتی تھی۔ اس لیے قارون اور موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت رہتی تھی۔ قارون نے اسی بنا پر لوگوں کو اپنا ساتھی بنایا ہوا تھا۔ مگر موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیغام کو جاری رکھتے تھے۔ قارون نے اپنے دوستوں سے مل کر موسیٰ علیہ السلام کے خلاف ایک منصوبہ بنایا۔ کہ جب موسیٰ علیہ السلام قوم کو خطاب کریں گے ان کو رسوا کرنے کی تجویز سوچو۔ فیصلہ یہ ہوا کہ کسی مکار عورت کو بلا کر اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمت کی جائے کہ نقدی پہلے پیشگی دے دو۔ عورت کو کہا جائے بقایا رقم بعد میں دے دیں گے۔ عورت سے کہا گیا کہ جب موسیٰ علیہ السلام قوم سے خطاب کریں گے۔ تو تم نے یہ کہہ دینا اللہ کے رسول ہو کر تمہارے میرے ساتھ کیا تعلقات رہے۔ جب موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم سے خطاب کر رہے تھے۔ تو لوگوں نے اس عورت کو کھڑا کر دیا کہ اے موسیٰ یہ عورت تمہارے بارے میں کچھ کہتی ہے۔ عورت کھڑی ہو گئی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے میری بیٹی تم کو اس خدا کی قسم ہے جس نے تم کو ایک انسانی وجود دیا اور اس کے بعد موت آئے گی اور جو کچھ کسی کے ساتھ کیا ہوگا وہ اس کا انجام دیکھے گا اور تم کو اس مالک کی قسم ہے کہ میرے بارے میں تمہاری جو رائے ہے بتاؤ یہ بات سن کر اس عورت کا بدن کانپ گیا اور نقدی نکال کر میدان میں رکھ دی کچھ لوگوں نے بعد میں دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اے موسیٰ آج سے پہلے بھی میں آپ کو اللہ کا رسول سمجھتی تھی لیکن میرے دل پر شیطان غالب ہو چکا تھا۔ آج میں کہتی ہوں اقرار کرتی ہوں لا الہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہیں۔ میرے آپ کے ساتھ کوئی تعلقات خراب نہیں ہوئے۔ یہ لوگوں کی شرارت تھی تو موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حضور دعا کی کہ اس شخص قارون نے مجھے بہت پریشان کیا ہے۔ قارون کو زمین نے اسی وقت گھٹنوں تک پکڑ لیا اور وہ اپنے خزانوں سمیت زمین میں دھنسا دیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصہ حضرت مریم اور حضرت زکریا کا

عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چند معجزات عطا کیے تھے۔ ایک تو یہ کہ مادر زاد نابینا کو بینا کر دیتے تھے اور جو شخص کوڑھی تھے ان کے بدن پر ہاتھ جب پھیرتے تو وہ شفایاب ہو جاتا۔ جو لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ملنے کے لیے آتے آپ ان کو بتا دیتے کہ تم نے فلاں کھانا کھایا ہے اور ایک خوبی یہ بھی تھی۔ مٹی کے جانور بنا کر ان کو اڑا دیتے۔ ایک خوبی یہ تھی کہ مردہ کو زندہ کر دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ معجزات عطا فرمائے تھے۔ داؤد علیہ السلام کو یہ معجزہ عطا کیا تھا۔ لوہے کو جب اپنے ہاتھ میں پکڑتے جو چاہے اس کو بنا لیتے۔ سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ عطا کیا تھا کہ جانوروں کی زبان سمجھتے اور جنات ان کے تابع تھے اور ہوا بھی ان کے تابع تھی۔ جب کہیں جانے کا ارادہ کرتے تو اپنے تخت پر بیٹھ کر ہوا میں اڑ جاتے۔

نبی کریم ﷺ کو کافی تعداد میں معجزات عنایت فرمائے اور ان کے علاوہ جتنی بھی اللہ کی اچھی مخلوق گزری ہے اللہ نے ان کو ان کے معیار کے مطابق معجزات عطا کیے ہیں اور جتنے بھی امتحان ابراہیم علیہ السلام کے ہوئے سب میں کامیاب رہے اور ایوب علیہ السلام کا صبر نمایاں ہے۔ ایک روز ایوب علیہ السلام کی بیوی رحمت نے کہا اے اللہ کے بندے اللہ سے دعا کرو کہ آپ کو صحت بخش دے۔ تو ایوب علیہ السلام نے فرمایا ابھی تو اٹھارہ برس گزرے ہیں اللہ کو میں کیا کہوں۔ اس سے پہلے جو آرام کی زندگی گزری ہے وہ بہت زیادہ تھی۔ میرے حالات سے اللہ بہت واقف ہے۔ لوگو یہ سبق سیکھو کہ ایوب علیہ السلام کا واقعہ مطالعہ کرو اور خود بھی اپنے آپ کو صبر کی تلقین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرو۔ انسان کا نفس امارہ دشمن ہے اور نفس لوامہ ان کا خیر خواہ ہے۔ جب انسان کوئی برائی کا کام کرتا ہے تو نفس لوامہ اس کو روکتا ہے۔ جب کر گزرتا ہے تو نفس لوامہ ملامت کرتا ہے۔ ایک نفس مطمئنہ ہے یہ اس شخص کو نصیب ہوتا ہے۔ جو خالص اللہ کا بندہ ہوتا ہے۔

ایک خاتون نیک صالح نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا پھر اس وعدہ کو بصد شوق نبھایا۔ اس کا نام حنہ تھا۔ وہ حضرت مریم کی والدہ تھی۔ اس نے یہ منت مانی کہ اے اللہ تو مجھے بیٹا عطا فرمائیں اسے دین کی خدمت کے لیے وقف کر دوں گی۔ اتفاق سے لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام مریم رکھا۔ دل میں خیال گزرا کہ باری تعالیٰ میں نے تو لڑکے کی آرزو کی تھی۔ بہرحال میں تیرے فیصلے کو قبول کرتی ہوں۔ مریم کی پرورش شروع ہوگئی۔ جب مریم بلوغت کو پہنچی تو والدہ بیت المقدس میں لے گئی۔ اس کی کفالت کی ذمہ داری کا مسئلہ پیش آیا۔ اس سلسلے میں قرعہ اندازی کی گئی تو قرعہ حضرت زکریا علیہ السلام کے نام نکلا۔ تو زکریا علیہ السلام نے احسن طریقے سے ان کی کفالت شروع کر دی حضرت مریم بھی زہد و عبادت میں مشغول رہنے لگیں۔ ایک دن حضرت زکریا علیہ السلام نے دیکھا کہ مریم کے پاس بے موسم کے پھل موجود تھے۔ زکریا علیہ السلام نے تعجب سے پوچھا کہ مریم یہ پھل کہاں سے آئے ہیں۔ مائی صاحبہ نے کہا یہ میرے اللہ کی طرف سے نعمت ہے۔ زکریا علیہ السلام بوڑھے ہوچکے تھے مگر ان کے ہاں اولاد نہیں تھی۔ انہوں نے مسجد کے محراب میں کھڑے ہو کر دعا کی۔ رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوریث اے اللہ مجھے اکیلا مت چھوڑیں میرا وارث بنائیں۔

بے شک میں بوڑھا ہوچکا ہوں۔ لیکن تیری رحمت سے ناامید نہیں ہوں۔ تو نے مریم کو بے موسم کے پھل عطا کیے ہیں تو مجھے بھی لڑکا عطا فرما۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے دعا قبول فرمائی اور جواب آیا کہ میں تمہیں لڑکا عطا کروں گا۔ اس کا نام یحییٰ ہوگا۔ اس سے پہلے یحییٰ نام کا کوئی آدمی نہیں ہوا تھا۔ یہ بات سن کر زکریا علیہ السلام نے تعجب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ تین روز دنیا کی کوئی بات نہیں کریں گے۔ لیکن اللہ کا ذکر تمہاری زبان پر جاری رہے گا۔ زکریا علیہ السلام اس بات پر مطمئن ہوگئے۔ کیونکہ آپ اللہ کے خاص بندے تھے۔ مائی صاحبہ مریم ایک روز غسل خانہ میں غسل کر رہی تھیں ایک فرشتے نے آ کر بیٹے کی بشارت دی۔ مائی صاحبہ نے کہا میں بالکل پاک ہوں۔ میں ایسی باتوں سے پناہ چاہتی ہوں۔ کہنے والے نے کہا میں نے پیغام دینا تھا دے دیا۔ اسی طرح وقت گزرتا گیا۔ آخر بچے کی پیدائش کا وقت آگیا۔ مائی صاحبہ آبادی سے باہر چلی گئیں۔ ایک کھجور کا پرانا سوکھا ہوا درخت تھا اس کے نیچے بیٹھ گئیں اور مائی صاحب کو درد زہ کی تکلیف شروع ہوگئی۔ مائی صاحبہ نے پریشانی کے عالم میں یہ کہا کہ اے اللہ آج سے پہلے میں مرگئی ہوتی اس سے اچھا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا اس کھجور کے درخت کو جھٹکا دو۔ اللہ کی قدرت سے درخت ہرا ہوگیا اور کھجوریں نیچے گرنے لگیں اور ساتھ ہی پانی کا چشمہ بھی جاری ہوگیا اور مائی صاحب نے کھجوریں کھائیں۔ پانی پیا اور اللہ کا شکر ادا کیا۔ اب حکم ہوا کہ اپنے بچے عیسیٰ کو لے کر اپنی آبادی کی طرف چلی جاؤ۔ مائی صاحبہ نے جواب دیا کہ میں قوم کے سامنے کیا جواب دوں گی۔ اللہ نے کہا آپ مت بولیں کہیں میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ یہ میرا بیٹا تم سے بات کرے گا۔ جب مائی صاحبہ شہر میں داخل ہوئیں تو شہر میں اس سے نفرت کی فضا پھیل گئی اور لوگ کہنے لگے اے مریم نہ تو تمہاری ماں ایسی تھی اور نہ تمہارا بھائی ایسا تھا۔ مائی نے بچے کی طرف اشارہ کر دیا۔ لوگوں نے کہا یہ شیر خوار بچہ کیا بات کرے گا۔ مگر عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو کہا کہ میری ماں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالکل گناہ سے پاک ہے۔ میں اللہ کا بندہ ہوں اور مجھے کتاب عطا کی گئی ہے۔ میں تمہارے لیے رسول بن کر آیا ہوں۔ میں آپ کو حق کی طرف لے جانا چاہتا ہوں۔ یہ بات سن کر لوگ تعجب میں آگئے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ پڑھنے والو جن لوگوں کو اس بات کا شبہ ہے۔ وہ قرآن مجید پڑھ کر دیکھیں۔ تاکہ ان کے دلوں کو اطمینان ہو جائے۔

واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون ان للہ علی کل شئی قدیر

اولاد کی تربیت

ایک بادشاہ کا واقعہ' اس نے اپنی انتظامیہ کو بلا کر قانون پاس کیا۔ میری ریاست میں جو غیر مسلم رہتے ہیں یا تو اسلام قبول کر لیں۔ ورنہ مقررہ تاریخ پر ریاست چھوڑ جائیں تمام لوگ فکر مند ہوئے۔ کچھ لوگ تو جو اپنے عقائد میں مضبوط تھے۔ وہ جانے لگے بادشاہ کا وزیر غیر مسلم تھا۔ اس نے اپنے گھر میں کہا اور تمام واقعہ سنایا۔ صبح اس کی بیٹی بادشاہ کی بیٹی سے ملنے آئی تو کہا کہ ہم تمہارے باپ کے حکم کے مطابق کسی اور علاقہ میں جا رہے ہیں۔ بادشاہ کی بیٹی نے کہا دو روز انتظار کرو۔ جب صبح ہوئی بادشاہ کی بیٹی نے اپنے باپ سے کہا کہ میں آپ کے سامنے قرآن پاک دہرانا چاہتا ہوں۔ آپ غور سے سنیں۔ جب صبح ہوئی تو بیٹی نے قرآن پاک کی تلاوت شروع کی اور پڑھا الحمد للہ رب المسلمین بادشاہ نے بیٹی کو غصہ سے کہا کہ تم قرآن پاک تو غلط پڑھ رہی ہو۔ بیٹی نے کہا کہ میں پھر پڑھتی ہوں۔ آپ غور سے سنیں۔ بیٹی نے کہا الحمد للہ رب المسلمین باپ نے کہا اس کا ترجمہ کرو۔ بیٹی نے کہا ترجمہ کیا۔ تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو مسلمانوں کا رب ہے۔ باپ نے کہا بیٹی آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھیں الحمد للہ رب العلمین بیٹی نے جواب دیا۔ آپ غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دے سکتے ہیں۔ آپ ان پر سختی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اللہ پاک نے علماء کرام کو حکم دیا کہ ان لوگوں کو سنا دو۔ کوئی مانے یا نہ مانے بادشاہ کو بات سمجھ میں آگئی کہ میں غلطی پر ہوں۔ صبح انتظامیہ کو حکم دیا کہ میں نے جو قانون نافذ کیا تھا۔ اسے چھوڑ دو۔ پڑھنے والو یہ کوئی کسی معتبر کتاب کا حوالہ نہیں ہے۔ اس کو ایک نصیحت کے طور پر لکھا ہے۔ اولاد کا نیک ہونا کتنا اچھا ہے۔ لڑکی نے اپنے باپ کا ذہن بدل دیا تم بھی اپنی اولاد کو دینی تعلیم دلاؤ تاکہ تمہاری عاقبت سنور جائے اور مرنے کے بعد صدقہ جاریہ بن جائے۔

سبق آموز واقعہ

ایک شہر میں ہر پانچ سال کے بعد نئے بادشاہ کا انتخاب ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ جب ان کی نئے انتخاب کی مہم جاری تھی۔ ایک اجنبی آدمی شہر میں داخل ہوا اور پوچھا کہ لوگوں میں ہلچل کی صورت کیوں نہیں ہوئی ہے۔ ان لوگوں نے کہا ہر پانچ سال کے بعد بادشاہ کا انتخاب ہوتا ہے۔ پانچ سال جب گزر جاتے ہیں تو ہمارے علاقہ میں ایک گھنا جنگل ہے جس میں خونخوار درندے رہتے ہیں۔ بادشاہ اس جنگل میں داخل کر دیا جاتا ہے اور اپنا بادشاہ منتخب کر لیا جاتا ہے۔ اب بادشاہ بننے کے لیے کوئی بھی تیار نہیں ہے۔ اس اجنبی نے کہا مجھے بنا دو۔ تو تمام شہر والوں نے تمام واقعات بتائے کہ پانچ سال کے بعد اسی جنگل میں جانا ہوگا۔ اس نے قبول کر لیا۔ بادشاہ منتخب ہوگئے۔ بادشاہ نے جب شہر کا انتظام اپنے قبضہ میں لیا اور اس جنگل کی معلومات حاصل کی کہ یہ کتنے رقبہ میں ہے۔ نقشہ نویس نے بتایا کہ پچاس میل مربع میں ہے۔ بادشاہ نے کہا میرے شہر میں کتنے لوگ ہیں۔ جن کے ذاتی مکان نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ ہر شخص میری انتظامیہ کو درخواست پیش کرے۔ جب اس کا کام شروع ہوا تو نصف حصہ کے لوگ کرایہ پر بس رہے تھے۔ بادشاہ نے انتظامیہ سے مشورہ کیا۔ کہ اس جنگل کو کٹوا کر ایک نیا قصبہ تیار کیا جائے۔ ان لوگوں کو مفت مکان دیئے جائیں۔ تاکہ ان کی مشکل حل ہو جائے۔ تمام لوگوں نے خوشی کا اظہار کیا ایسا کرنا بہت اچھا ہے۔ بادشاہ نے اعلان کر دیا اور اس جنگل کی کٹائی شروع کر دی۔ تمام درندے وہاں سے بھاگ گئے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کا نقشہ بنایا جائے اور از سر نو ایک شہر کی شکل دی جائے۔ حکم کے مطابق مکانات کی عمارتیں شروع کر دی گئیں اور اس کا تمام خرچ حکومت نے برداشت کیا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ شہر کے درمیان میں ایک محل تیار کیا جائے۔ یہ تمام منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچ گیا تو لوگوں کو مالکانہ حقوق دے دیئے اور بادشاہ نے تمام ضروریات زندگی کا سامان اس محل میں جمع کر دیا۔ اس سکیم کے مطابق نیا شہر بنتے ہوئے چار سال گزر گئے۔

بادشاہ نے شہر والوں کے لیے اعلان کرا دیا کہ کل تمام دن تعطیل ہوگی۔ سب لوگ میرے دربار میں جمع ہوں۔ لوگوں کو کہا کہ ابھی میری حکومت ایک سال باقی ہے۔ مجھے اس جنگل میں چھوڑ آؤ تاکہ وہ جو میں نے محل تیار کیا ہے۔ میں اس میں چلا جاتا ہوں تم نیا انتخاب کر لو۔ بادشاہ سازو سامان لے کر اس محل میں داخل ہوگیا۔ پڑھنے والو یہ کسی معتبر کتاب کا حوالہ نہیں ہے میں نے ایک نصیحت آموز کہانی لکھی ہے۔ ہر شخص نے دنیا چھوڑ کر قبرستان میں جاتا ہے۔ وہاں کوئی کھانے پینے کا انتظام نہیں ہے۔ کوئی قبر میں ساتھی نہیں ہے۔ اس قبر میں اس کا مقام اور رہائش گاہ ہے جہاں اس نے قیامت تک رہنا ہے۔

طوق زریں در گردن خر

کسی شہر میں ایک متقی پرہیز گار شخص رہتا تھا۔ اس کے کاروباری حالات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتر ہوگئے اس نے یہ سنا تھا۔ کہ اگر کسی وجہ سے کاروبار ختم ہو جائے۔ تو اللہ کی زمین وسیع ہے کہیں دوسری جگہ قسمت آزمانی چاہیے۔ اس نے سفر کا ارادہ کر لیا۔ چلتے چلتے وہ ایک ایسے شہر میں جا پہنچا جس کے باہر ایک پانی کا بہت بڑا تالاب تھا۔ وہ تالاب کے کنارے بیٹھ کر اپنے کپڑے اتار کر دھونے لگا۔ اس نے صابن کی ٹکیہ نکال کر رکھی تو ایک چیل آئی اور صابن کی ٹکیہ اڑا کر لے گئی۔

اس نے بہت افسوس کیا کہ ابھی پریشانی نے ساتھ نہیں چھوڑا۔ اسی طرح کپڑے پہن لیے اور جب شہر کے دروزہ پر گیا تو اس شہر کے چاروں دروازے دوپہر کے وقت بند تھے۔ اس نے چوکیدار سے پوچھا کہ دروازے کیوں بند ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ ہمارے بادشاہ نے باز پال رکھتے تھے۔ کسی غفلت کے باعث ۵ پنجروں کے دروازے کھلے رہ گئے اور باز اڑ گئے ہیں۔

بادشاہ نے حکم دے دیا کہ دروازے بند کر دو۔ بزرگ نے یہ بات سنی تو اللہ کے دربار میں عرض کی کہ اے اللہ بے وقوفوں کو آپ حکومت دے دیتے ہیں اور جو لوگ دیندار ہیں اور عقل مند ہیں ان کو کھانے کے لیے روٹی میسر نہیں ہے۔

لوگو اس داستاں کو پڑھو اور غور کرو کہ رزق دینا اور کم یا زیادہ کرنا اللہ کی مرضی ہے۔ ہر شخص کو اللہ کے فیصلے پر راضی رہنا چاہیے۔ اس جاہل بادشاہ کو یہ معلوم نہیں کہ باز دروازوں سے باہر نہیں نکلتے بلکہ ہوا میں اڑ کر باہر جاتے ہیں۔ حافظ شیرازی نے کیا خوب لکھا ہے۔

اسب تازی شدہ مجروح بزیر پالاں
طوق زریں ہمہ در گردن خرمی بینم

(عربی گھوڑا سامان لادنے کے پالان کے نیچے زخمی ہو چکا ہے اور میں گدھوں کی گردن میں سونے کا ہار دیکھ رہا ہوں) واللہ اعلم بالصواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف آخر

اللہ تعالیٰ کا مجھ پر خاص کرم ہے کہ مجھے اس نے دین کی فہم عطا کی اور اپنے دین کی خدمت و اشاعت کے لیے قوت کار اور وقت فراہم کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سعادت بھی بخشی کہ جہاں نمازیوں کے لیے کوئی مسجد نہ تھی' اپنے وسائل اور قوت کار کو بروئے کار لاتے ہوئے مسجد تعمیر کروائی۔ پتو منڈی میں جماعت اہل حدیث کے پاس کوئی مسجد نہ تھی' سوائے ایک مسجد کے جو شہر کے کنارے پر تھی اور نمازیوں کی تعداد کے لحاظ سے چھوٹی تھی۔ تقسیم پاکستان کے بعد' اب جو جامع مسجد وہاں موجود ہے' اس کے حالات لکھتا ہوں۔ جب غیر مسلم منڈی چھوڑ گئے تو ایک کنواں جس کا مالک ایک ہندو تھا' بریلوی حضرات نے چاہا کہ وہاں مسجد بن جائے' لیکن ناکام رہے۔ ایک شخص شیخ محمد ولد میاں متعہ نے حافظ عبدالقادر سے رابطہ کیا۔ حافظ عبدالقادر چونیاں میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ پتو میں مسجد بنی چاہیے۔ میں نے اپنے ایک تحصیل دار دوست سے مشورہ کیا اور ایک درخواست لکھ کر اس پر وہاں مسجد کی تعمیر کے آرڈر جاری کروائے۔ چنانچہ حافظ عبدالقادر صاحب کی دعاؤں' میری محنت اور اللہ تعالیٰ کے کرم خاص سے وہاں مسجد تعمیر ہوئی۔ جب میں لاہور آ گیا تو نصیر آباد میں جامع مسجد اہل حدیث ۱۹۶۶ء میں تعمیر کروائی۔ اس مسجد میں وقت کے ساتھ ساتھ خطیب آتے رہے' جب تک چاہا وعظ فرماتے رہے اور چلے جاتے رہے۔ حافظ عبدالوحید صاحب بہت عمدہ خطیب تھے۔ وہ بھی یہاں خطابت فرماتے رہے۔ میں ان کا وعظ بطور خاص سنتا اور دلی مسرت محسوس کرتا۔ وہ نہایت عالمانہ رنگ میں مسائل بیان فرماتے تھے۔ ایک دن وعظ میں انہوں نے ایک ایسا مسئلہ بیان فرمایا کہ میں نے اختلاف کیا۔ انہوں نے میری بات کو قبول نہ کیا۔ میں نے مفتی صاحب سے فتویٰ لا کر انہیں دکھایا تو وہ بہت خوش ہوئے۔ اور اگلے جمعہ میں منبر رسولؐ پر کھڑے ہو کر انہوں نے میرا نام بطور خاص لیا اور میرا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی غلطی کو تسلیم کر لیا۔ لوگ حیرت سے میری جانب دیکھنے لگے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی انسانی عظمت اور قوت ایمانی کی دلیل تھی ورنہ اس زمانے میں کون اپنی غلطی تسلیم کرتا ہے۔

میں نے اپنی زندگی کے سنہرے ایام یعنی جوانی کے دور ہی میں علمائے دین کی صحبت اختیار کی اور ان سے کسب فیض کیا۔ بیشتر اسلامی واقعات اور مسائل میں درک حاصل کرنے کا شرف مجھے ان بزرگان دین کی صحبت اور تربیت ہی سے حاصل ہوا۔ زیر نظر کتاب جہاں میرے مشاہدات و تجربات کا مظہر ہے' وہاں بزرگان دین کی تعلیمات اور صحبت پر اثر کی بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئینہ دار ہے۔ اللہ عزوجل کی مجھ پر خاص عنایت ہے۔ اور اس پر جتنا بھی شکر ادا کروں، کم ہے۔ جن بزرگوں کا بطور خاص مجھ پر لطف و کرم رہا ان کا شکریہ بھی الفاظ میں ادا کرنا اگرچہ ناممکن ہے، تاہم ایک فرض کے طور ان کا ذکر کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

مولانا محمد حسین صاحب شیخوپوری (خطیب پاکستان)، مولانا محمد اسحٰق (واعظ خوش بیان) جناب فضل الرحمٰن (خطیب خوش الحان، جامع مسجد مبارک لاہور) شیخ الحدیث جناب مولانا عبدالرشید صاحب آف مجاہد آباد لاہور، یہ سب وہ بزرگ ہیں جن کے فیض و اثر سے میں نے بہت کچھ حاصل کیا اور ان کی صحبت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ کتاب لکھنے کی سعادت عطا کی۔ شیخوپورہ کے جناب حافظ محمد عبداللہ، نہایت اچھے مقرر۔ جب اسٹیج پر کھڑے ہوتے تو ان کا وعظ سننے کے لیے لوگ ہمہ تن گوش ہو جاتے۔ مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی (خطیب جامع مسجد مبارک، اسلامیہ کالج کوپر روڈ لاہور و بانی مدیر ہفت روزہ الاعتصام) ایک عالم باعمل، درویش سیرت، اور یادگار سلف تھے۔ آخر میں مولانا عبدالرحمٰن صاحب لدھیانوی میرے شکریے کے مستحق ہیں کہ انہوں نے از راہ تلطف اس کتاب کے مسودے کو ملاحظہ فرمایا اور قیمتی مشوروں کے ساتھ ساتھ حکم فرمایا کہ اس کی اشاعت جلد از جلد ہونی چاہیے۔

میں ان سب بزرگوں میں سے جو اس دار فانی سے رخصت ہو چکے ہیں، دعائے خیر کرتا ہوں اور جو زندہ ہیں ان کے لیے بھی صحت و سلامتی اور خیر کا طلب گار ہوں۔

دعائے خیر کا طلب گار

حاجی محمد ابراہیم

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کتاب ملنے کا پتہ:

۱- جامع مسجد مبارک اہل حدیث

۲- مدرستہ البنات اہل حدیث (زیر نگرانی حاجی محمد ابراہیم)
گلی نمبر ۶۰- شیر شاہ روڈ- نصیر آباد' شالامار ٹاؤن لاہور

۳- سبحانی کتب خانہ -اردو بازار- لاہور